زندگی اسوۂ رسول ﷺ کے سنگ

علامہ محمد علی بکری صدیقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

غلام مصطفیٰ القادری

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ

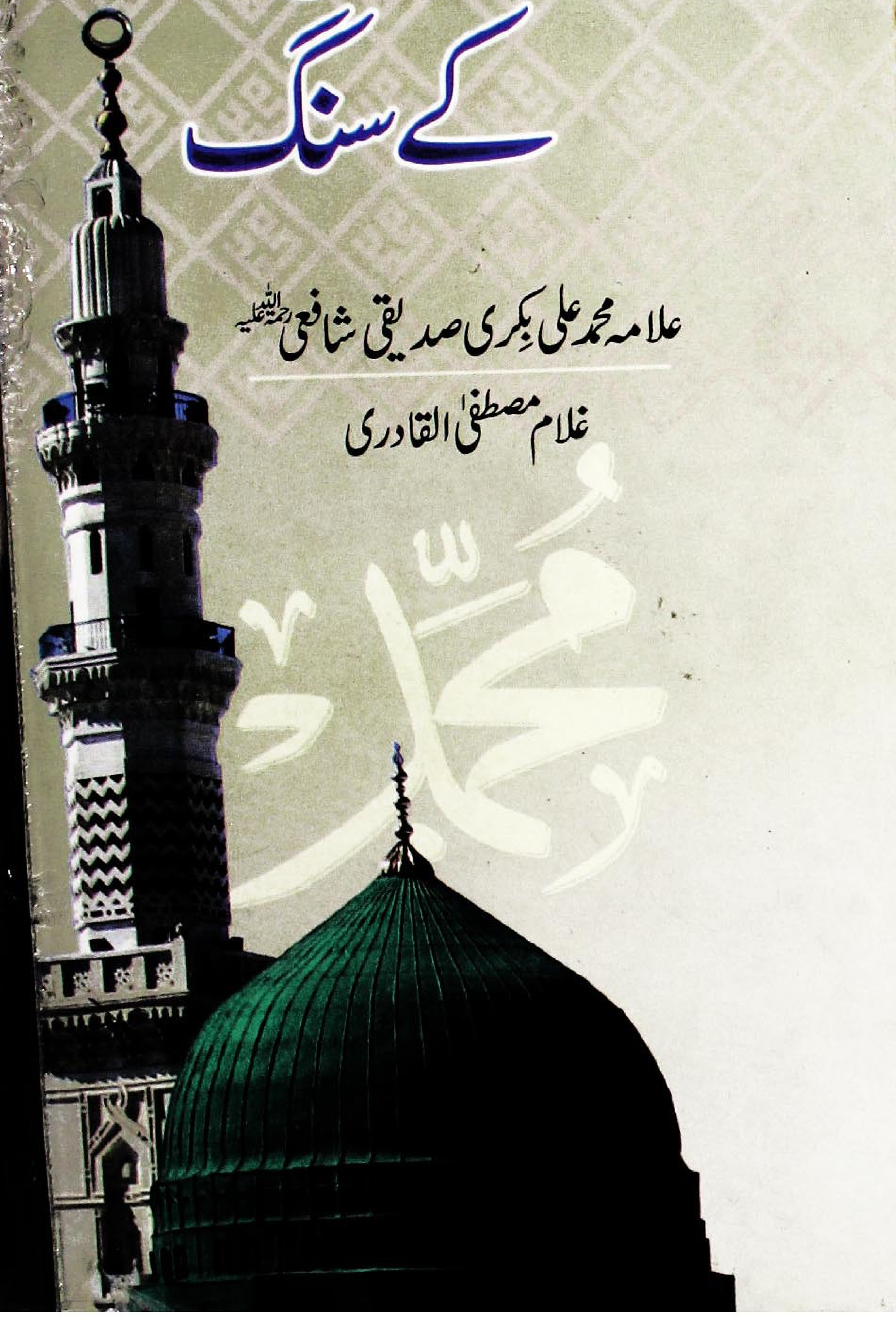

Marfat.com

Marfat.com

زندگی

اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنگ

مصنف

علامہ محمد علی بکری صدیقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ غلام مصطفیٰ القادری

DATA ENTERED

ساگر پبلشرز

الحمد مارکیٹ، 40 اردو بازار، لاہور

فون:- 042-37230423

Marfat.com

297.9921
ز 525 م

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	زندگی اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنگ
مصنف	:	علامہ محمد علی بکری صدیقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	علامہ غلام مصطفیٰ القادری
ناشر	:	ساگر پبلشرز، لاہور
اشاعت	:	2015ء
کمپیوٹر کوڈ	:	1S158
قیمت	:	-/300 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور — فون: 37221953 فیکس: 37238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور — فون: 37247350-37225085

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی — فون: 32330411-32212011-021

فیکس: 32210212-021

e-mail:- info@zia-ul-quran.com

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

Marfat.com

انتساب

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کے نام

جنہوں نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کا پتا بتایا: فرمایا

''آپ کا خلق قرآن ہے''۔

Marfat.com

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

فہرست

عرض ناشر	10	جبہ شریف	87
پیش لفظ	11	تہبند اور چادر	88
حسن خلق	13	چادر مبارک	91
کرم، تحمل، ضبط	16	چغہ مبارک	92
شرم وحیا	30	چادریں مبارک	93
عفوو درگزر	30	عمامہ شریف	94
جودوسخا	41	ٹوپی شریف	95
دلیری وبہادری	47	پاجامہ شریف	96
عجز وانکسار	51	اون کا استعمال	96
راضی اور ناراضی کی علامت	54	کتانی، اونی اور یمنی لباس	98
ناپسند سے چشم پوشی اور اعراض	56	انگوٹھی شریف	99
امت پر شفقت	59	موزے شریف	102
ضبط اور حکم	67	پاپوش شریف	102
مسکراہٹ، تبسم، جلال اور مزاح	74	کمان شریف	105
گریہ اور غم	78	نیزہ شریف	105
گفتگو اور کلمات	79	تلوار شریف	105
چلنا اور متوجہ ہونا	80	خود شریف	107
مجلس سے اٹھتے وقت کے کلمات	82	جھنڈا اور پرچم	107
خوشبو سے لگاؤ اور استعمال	83	جھنڈا شریف	107
قمیص شریف اور پہنتے وقت کی دعا	84	زرہ شریف	108

Marfat.com

خیمہ شریف	109	کھانے کا انداز	140
گھوڑا شریف	110	کھانے میں تواضع	143
نیزہ شریف	110	دسترخوان مبارک	145
چھڑی شریف	111	بادیہ شریف	145
کرسی مبارک	111	گوشت تناول فرمانا	147
زین مبارک	112	حلوے سے رغبت	147
خچر شریف	112	تازہ اور خشک کھجور کھانا	148
گدھا شریف	113	کھجور کھانے اور گٹھلی رکھنے کا انداز	148
اونٹنی شریف	113	گھی کا استعمال	149
جنگ میں شعار	114	دودھ پینا اور پیتے وقت کی دعا	150
بستر مبارک	115	نبیذ اور نوش فرمانے کا انداز	152
لحاف شریف	117	ستو پینا	152
کمبل شریف	119	حیس تناول فرمانا	152
تکیہ/سرہانہ شریف	120	سرکہ اور زیتون کا استعمال	152
چارپائی شریف	121	کدو شریف سے رغبت	152
بوریا/چٹائی/گدا شریف	122	کھانے کی چیز ملا کر کھانا	154
تلاوت اور سونے سے پہلے معمول	123	کھانے کے بعد ہاتھ دھونا	155
سرمہ پسندی	127	کھانے کے بعد حمد و شکر	156
آئینہ، کنگھی اور سر میں تیل	127	پیالہ شریف	157
بستر پر لیٹنے اور جاگنے کے معمولات	129	برتن میں سانس لینا	158
انداز قرأت	136	آپ آخر میں پیتے	159
اجتہاد، عبادت، گریہ اور قیام	137	دائیں جانب والے کو دینا	159

Marfat.com

کھڑے اور بیٹھے پینا 160
میٹھے پانی کی طلب 161
خوشبو اور عورت کی محبت 162
کیفیت عطا کی گئی 162
ہم بستری کے آداب 163
شب زفاف کے آداب 163
ہدیہ قبول کرنا اور اس پر کچھ دینا 163
مریض کی عیادت 165
چھینک کے وقت معمول 166
دائیں و بائیں ہاتھ کا استعمال 166
صحابہ کرام سے مشاورت 167
لاٹھی شریف 167
سلام کا جواب 167
چیز کے اچھا لگتے وقت استعمال 167
سفر کے وقت صحابہ کا الوداع کہنا 168
واپسی پر صحابہ کا استقبال کرنا 168
سفر کیلئے پسندیدہ دن اور معمول 168
بیٹھنے اور پیدل چلنے کا انداز 169
اچھی فال پسند کرنا 171
فارسی میں بات کرنا 175
جمعہ کے دن رات کا معمول 176
غیر ضروری بالوں کی صفائی 176
حجامت کرانا اور پچھنے لگوانا 177
مونچھیں کتروانا 177
نماز فجر کے بعد مسجد میں بیٹھنا 177
قرآن کی تلاوت اور مقدار 178
بارش کے وقت معمول 178
دایاں پن کو پسند کرنا 178
فقر اور زہد 179
خضاب فطرت 191
مراجع اور مصادر 193

Marfat.com

عرض ناشر

مقام افسوس ہے کہ آج ہم نے اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منہ موڑ لیا ہے اسی وجہ سے ہم طرح طرح کی پریشانیوں اور آفتوں میں مبتلا ہیں۔ اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا منہ موڑا، اطاعت الٰہی کا دامن بھی ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ مسجدیں اللہ کو یاد کرنے والوں کی راہ دیکھتی ہیں اور گھر قرآن کی تلاوت کی آواز سننے کو ترستے ہیں۔ ہماری اس بے چینی اور بے علمی کا علاج اسی میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو اپنائیں اسے اپنا شعار بنائیں۔ ہماری زندگی میں بھی حسن اور نکھار آجائے گا۔ اندھیرا اجالے میں بدل جائے گا اور بے چینی کی جگہ راحت وسکون ملے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق ہی عظیم اور کریم ہیں آپ کے ان عظیم اخلاق سے ہی ذہنوں کو نور اور دلوں کو سرور نصیب ہوا۔ آپ نے اپنے ان کریم اخلاق سے ہی لوگوں کو اپنے قریب کیا اور ان کے دل موہ لیے۔ جس کی وجہ سے وہ گمراہی سے باہر نکلے اور انہیں اسلام کی ہدایت نصیب ہوئی۔

معروف مفسر ومحدث علامہ محمد علی بکری صدیقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے اخلاق عالیہ پر بڑی جامع مگر مختصر کتاب ترتیب دی جس کے مطالعہ سے نہ صرف علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ عمل کی تحریک بھی پیدا ہوتی ہے۔ مسلمان کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس اسوۂ حسنہ کا پتا چلتا ہے جس میں اس کے لیے دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی کی ضمانت ہے۔

آپ کی آسانی کے لیے اسے ہم اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کر رہے ہیں جسے علامہ غلام مصطفیٰ القادری فاضل بھیرہ شریف نے بڑی عمدگی سے اردو قالب میں ڈھالا ہے۔

یہ دیدہ زیب ٹائٹل اور دلکش طباعت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔

ساگر پبلشرز

Marfat.com

پیش لفظ

بلاشبہ انسان کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ لہٰذا آپ کا اسوہ ہی کامل واکمل ہے۔ ہر دین اور مذہب نے زندگی میں اللہ کی خوشنودی اور کامرانی کے حصول کے لیے ایک ہی تدبیر بتائی ہے اور وہ ہے اس دین کے شارع کی پیروی اور اس مذہب کے بانی کی تعلیمات کی تعمیل، اسلام کی یہ خوبی ہے کہ اس نے نہ صرف تدبیر بتائی بلکہ پیروی اور تعمیل کی راہ آسان کرتے ہوئے اس کا عملی نمونہ بھی انسان کے آگے رکھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب:21)

بے شک تمہاری رہنمائی کے لیے اللہ کے رسول (کی زندگی میں) بہترین نمونہ ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیات طیبہ میں انسان کے لیے اس کی زندگی کے ہر پہلو اور گوشے کے بارے رہنمائی کا کامل سامان ہے جس میں دنیا و آخرت کی فوز وفلاح کی ضمانت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا معیار اپنے رسول کی اتباع، نقش قدم کی پیروی کو قرار دیا۔ فرمایا:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ (آل عمران:31)

(اے محبوب!) آپ فرمائیے (انہیں کہ) اگر تم (واقعی) محبت کرتے ہو اللہ سے تو میری پیروی کرو (تب) محبت فرمانے لگے گا تم سے اللہ۔

آپ کے اسوہ کو اسوہ حسنہ اس لیے قرار دیا گیا کہ آپ خلق عظیم کے رفیع منصب پر فائز تھے۔ مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے تشریف لائے، فرمایا

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں ہے:

''اللہ تعالیٰ کی ایک سبز زمرد کی تختی ہے جسے اس نے اپنے عرش کے نیچے رکھا اور اس میں لکھا:

Marfat.com

میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں، میں نے تین سو دس سے کچھ زائد خلق پیدا کیے جس نے ان میں سے ایک خلق کو اپنا یا لا الٰہ الا اللہ کی شہادت ہو تو اسے جنت میں داخل کروں گا''۔ (طبرانی، المعجم الاوسط)

یقیناً اللہ تعالیٰ اسلام مکارم اخلاق اور محاسن اعمال کے ساتھ پسند کرتا ہے ایک حدیث مرسل میں:

''محاسن اخلاق اللہ کے پاس ذخیرہ ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے حسن خلق عطا فرماتا ہے''۔ (رواہ الحاکم)

مفسر و محدث علامہ محمد علی بن محمد علان بن ابراہیم بکری صدیقی شافعی مکی (م: 1057) نے شمس الآفاق بنور مالمصطفیٰ ﷺ عنه کریم الاخلاق کے عنوان سے آپ کے اخلاق عالیہ پر بڑی مفید، وقیع اور جامع کتاب ترتیب دی۔ جس کے مطالعہ سے قلب و ذہن کو جلا اور نفس و روح کو طمانینت ملتی ہے۔ ایمان اور ایقان میں اضافہ ہوتا ہے۔ وعظ و نصیحت حاصل ہوتی ہے۔ بلا شبہ یہ دلکش اور حسین مجموعہ ہے۔ ہر صاحب ذوق کو اپنی زندگی سنوارنے اور اس میں روشنی لانے کے لیے اس کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ کیونکہ خلق ہی ایسا ہتھیار ہے جس سے آپ دوسروں کے قلوب و اذہان کو فتح کر سکتے ہیں اس لیے کہ آپ کا یہی عمل دوسروں کو آپ کے قریب لاتا ہے۔ گویا یہ کتاب آپ کے ان اخلاق کریمہ سے آپ کے اس اسوہ حسنہ کی تصویر گری کرتی ہے جسے اختیار کرنے کی ہمیں ترغیب دی گئی ہے اور اس میں ہماری کامیابی کی ضمانت ہے۔

جناب پیرزادہ محمود حیدر شاہ کی تحریک پر اس کا اردو ترجمہ کرنے کی سعادت ارزانی ہوئی۔ ترجمہ کے ساتھ ضروری حواشی کا بھی التزام کیا ہے تاکہ کوئی گتھی الجھی نہ رہے۔ ترجمہ کو آسان بنانے میں پوری سعی کی ہے، اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو از راہ کرم رہنمائی فرمائیں۔ شکریہ اللہ تعالیٰ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور نفع مند بنائے۔ آمین

مترجم

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حسن خلق

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے ذکر کرتے، کبھی کوئی لغو کام نہ کرتے، نماز لمبی پڑھتے، خطبہ مختصر دیتے۔ کبھی کسی بات پر ناک بھوں نہ چڑھاتے۔ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلنا گراں نہ سمجھتے، بلکہ ان کی حاجت روائی فرماتے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالوں خدمت کی۔ اس دوران آپ نے کبھی مجھے ایک گالی تک نہ دی، نہ مجھے کوئی مار ماری، نہ مجھے کبھی جھڑکی دی، نہ اپنے چہرے پر تیوری چڑھائی اور نہ کبھی ایسی بات کا حکم دیا جس کی بجا آوری میں مجھے کوئی پریشانی اٹھانا پڑتی اور آپ کو مجھے ڈانٹ پلانا پڑتی اور اگر آپ کے اہل خانہ میں سے کسی نے مجھے ڈانٹا تو اسے یہی فرماتے: چھوڑ دو اسے، اگر تقدیر میں یہی تھا تو وہ ہو گیا۔'' (1)

امام مسلم اور ابو داؤد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ حسن خلق کے مالک تھے۔''

امام طبرانی، احمد اور ابن عساکر ابو عبداللہ حدلی سے یہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر میں کیسا خلق (برتاؤ) تھا؟ فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ حسن خلق کے مالک تھے۔''

خرائطی اور ابن عساکر جناب عمرہ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج کے ساتھ خلوت میں ہوتے تو ان کا رویہ کیسا

1۔ یہ کہ اگر تقدیر سے ایسا ہو گیا ہے تو اس میں اس کا کیا قصور۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ پر ایمان یہ ہے کہ اس کی تقدیر پر بھی ایمان رکھا جائے۔

Marfat.com

ہوتا؟ تو فرمایا:

''عام آدمی کی طرح ہوتے جیسے تمہارے آدمی ہوتے ہیں، مگر یہ کہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کریم، ان میں زیادہ نرم، ہمیشہ مسکرانے والے اور ہنسنے والے تھے۔''(1)

آپ سے ایک اور روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔ جب نماز کا وقت ہوجاتا تو کام سے فارغ ہوجاتے اور نماز پڑھتے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے:

''رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی حسن خلق نہیں رکھتا تھا۔ آپ کے اصحاب میں سے جب بھی کسی نے آپ کو پکارا، یا اہل بیت میں سے کسی نے پکارا تو آپ نے لبیک فرما کر ہی جواب دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدح وشان میں یہ آیت یمہ نازل فرمائی:

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ (القلم:4)

''اور بے شک آپ عظیم الشان خلق کے مالک ہیں۔''

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے آپ کے اخلاق کے بارے میں کسی نے پوچھا، انہوں نے جواب دیا:

''میں آپ کے کس کس خلق کے بارے میں تمہیں بتاؤں، میں آپ کا پڑوسی تھا۔ جب آپ پر وحی کا نزول ہوتا آپ لکھوانے کے لیے مجھے کہلا بھیجتے، میں تعمیل ارشاد کرتے ہوئے کلام الٰہی لکھ دیتا۔

پھر جب ہم دنیا کا ذکر چھیڑتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرنے لگتے۔''

جبیر بن نفیر فرماتے ہیں:

''میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے خلق کے

1۔ اسے ابوالشیخ نے اپنی اصل کتاب میں عمرہ سے اپنی سند کے ساتھ بایں الفاظ روایت کیا ہے:
''لوگوں میں سب سے زیادہ احسان کرنے والے، سب سے زیادہ معزز اور ہنسنے اور مسکرانے والے تھے''۔

Marfat.com

بارے میں پوچھا، فرمایا:

”قرآن آپ کا خلق تھا۔“

یزید بن بابنوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

”ام المومنین! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق کیسا تھا؟ فرمایا:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق قرآن تھا۔“

پھر پوچھا، تم سورۃ المومنون پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کی، ہاں پڑھتے ہیں، فرمایا پڑھو، چنانچہ میں نے پڑھا:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۚ﴿۷﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۙ﴿۸﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۘ﴿۹﴾ (المومنون: 9-1)

(بے شک دونوں جہاں میں بامراد ہوگئے ایمان والے، وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں اور وہ جو ہر بے ہودہ امر سے منہ پھیرے ہوتے ہیں اور وہ جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں بجز اپنی بیویوں کے اور ان کنیزوں کے جو ان کے ہاتھوں کی ملکیت ہیں، تو بیشک انہیں ملامت نہ کی جائے گی اور جس نے خواہش کی ان دو کے ماسوا تو یہی لوگ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ نیز وہ (مومن بامراد ہیں) جو اپنی امانتوں اور اپنے وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں، اور وہ جو اپنی نمازوں کی پوری حفاظت کرتے ہیں)۔

فرمایا ایسا ہی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق“

حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ارشاد باری تعالیٰ:

Marfat.com

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (آل عمران:159)

''پس (صرف) اللہ کی رحمت سے آپ نرم ہو گئے ان کے لیے''۔

ی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ (نانا حضور) جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق ہے، اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف و توصیف فرمائی ہے۔

کرم، تحمل، ضبط

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی میں کبھی اپنی بیوی کو مارا، نہ کبھی کسی خادم کو مارا اور نہ کبھی اپنے ہاتھ سے کسی کو مار ماری۔ ہاں البتہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ضرور مارا۔ نہ کسی کو کبھی کڑے ہاتھوں لیا نہ برا کہا اور نہ اپنے کسی ساتھی سے انتقام لیا۔ ہاں! جب کسی نے اللہ تعالیٰ کے محارم اور حدود کی بے حرمتی کی تو اس سے ضرور انتقام لیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی اپنے لیے دو باتوں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ہمیشہ اپنے لیے ان میں آسان اختیار فرمائی بشرطیکہ وہ کوئی گناہ کی بات نہ ہوتی۔ اگر وہ گناہ ہوتا تو آپ اس سے لوگوں سے زیادہ گریز فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کی کسی حد کی بے حرمتی کی گئی تو اس پر آپ نے حکم الٰہی کی تعمیل اور اس کے نام کی سربلندی کے لیے ضرور انتقام لیا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے دس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی ہے۔ میں ابھی لڑکا تھا۔ جیسے میرے آقا تھے ایسا کوئی مرد چاہے بھی تو نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کبھی مجھے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے کیوں کیا اور یہ تم نے کیوں نہ کیا۔''

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کی نو سال خدمت کی۔ میں نہیں جانتا کہ اس پورے عرصے میں کبھی آپ نے مجھے فرمایا ہو: تو نے یہ اور یہ کیوں نہ کیا۔ آپ نے کبھی میری کسی بات اور کام میں عیب نہ نکالا کہ نقص نکالنا آپ کی عادت نہ تھی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میری والدہ مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی:

یارسول اللہ ﷺ! یہ آپ کا ننھا خادم ہے، اسے قبول فرمایئے!

چنانچہ میں نے نو سال نبی کریم ﷺ کی خدمت کی۔ اس عرصے میں آپ نے کبھی مجھے نہیں فرمایا: تو نے یہ برا کیا، جو تو نے کیا بہت برا ہے۔''

حضرت انس سے دوسری روایت ہے:

''آپ ﷺ نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی''۔

جناب انس سے ایک دوسری روایت میں ہے:

''میں نے آپ کی دس سال خدمت کی۔ اس پورے عرصے میں کبھی آپ نے مجھے نہ مارا، نہ مجھے کسی دن جھڑکی دی اور نہ کبھی آپ نے میری کسی بات پر اپنے چہرے پر تیوری چڑھائی۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک آدمی نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! جواب میں فرمایا:

''لبیک۔ (حاضر ہوں)''

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوتے تو اگر ہم ذکر آخرت کرتے اور اس بارے کسی بات میں مشغول ہوتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ مشغول ہو جاتے۔ اور اگر ہم دنیا کا ذکر کرنے لگتے اور دنیا کی باتوں میں مشغول ہوتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ انہی

Marfat.com

باتوں میں مشغول ہو جاتے۔ اور اگر ہم خور دونوش کا ذکر چھیڑ لیتے تو آپ بھی ہمارے ساتھ کھانے پینے کا ذکر کرنے لگتے۔ میں یہ سب باتیں آپ لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کر رہا ہوں۔"(1)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ان سے کسی نے پوچھا، کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تھے؟ فرمایا:

ہاں! آپ زیادہ خاموش رہتے تھے۔ آپ کے اصحاب آپ کے پاس شعر پڑھتے تھے، زمانہ جاہلیت کی باتوں کا ذکر کرتے تھے اور ہنستے (2)۔ آپ صرف ان کے ساتھ مسکرا دیتے جب وہ ہنستے۔"(3)

ابن جوزی نے الوفاء میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے:

"ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی اسی کے قریب قریش کے آدمی بیٹھے تھے۔ صرف ان میں ایک قرشی تھا۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی لوگوں کے اتنے حسین چہرے نہ دیکھے تھے جو اس دن دیکھے۔ انہوں نے اپنی عورتوں کا ذکر چھیڑا اور ان کے بارے میں گفتگو کی۔ آپ نے بھی ان کے ساتھ گفتگو فرمائی۔ حتیٰ کہ میں نے چاہا کہ آپ خاموش ہو جائیں۔"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"میں نے ایک دن لہسن پیاز کھا لیا اور یونہی میں مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا۔ میرے

1۔ تاکہ ان کی بھی اس طرف توجہ بڑھے اور وہ بھی اس سے مستفید ہوں۔

2۔ انہیں برا سمجھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے کہ اس نے انہیں ان سے بچا لیا۔ جیسے اپنی بچیوں کو زندہ درگور کرنا، شراب پینا، بتوں کی پوجا کرنا، ہنستے اس لیے تھے کہ ان سے وہ حرکتیں صادر ہوئیں جو کمزور عقل والوں سے صادر ہوتی ہیں، حالانکہ وہ اپنے آپ کو بڑا عقلمند سمجھتے تھے۔

3۔ ان پر اپنی حسن معاشرت کا لطف و احسان کرتے ہوئے اور ان کے دلوں کو گرویدہ کرتے تاکہ وہ اس کی دل و جان سے اطاعت بجالائیں جو اللہ انہیں حکم دیتا ہے۔ جس میں ان کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اس لیے جب وہ ہنستے تو آپ بھی مسکرا دیتے۔ آپ صرف تبسم فرماتے۔ تبسم کہتے ہیں بغیر آواز سنائے ہنسنا۔ اس کا اظہار چہرے سے ہوتا ہے اور اس سے مقصود صرف محبت کا اظہار اور دلجوئی ہوتا ہے۔

Marfat.com

پہنچنے سے پہلے ایک رکعت پڑھی جا چکی تھی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیاز کی بو سونگھ لی۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

کسی نے اس پودے سے کھایا ہے جب تک اس کی بو ختم نہ ہو جائے وہ ہمارے قریب نہ آئے۔

جب میں نے نماز پڑھ لی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: واللہ آپ مجھے اپنا دست مبارک عطا فرمایئے! آپ نے دست مبارک عطا فرمایا۔"

حمید بن ہلال، سند کے ایک راوی فرماتے ہیں:

"دیکھا تو اسے نرم اور نزدیک پایا"۔

چنانچہ میں نے آپ کا دست مبارک اپنی آستین کے اندر داخل کیا اور اسے اپنے سینے کے اوپر رکھا۔ آپ نے دیکھا کہ میرے سینے پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس پر آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے تم معذور ہو۔"

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز اپنے ایک حجرے میں داخل ہوئے۔ وہ اصحاب سے بھرا ہوا تھا۔ وہ (جریر) اندر جانے لگے مگر یہ ہجوم دیکھ کر حجرے کے باہر ہی بیٹھ گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دیکھ لیا۔ آپ نے اپنی چادر لی اسے لپیٹا اور اسے ان کی طرف پھینک دیا اور فرمایا:

اسے زمین پر بچھا کر بیٹھ جاؤ۔

جناب جریر نے چادر پکڑ لی۔ اسے اپنے چہرے پر رکھا اور اسے چوم لیا۔"

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ اور اکیلے

Marfat.com

ہوتے تو کیا کرتے تھے؟ فرمایا:

اپنے کپڑے سیتے تھے، اپنی پاپوش کو گانٹھتے تھے اور وہی کچھ کرتے جو کوئی آدمی اپنے اہل وعیال میں رہ کر کرتا ہے۔''

ایک دوسری روایت ہے:

''سیدہ عائشہ سے کسی نے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں کیسے ہوتے تھے؟ فرمایا:

''آپ اپنے کاشانہ میں وہی کچھ کرتے جو تم میں کوئی اپنے گھر میں کرتا ہے۔ آپ اپنے کپڑے سیتے تھے، اپنی پاپوش گانٹھتے تھے۔''

سیدہ عائشہ سے امام زہری کی روایت میں آتا ہے:

''کاشانہ اقدس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلق کیسا ہوتا تھا؟ فرمایا:

تم میں ہر کسی کی طرح، یہ کہ زمین پر پڑی اٹھائے جانے والی چیز اٹھا لیتے اور رکھنے والی چیز رکھ دیتے۔ سب سے پسندیدہ مشغلہ کپڑوں کی سلائی تھا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ اقدس میں لڑکیوں سے کھیلا کرتی تھی (1)۔ وہ میری سہیلیاں ہوتی تھیں۔ میرے پاس میرے ساتھ کھیلنے آجاتیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتیں تو چھپ جاتیں اور حجرے کے اندر چلی جاتیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں میرے ساتھ دیکھ کر خوش ہوتے وہ میرے ساتھ پھر کھیلنے لگ جاتیں۔'' (2)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

''والد گرامی جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہم سے گھر میں اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اس وقت ہمارے پاس دو لونڈیاں گا رہی تھیں اور دھنیں بجا رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت چادر اوڑھے اپنے بستر پر لیٹے ہوئے تھے۔ والد گرامی نے انہیں جھڑک دیا۔

1۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہتے، منع نہ فرماتے۔

2۔ اس میں کھیلنے کا جواز ہے، بشرطیکہ اس میں کوئی فائدہ ہو۔

Marfat.com

آپ نے اپنے چہرے سے چادر ہٹائی اور فرمایا:
ابوبکر! انہیں رہنے دو۔ نہ کچھ کہو۔" (1)

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے والد گرامی جناب علی رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر میں داخل ہونے کے بعد کے معمول کے بارے میں پوچھا، فرمایا:

آپ اپنی مرضی سے گھر تشریف لاتے۔ داخل ہونے سے پہلے دستک دیتے۔ جب آپ گھر تشریف لے آتے تو اپنے گھر کے وقت کو تین حصوں میں تقسیم فرماتے۔ ایک حصہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مختص فرماتے، ایک حصہ اپنے اہل خانہ کے حقوق کے لیے مقرر فرماتے اور ایک حصہ اپنی ذات کی راحت کے لیے خاص فرماتے۔ پھر اپنے اس حصے کو بھی اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرما دیتے۔ چنانچہ اس طرح آپ اپنے فیوض و برکات خاص صحابہ کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچاتے اور آپ ان سے کوئی ایسی بات روک نہ رکھتے تھے جن میں ان کا کوئی فائدہ ہوتا۔

آپ کی عادت شریفہ تھی کہ امت کے لیے مخصوص وقت میں اہل علم و فضل کو ترجیح دیتے، جیسے ان کے دین میں مراتب ہوتے، ایسے ہی ان میں وقت تقسیم فرماتے۔ ان میں کسی کا ایک مسئلہ ہوتا، کسی کے دو مسئلے ہوتے اور کسی کے کئی مسائل ہوتے۔ آپ سب کے مسائل سنتے اور انہیں حل فرماتے اور انہیں ایسے مفید امور سے مشغول فرماتے جن میں ان کی اپنی اور تمام امت کی اصلاح کی کوئی بات ہوتی۔ مثلاً ان سے مسائل دریافت کرنا اور مناسب حال ہدایت فرمانا۔ آپ فرماتے تھے:

جو تم میں حاضر ہے اسے چاہیے کہ وہ ان باتوں کو غائب تک پہنچا دے۔ مجھے ان لوگوں کی حاجات پہنچایا کرو جو کسی وجہ سے میرے تک اپنی حاجت نہیں پہنچا سکتے، بلاشبہ جو

1۔ صحیح بخاری، باب سنة العیدین لاهل الاسلام میں اس حدیث کی ایک سند ہے۔
"یہ عید کے روز کی بات ہے۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے یہ ہماری عید ہے"

Marfat.com

سلطان تک کسی ایسے شخص کی حاجت پہنچاتا ہے جو اپنی حاجت سلطان تک پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتا تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ثابت قدم رکھے گا۔

آپ نہ کسی لایعنی امر کی طرف متوجہ ہوتے اور نہ کسی اور کی ایسی لغوبات قبول فرماتے۔ صحابہ کرام طالب دین بن کر داخل ہوتے اور اپنے ذوق کی تسکین کیے بغیر آپ کے پاس سے نہ اٹھتے اور جب کاشانہ نبوت سے باہر نمودار ہوتے تو خیر کے امام و پیشوا بنے ہوتے''۔

پھر میں نے والد گرامی سے سے نانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے باہر تشریف لانے کے معمول کے بارے دریافت کیا: جب آپ گھر سے باہر تشریف لاتے تو کیا کرتے؟ فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زبان اقدس کی حفاظت فرماتے تھے۔ صرف مقصد کی بات کے لیے لب مبارک کھولتے تھے، صحابہ کرام کی مدد فرماتے۔ ان کی دلجوئی کرتے، انہیں مانوس فرماتے وحشت میں مبتلا نہ کرتے۔ ہر قبیلے کے معزز کی عزت کرتے، اسے اس کے قبیلے والوں پر امیر مقرر کرتے۔ لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈراتے اور انہیں احتیاط کرنے کی تاکید فرماتے۔ تاہم ہر کسی سے خندہ روئی اور خوش خلقی سے پیش آتے۔ اپنے اصحاب کے احوال دریافت فرماتے، دوسرے لوگوں سے ان کے آپس کے معاملات پوچھتے۔ ان میں جو اچھا ہوتا اس کی تحسین اور تائید فرماتے، جو برا ہوتا اس کی مذمت اور برائی فرماتے۔ ہمیشہ میانہ روی اختیار فرماتے، اپنے اصحاب سے کبھی غافل نہ ہوتے۔ مبادا کہ وہ غافل ہو جائیں یا سست پڑ جائیں۔ ادائے حق میں کبھی کوتاہی نہ کرتے اور نہ حد سے تجاوز کرتے۔ آپ کے قریب وہ لوگ ہوتے جو سب سے بہتر ہوتے۔ آپ کے ہاں افضل وہ ہوتا جو سب سے زیادہ خیر خواہ ہوتا۔ آپ کے ہاں سب سے زیادہ قدر و منزلت اس کی ہوتی جو سب سے اچھا غمخوار اور ہمدرد ہوتا۔''

پھر میں نے ان سے آپ کی مجلس کے بارے میں پوچھا کہ وہ کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھتے بیٹھتے اللہ کا ذکر کرتے۔ آپ راستے میں نہیں بیٹھتے تھے اور راستے میں بیٹھنے سے منع فرماتے تھے۔ جب کسی قوم کے ہاں تشریف لے جاتے تو جہاں

۱۲۵۳۶۸

Marfat.com

جگہ میسر آتی وہیں تشریف فرما ہو جاتے۔ دوسروں کو بھی حکم دیتے۔ اپنے ہر ہم نشین کو اس کا حق دیتے۔ آپ کا کوئی ہم نشیں یہ خیال نہ کرتا تھا کہ آپ کے یہاں کوئی اور اس سے زیادہ معزز ہے۔ جو آپ کے پاس بیٹھ جاتا یا آپ کی خدمت میں اپنی حاجت پیش کرتا، آپ اس وقت تک بیٹھے رہتے جب تک کہ وہ خود اٹھ کر نہ چلا جاتا۔ اور جس نے آپ سے اپنی حاجت بیان کی وہ اپنی حاجت بر آنے پر یہیں رہ جاتا یا آپ اسے نرمی سے جواب دے دیتے۔ آپ کا حسن خلق سب لوگوں کے لیے عام تھا۔ آپ ان کے لیے مشفق و مہربان باپ کی طرح تھے اور سب لوگ آپ کے یہاں حقوق میں برابر تھے۔ آپ کی مجلس کیا خوب مجلس تھی۔ بردباری، شرم و حیا، صبر اور امانت کی حسین مرقع مجلس ہوتی تھی۔ نہ تو اس میں آوازیں بلند ہوتیں، نہ کسی کی عزت و حرمت پر نکتہ چینی کی جاتی، نہ کسی کی لغزش کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا۔ آپ کے یہاں سب برابر شمار ہوتے۔ البتہ تقویٰ کی بنا پر ضرور ایک دوسرے کو فضیلت حاصل ہوتی۔ اہل مجلس ایک دوسرے سے تواضع سے پیش آتے۔ چھوٹے بڑوں کی تکریم کرتے، بڑے چھوٹوں پر شفقت فرماتے۔ حاجت مند کی حاجت کو اپنی ضروریات پر ترجیح دیتے اور اجنبی مسافر کا خیال رکھتے۔"

پھر میں نے پوچھا، نانا حضور ﷺ کا اپنے ہم نشینوں کے ساتھ کیسا برتاؤ ہوتا تھا؟

فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خندہ رو، نرم مزاج اور نرم خو رہتے تھے۔ نہ سخت مزاج اور نہ سخت دل، نہ بازار میں کھلبلی مچانے والے اور نہ بدکلامی کرنے والے تھے۔ نہ عیب جو تھے نہ چاپلوسی کرنے والے۔ جس کام کی خواہش نہ فرماتے اس کی طرف میلان نہ کرتے۔ جو آپ سے کسی بات کا آرزومند ہوتا اسے آپ مایوس نہ فرماتے اور اسے جواب نہ دیتے۔

آپ نے اپنی ذات اقدس کو ہمیشہ تین باتوں سے باز رکھا: فضول جھگڑے سے، تکبر سے، بے مقصد باتوں سے۔ اور لوگوں کو بھی ان تین باتوں سے باز رکھا: آپ کسی کی مذمت نہ فرماتے تھے۔ کسی کی عیب جوئی نہیں کرتے تھے اور نہ کسی کا پردہ چاک کرتے تھے۔ بات

Marfat.com

صرف وہی کرتے جس میں ثواب کی امید ہوتی۔ جب آپ محوِ گفتگو ہوتے تو ہم نشین احتراماً سر جھکا لیتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں کہ ذرا سی جنبش ہوئی تو اڑ نہ جائیں۔ جب آپ خاموش ہوتے تو پھر صحابہ کرام گفتگو کرتے۔ ادباً آپ کے سامنے کسی بات پر بحث نہ کرتے۔ آپ کے سامنے جب کوئی بات کرتا تو دوسرے اسے سننے کے لیے خاموش ہوجاتے، یہاں تک کہ وہ اپنی بات سے فارغ ہوجاتا۔ آپ کے یہاں مجلس میں سب کی بات پہلے کی بات کی طرح یکساں ہوتی۔ جس بات پر اصحاب ہنستے آپ بھی مسکرا دیتے اور جس پر وہ تعجب کا اظہار کرتے آپ بھی تعجب کرتے اور اگر کسی اجنبی سے آپ سے بات کرتے ہوئے یا سوال کرتے ہوئے کبھی بدتمیزی سرزد ہوجاتی تو آپ برداشت فرماتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ کرام آپ کی اس شانِ کریمی کے باعث اجنبیوں کو آپ کی مجلس میں لے آیا کرتے تھے۔

آپ فرماتے تھے جب تم کسی حاجت مند کو دیکھو کہ وہ حاجت کا طلب گار ہے تو اس کی مدد کرو۔ آپ اس شخص کی تعریف پسند فرماتے جو میانہ رو ہوتا (1)۔ آپ کسی کی بات نہ کاٹتے تھے۔ البتہ اگر وہ حد سے تجاوز کرتا تو آپ اسے کاٹ بھی دیتے تھے روک کر یا کھڑے ہوکر۔''

پھر میں نے پوچھا: آپ کی خاموشی کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاموشی چار وجہ سے ہوتی تھی:
بردباری کی وجہ سے، احتیاط کی غرض سے، قدر افزائی کی خاطر اور غور و فکر کے لیے۔

قدر افزائی یہ تھی کہ سب کی طرف برابر توجہ دیتے اور لوگوں کی بات بڑے غور سے سنتے اور غور و فکر ان امور میں کرتے جو باقی رہنے والے ہوتے، فانی چیزوں میں کبھی غور نہ کرتے۔

ایک روایت میں آپ کی حکمت اور حلم کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسری روایت میں حلم اور

---

(1) یعنی جب آپ کوئی احسان کرتے اور اس پر کوئی شکریے کے طور پر آپ کی تعریف کرتا تو اسے تو قبول فرما لیتے ... بات ہی تعریف سے شروع کرتا اسے ناپسند فرماتے۔

Marfat.com

صبر کا ذکر ہے۔ نہ تو آپ کو کسی چیز پر غصہ آتا اور نہ آپ کسی چیز سے نفرت کا اظہار کرتے۔

آپ چار طرح سے احتیاط سے کام لیتے تھے: حسن اختیار فرماتے تا کہ دوسرے بھی اس کی پیروی کریں۔ قبیح ترک فرماتے تا کہ دوسرے بھی اس سے بچیں۔ اس پر اپنی پوری رائے دیتے جس سے اپنی امت کی اصلاح ہوتی اور اس امر کو کرتے جو امت کے لیے بہتر ہوتا اور وہ عمل کرتے جس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہوتی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دس سال رہا۔ میں نے زندگی میں تمام عطروں کی بو سونگھی ہے، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نکہت سے زیادہ کوئی پاکیزہ نکہت نہیں سونگھی۔"

جب آپ سے آپ کے اصحاب میں سے کوئی ملتا اور وہ آپ کا دست مبارک تھامتا تو آپ بھی اس کا ہاتھ تھام لیتے اور آپ اس وقت تک اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے جب تک کہ وہ صحابی خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑتا اور جب آپ سے آپ کے اصحاب میں سے کوئی ملتا اور آپ کی طرف توجہ کے لیے کان لگاتا تو آپ بھی اس کی طرف اپنا کان لگا لیتے اور اسے اس وقت تک لگائے رکھتے جب تک کہ وہ آدمی نہ چھوڑتا"۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:

"آپ نے کبھی اپنے ہم نشین کے سامنے اپنے زانو برہنہ نہیں کیے۔ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی آدمی نہ بیٹھتا۔ اگر آپ کھڑے ہوتے تو دوسرے بھی احتراماً کھڑے ہو جاتے۔"

حضرت انس فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب بھی کسی سائل نے سوال کیا تو آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اس کی غور سے بات سنی یہاں تک کہ وہ اپنا پیمانہ طلب بھرنے کے بعد خود ہی چلا جاتا۔

اور جب کوئی آپ کا ہاتھ تھام لیتا تو آپ بھی اس کا ہاتھ تھامے رکھتے اور اپنا ہاتھ اس

Marfat.com

کے ہاتھ سے نہ چھڑاتے یہاں تک کہ وہ خود چھوڑ دیتا۔‘‘

ایک دوسری روایت میں ہے:

’’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو سال خدمت کی۔ اس عرصے میں آپ نے کبھی مجھے کسی کام پر نہیں فرمایا: تو نے برا کیا، جو تو نے یہ کیا برا کیا اور جب آپ کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو اتنا فرماتے: قضا ہی ایسی تھی۔‘‘

حضرت انس سے ایک اور روایت میں ہے:

’’اللہ کی قسم! مجھے آپ نے کبھی اف تک نہ فرمائی اور نہ کبھی میرے کیے ہوئے کام کو دیکھ کر کہا کہ تو نے کیوں کیا اور اگر میں نے کوئی کام نہ کیا تو اس پر یہ نہ کہا کہ تو نے یہ کیوں نہ کیا۔‘‘

ایک اور روایت میں ہے:

’’آپ نے کبھی میرے کسی کام میں عیب نہ نکالا جو کبھی اگر مجھ سے غلط ہو جاتا۔‘‘

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہو گئے۔ مسجد نبوی میں حبشی اپنے نیزوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ میں بھی کھڑے ہو کر ان کی طرف دیکھنے لگی۔ آپ نے مجھے اپنی چادر کی اوٹ میں چھپائے رکھا یہاں تک کہ میں خود اپنی مرضی سے وہاں سے ہٹی۔ سو تم بھی اپنی جوان دوشیزاؤں کی قدر افزائی کیا کرو جو کھیل کود کا شوق رکھتی ہوں۔‘‘(1)

حضرت عبداللہ بن جزء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

’’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم فرماتے نہیں دیکھا۔‘‘

حضرت انس سے روایت ہے:

’’ایک عورت تھی، اس کا دماغی توازن خراب تھا۔ ایک روز اس نے آپ سے کہا:

1۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی شرح بخاری فتح الباری 516:2 میں ذکر کیا ہے کہ اس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر پندرہ سال تھی۔ یہ اس بنا پر ہے کہ حبشہ کا وفد سات ہجری کو آیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نو سال کی عمر میں رخصتی ہوئی ہو۔

Marfat.com

یارسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ آپ نے فرمایا:

فلاں کی ماں! تو نے جو راہ لینی ہے، لے لو اور وہاں کھڑی ہو جاؤ۔ میں وہیں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ پھر تنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی کرتی رہی۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی بات پوری کرلی۔"

حضرت عبداللہ ہی سے مروی ہے:

"مدینہ منورہ کی بچیوں میں ایک بچی تھی۔ وہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کو تھام لیتی اور آپ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ خود اپنی مرضی سے چلی نہ جاتی۔"

ایک روایت میں ہے:

"اہل مدینہ کی کنیزوں میں ایک کنیز تھی، وہ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ مبارک پکڑ لیتی اور اپنے کاموں کے لئے آپ کو پھراتی رہتی یہاں تک کہ فارغ ہو جاتی اور لوٹ جاتی۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے:

"میں نے کبھی ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑا ہو اور آپ نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ آدمی خود ہی آپ کا ہاتھ چھوڑ دیتا۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے:

"جب کوئی آدمی آپ سے مصافحہ کرتا آپ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ چھڑاتے جب تک وہ آدمی خود آپ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا اور نہ کبھی کسی سے منہ موڑتے اور نہ کبھی اپنے کسی ہم نشین کے سامنے اپنے زانو آگے کرتے۔"

اسے رویانی اور ابن عساکر نے نقل کیا ہے اور یہ روایت حسن ہے۔

حضرت عبداللہ ہی فرماتے ہیں:

"اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر شریف سے نیچے اترتے۔ نماز کی اقامت کہی جا چکی ہوتی کہ کوئی آدمی آپ کے پاس آجاتا اور آپ سے دیر تک بات کرتا رہتا، پھر فارغ ہو کر

Marfat.com

آپ نماز کی طرف متوجہ ہوتے اور مصلّیٰ کی طرف بڑھتے۔"

حضرت عبداللہ سے ہی مروی ہے:

"مؤذن یا جناب بلال نماز کی اقامت کہتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے مسجد نبوی میں داخل ہوتے۔ کوئی آدمی آگے بڑھ کر آپ سے ملتا، آپ اس کیساتھ کھڑے ہوجاتے۔ اتنی دیر تک کہ عام لوگوں کے سر اونگھ سے جھولنے لگتے۔"(1)

حضرت عبداللہ ہی فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ میرا ایک ماں کی طرف سے بھائی تھا جو ابوطلحہ کا تھا۔ جیسا کہ ایک روایت میں ہے، آپ اسے کہتے:

"ابوعمیر! تمہاری نفیر کو کیا ہوا؟"

ایک روایت میں ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر ہمارے پاس آتے جاتے اور دیر تک ہمارے پاس رہتے۔ اور ابو عمیر سے چھیڑتے ہوئے کہتے:"

"ابوعمیر! تمہاری نفیر کو کیا ہوا؟"

ایک روایت میں ہے:

"میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، اس کا نام ابوعمیر تھا۔ شاید وہ ابھی دودھ پیتا تھا۔ میرا خیال ہے۔ ایک راوی کا کہنا ہے: نفیر ایک چڑیا تھی جس سے وہ کھیلتا تھا(2)۔ ایک دن وہ مر گئی تو آپ نے اس سے یہ پوچھا۔"

حضرت عبداللہ بن جزء ہی فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ تو کبھی گالی دیتے تھے اور نہ کبھی فحش کلامی کرتے تھے۔ کسی کو عتاب کرتے وقت اسے صرف اتنا ہی فرماتے:

1۔ یعنی یہاں تک کہ ان پر اونگھ غالب آجاتی۔

2۔ چھوٹا پرندہ، بلبل، لالی، بچوں کا پرندے سے کھیلنا اور بڑوں کا انہیں کھیلنے دینا مباح ہے۔ آپ بچوں سے بڑا پیار اور ان پر شفقت فرماتے تھے۔

Marfat.com

مالہ تربت یمینہ"(1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، نہ فحش کلام تھے اور نہ فحش کار، اور نہ بازار میں کھلبلی مچانے والے تھے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر کیا اور فرمایا:"

"آپ لوگوں میں سب سے زیادہ کریم تھے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا۔ اس نے آپ کی چادر پکڑ لی، اور اتنی شدت سے اپنی طرف کھینچی کہ میں نے آپ کی گردن مبارک پر دیکھا کہ زور سے کھینچنے کی وجہ سے اس پر چادر کے بٹوں کے نشان پڑ گئے تھے۔

پھر کہنے لگا، اے محمد! اللہ کے اس مال سے مجھے بھی کچھ دینے کا کہو جو آپ کے پاس ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی طرف اپنا رخ انور پھیرا اور مسکرائے پھر اسے دینے کا حکم فرمایا۔"

یہ سب آپ کے کریمانہ تحمل کے مظاہر ہیں اور اپنے پروردگار بزرگ و برتر کی صفات اور اس کے بتائے خلق سے آراستہ ہونے کے دلائل ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی حلیم نہیں کہ نازیبا سنتا ہے پھر بھی حلم فرماتا ہے۔ لوگ اس کیلئے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ یہ بہت بڑی بات ہے، مگر وہ پھر بھی انہیں معاف فرما دیتا ہے اور رزق دیتا ہے۔"

1۔ بددعا کے طور پر بولا جاتا ہے۔ معنی ہے: مفلس ہو جائے، گھاٹا پڑ جائے۔

Marfat.com

شرم وحیا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کنواری دوشیزہ سے زیادہ شرمیلے تھے جو اپنے پردہ میں ہوتی ہے۔ جب کسی بات کو ناپسند کرتے تو زبان اقدس سے تو کچھ نہ فرماتے۔ البتہ اس کا اثر ہم آپ کے چہرے پر دیکھ لیتے۔''

حضرت ابو سعید سے ہی ایک دوسری روایت میں ہے:

''آپ بڑے حیا فرمانے والے تھے۔ گویا کوئی پردہ نشین جوان دوشیزہ ہو۔''

ایسے ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں آتا ہے:

''آپ کنواری جوان دوشیزہ سے بھی زیادہ حیادار تھے۔''

علامہ ابن جوزی الوفاء میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک کسی آدمی کی کوئی نازیبا بات پہنچتی تو آپ اسے یہ نہ کہتے کہ تو نے میرے بارے میں یہ یہ بات کی ہے۔ بلکہ ان کی حیا کے طور پر یوں فرماتے: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں۔''

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیا والے تھے۔ آپ سے جو بھی سوال کیا جاتا آپ سائل کی حیا فرماتے ہوئے اسے عطا فرماتے، خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔''

عفوودرگزر

بہز بن حکیم اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں:

''ان کے بھائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ وہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: ہمارے پڑوسی کسی وجہ سے پکڑے گئے ہیں۔ آپ نے اس سے یہ فرماتے ہوئے منہ دوسری طرف پھیرا کہ اگر یہ نہ کہتے تو کیا ہوتا۔

Marfat.com

لوگوں کا خیال ہے کہ تم انہیں مال فئی (غنیمت) سے روکتے ہو۔ پھر تم تنہائی میں اس بارے بات کرتے ہو۔"

اس پر ان کے بھائی کھڑے ہوئے اور عرض کی:

"یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے درگزر فرمایئے! اسے معاف کردیں (1)۔ آپ نے فرمایا:

اگر تم یہ بات نہ کہتے تو کیا ہوتا، میں بھی تمہارے ساتھ ایسا نہ کرتا۔ میں نے وہی کیا جو تم نے کیا۔ فرمایا:

جاؤ اس کے پڑوسیوں کو چھوڑ دو۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"انصار کے کچھ آدمیوں میں سے ایک آدمی نے جناب زبیر سے جھگڑا کیا۔ ایک نالے کے معاملے میں جو وادی حرہ سے نکلتا تھا جس سے لوگ پانی پیتے تھے۔

انصاری طیش میں آ گیا اور کہنے لگا:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں اس لیے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

زبیر! نالے سے پیو، پانی لو، پانی کو روک لو یہاں تک کہ بلند دیوار پر چڑھ جائے پھر اپنے پڑوسی کو بھیج دینا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سونے اور چاندی کے کچھ ہار لائے گئے۔ آپ نے سب اپنے اصحاب میں تقسیم فرمادیئے۔"

ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

"واللہ، اے محمد! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عدل کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ

1۔ یہ مغلوب الحال ہے، اسے اپنی زبان پر قابو نہیں۔ اجڈ ہے آپ کی بات سمجھا نہیں۔

Marfat.com

عدل سے کام لے رہے ہیں۔

آپ نے جواباً فرمایا:

تجھ پر افسوس، میرے علاوہ تیرے ساتھ کون عدل کرے گا۔

جب وہ جانے کے لیے مڑا، تو آپ نے فرمایا:

اسے میرے پاس نرمی سے لے کر آؤ۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''غزوہ حنین کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ غنیمت میں لوگوں کی چاندی کی بنی چیزیں آئیں۔ آپ نے انہیں جناب بلال کی چادر میں رکھ دیا۔ ایک آدمی نے یہ دیکھ کر کہا:

اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عدل کیجئے''

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''افسوس تجھ پر، کون عدل کرے گا جب میں عدل نہیں کروں گا۔ تب تو میں نقصان اور خسارے میں رہوں گا اگر میں عدل نہ کروں گا۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی:

کیا میں اس کی گردن نہ ماردوں، یہ تو کوئی منافق ہے۔

آپ نے فرمایا:

اللہ کی پناہ! اسے چھوڑ دو۔ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں۔''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصفہ جنگجوؤں (1) سے جہاد کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا تھا۔ چنانچہ ان کا ایک آدمی غورث بن محارب آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلوار سونت کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا:

1۔ یہ فرق اور امتیاز کرنے کے لیے ذکر کیا ہے۔ کیونکہ عرب کی اور بھی جنگجو جماعتیں تھیں۔ یہ ابن حصفہ بن قیس بن غیلان کے جنگجو تھے۔

Marfat.com

آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ آپ نے فرمایا:

''میرا اللہ''

آپ کا یہ کہنا تھا کہ خوف سے اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلوار پکڑی اور فرمایا:

اب بتا تجھے میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ کہنے لگا:

آپ اچھا پکڑنے والے بنیں۔ آپ نے اس سے پوچھا:

کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ کہنے لگا:

نہیں، البتہ میں یہ عہد کرتا ہوں کہ آپ سے لڑوں گا نہیں، نہ آپ کے ساتھ ہوں گا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گا جو آپ سے لڑیں گے۔

سو آپ نے اسے چھوڑ دیا۔

وہ اپنے دوستوں کے پاس آیا اور ان سے کہا:

میں تمہارے پاس لوگوں میں سب سے بہترین انسان کے یہاں ہو کر آیا ہوں'

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن دراز گوش پر سوار ہوئے اور جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ (1) کے پاس گئے اور ان سے فرمایا:

سعد! کیا تو نے نہیں سنا جو ابوالحباب نے کہا ہے: مراد عبداللہ بن ابی تھا۔ اس نے ایسا ایسا کہا ہے۔

سعد بن عبادہ نے عرض کی:

سرکار! اسے معاف فرما دیں اور درگزر کریں۔

1۔ جلیل القدر انصاری صحابی، بنو خزرج کے سردار جنازے میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔ موت پر عرش الٰہی جھوم اٹھا تھا۔

Marfat.com

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب اہل کتاب اور مشرکوں کی ایذا رسانیوں کو معاف کر دیا کرتے تھے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا تھا:

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۰۹﴾ (البقرہ)

''پس (اے غلامانِ مصطفیٰ! معاف کرتے رہو اور درگزر کرتے رہو یہاں تک کہ بھیج دے اللہ (ان کے بارے میں) اپنا حکم''۔

جناب عمارہ بن حزیمہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ ایک دیہاتی سے ایک گھوڑا خریدا۔ اسے گھوڑے کی قیمت دینے کے لیے فرمایا کہ میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز چل رہے تھے اور دیہاتی سست روی سے۔

راستے میں لوگ اس دیہاتی سے ملنے لگے اور گھوڑے کی قیمت لگانے لگے۔ انہیں پتا نہیں تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس گھوڑے کو خرید لیا ہے۔ یہاں تک کہ کسی نے اس قیمت سے زیادہ بولی دی دی جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑا خریدا تھا۔

دیہاتی نے آپ کو آواز دے کر کہا:

''اگر آپ نے اس گھوڑے کو خریدنا ہے تو خرید لیں ورنہ میں اسے بیچنے لگا ہوں''۔

جب آپ نے دیہاتی کی آواز سنی تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

''کیا میں نے تجھ سے یہ گھوڑا خرید نہیں لیا؟''

اب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف داری کرنے لگے۔ اور دیہاتی یہ کہے جا رہا تھا:

''آپ کوئی گواہ لائیں جو یہ گواہی دے کہ میں نے یہ گھوڑا آپ کے ہاتھ بیچا ہے''۔

چنانچہ ایک مسلمان آئے، دیہاتی سے کہا:

''ہلاکت ہو تجھ پر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کے سوا کوئی بات نہیں کرتے''۔

Marfat.com

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذخیرہ(1) کی کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے میں ایک دیہاتی سے ایک اونٹ خریدا۔

آپ گھر تشریف لائے۔ کھجوریں تلاش کیں وہ گھر میں دستیاب نہ ہوئیں۔

آپ دیہاتی کے پاس باہر تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا:

اے اللہ کے بندے! ہم نے تجھ سے ذخیرہ کی کھجوروں کے ایک وسق کے بدلے میں تیرا اونٹ خریدا تھا، ہم نے گھر جا کر وہ کھجوریں دیکھیں تو وہ نہیں ملیں، ہمارا خیال ہے کہ وہ ہمارے پاس نہیں۔''

دیہاتی اس پر کہنے لگا:

''واہ کیسا حیلہ ہے، واہ کیسا حیلہ ہے۔''

لوگوں نے اسے ڈانٹ پلائی اور اسے کہا:

تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں ایسی نازیبا بات کرتے ہو۔آپ نے فرمایا:

اسے چھوڑ دو۔صاحب حق بات کرسکتا ہے''۔

امام احمد نے اپنی مسند میں یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں۔

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''ایک روز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔آپ ایک حویلی آئے اور اس کے اندر تشریف لے گئے۔کیا دیکھتا ہوں کہ اس حویلی میں ایک جھالردار چادر کے سوا کچھ نہیں۔آپ نے وہ چادر ہٹائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں ایک نابینا(2) آدمی لیٹا ہوا ہے۔

آپ نے اسے فرمایا:

کیا تم اقرار کرتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

1۔یعنی وہ کھجوریں جو نفیس ہونے کی وجہ سے ذخیرہ کرلی جاتی ہیں۔ 2۔یہ ابن صیاد تھا، اس کا نام صاف تھا۔

Marfat.com

میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا:
اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو''۔(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ایک یہودی عورت (2) آپ کی خدمت میں کھلانے کے لیے بکری کا زہر آلود گوشت پکا کر لائی۔ آپ اور آپ کے اصحاب نے کھایا۔ زہر نے اثر دکھایا۔ دو ایک صحابی انتقال کر گئے۔ چنانچہ اس عورت کو قید کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا۔ آپ نے اس سے زہر آلود گوشت کھلانے کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگی:
میں نے آپ کو مارنا چاہا تھا۔ آپ نے فرمایا:
یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مجھے مارنے پر قدرت دے۔ صحابہ نے عرض کی:
کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں۔ فرمایا:
نہیں چھوڑ دو اسے''

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''یہود کے ایک آدمی (3) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو کر دیا۔ اس کی آپ کو کئی دن شکایت رہی۔ پھر ایک دن جبریل حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی:
یہود کے ایک آدمی نے آپ پر جادو کر رکھا ہے اور آپ کی بندش کر رکھی ہے۔
آپ نے حضرت علی کو بھیجا۔ جناب علی نے وہ بندش دریافت کی اور لے کر آپ کے پاس آئے۔ جوں جوں آپ گرہ کھولتے گئے آپ کو آرام آتا گیا۔ آپ بالکل صحت مند ہو گئے۔ بدن میں ایسی نشاط آ گئی گویا آپ پر کوئی بندش تھی ہی نہیں۔ آپ نے اس یہودی کا ذکر کیا اور نہ اسے کبھی دیکھا۔''(4)

1۔ یہ منافق ہو گا، اس لیے آپ نے اسے شریر قرار دیا۔

2۔ یہ عورت سلام بن مشکم یہودی کی بیوی زینب بنت حارث تھی۔ 3۔ یہ لبید بن اعصم یہودی تھا۔

4۔ اس حدیث میں کئی فوائد ہیں: i۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی اس بات سے حفاظت فرمائی کہ جادو کا عمل آپ پر کوئی اثر دکھائے سوائے اس کی ہلکی سی تاثیر کے۔ ii۔ نبی کی بشریت ظاہر ہوتی ہے جس پر جادو کی (بقیہ آگے)

Marfat.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''فتح مکہ کا دن تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوان بن امیہ اور حارث بن ہشام (1) کو کہلا بھیجا۔

میں نے دل میں کہا: کاش! اللہ تعالیٰ مجھے ان پر قدرت دے۔ انہوں نے جو کچھ کیا اس کا بدلہ لوں۔

وہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میری اور تمہاری مثال ایسے ہے جیسے جناب یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کی تھی۔

انہوں نے اپنے بھائیوں سے فرمایا:

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ ۡ (یوسف: 92)

''کوئی گرفت نہیں تم پر آج کے دن، معاف فرمادے اللہ تعالیٰ تمہارے قصوروں کو''۔

چنانچہ میں آپ سے حیا اور شرم کی وجہ سے اپنے ارادے کے اظہار سے باز رہا۔''

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے، زبیر اور مقداد کو ایک مہم پر بھیجا۔ فرمایا:

تینوں جاؤ یہاں تک کہ روضہ خاخ (2) پہنچو۔ وہاں ایک مسافر عورت ملے گی۔ اس کے پاس ایک خط ہے، اس سے وہ خط جا کر لے آؤ۔

ہم مدینے سے نکلے۔ یہاں تک کہ روضہ خاخ پہنچے۔ وہاں وہ مسافر عورت مل گئی۔ ہم

(بقیہ گزشتہ) تاثیر ظاہر ہوئی۔ iii۔ جادو کی حالت میں بھی وحی اور فرض رسالت متاثر ہوا اور نہ خلاف واقع بات صادر ہوئی۔ یہ تو جبریل آئے اور آپ کو بتایا کہ آپ پر جادو کیا ہوا ہے۔ اس وقت آپ کو پتا چلا کہ آپ کو اس عارضہ کی شکایت ہے جس کا سبب جادو ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تا کہ وہ چیزیں لے آئیں جو جادو کے عمل میں استعمال کی گئی ہیں اور یہ ایک سحر زدہ آدمی نہیں کر سکتا سوائے اس کے جو معصوم ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ آپ اپنے ہر حال میں معصوم ہیں۔

1۔ جیسا کہ اصول میں وارد ہے۔ ایک مطبوعہ میں ابوسفیان بن حرب کا نام بھی ہے۔

2۔ وادی عقیق کے اول پر واقع ہے۔ اس کے بعد مناصفہ اور پھر حمراء الاسد ہے۔ یہ شریف عیاشی نے اپنی کتاب ''المدینہ بین الماضی والحاضر'' میں کہا ہے۔

Marfat.com

نے اسے کہا: خط نکالو، کہنے لگی:

میرے پاس کوئی خط نہیں۔ہم نے اسے کہا:

خط باہر نکالو گی یا اپنے کپڑے اتارو گی؟

چنانچہ انہوں نے اس کے موباف (1) سے خط نکال لیا۔ ہم خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

کیا دیکھتے ہیں کہ اس میں لکھا تھا:

''حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مشرکین مکہ کی طرف''

اس میں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل مکہ کے بارے ارادے کی خبر دی تھی (2)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب حاطب کو طلب فرمایا اور ان سے پوچھا:

''حاطب! یہ کیا ہے''؟ عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا فیصلہ کرنے میں جلدی نہ فرمایئے! آپ جانتے ہیں میں اپنی قوم میں منہ بولا رشتہ رکھتا ہوں۔ آپ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں، ان سب کی مکہ میں رشتہ داریاں ہیں وہ اپنوں کی حمایت کریں گے۔ سو میں نے چاہا کہ جب میں اہل مکہ سے کوئی نسبی رشتہ نہیں رکھتا تو ان پر کچھ ایسا احسان کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتے کی حمایت کریں۔ میں نے کسی کفر کی وجہ سے ایسا نہیں کیا اور نہ اسلام کے بعد کفر پسند کیا ہے اور نہ اپنے دین سے ارتداد اختیار کیا ہے''۔

یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اس نے تم سے سچ کہا ہے''۔ جناب عمر نے عرض کی:

میں اس منافق کی گردن نہ ماردوں؟ فرمایا:

''یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ تمہیں کیا پتا کہ ان کی شان کیا ہے: سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اہل بدر کی اس شان پر مطلع فرمایا ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے:

1۔ بالوں کا جوڑا۔ 2۔ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ پر حملے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

Marfat.com

''تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا اس نے شراب پی تھی۔ آپ نے فرمایا: اسے مارو۔(1)

ہم میں کچھ ہاتھ مارنے لگے۔ کچھ اپنے جوتے سے اور کچھ اپنے کپڑے مارنے لگے۔ جب وہ مار کھا کر جانے لگا تو ایک نے کہا:

اللہ تجھے رسوا کرے۔ اس پر آپ نے فرمایا:

اسے اس طرح نہ کہو۔ یہ کہہ کر شیطان کی مدد نہ کرو بلکہ اسے یوں کہو:

اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی چیز تقسیم فرمائی۔ ایک انصاری (2) بولا:

یہ کوئی ایسی تقسیم ہے جس سے اللہ کی رضا مطلوب نہیں۔''

میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کی۔ یہ سن کر آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ فرمایا:

اللہ کی رحمت ہو جناب موسیٰ علیہ السلام پر، انہیں اس سے بھی زیادہ بے ادبی سے اذیت (3) دی گئی مگر انہوں نے صبر کیا۔''

حضرت ابن مسعود ہی بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

1۔ یہ تادیب کے طور پر تھا تا کہ وہ شراب خوری کی عادت سے باز آ جائے۔

2۔ بنی اسرائیل کی ان گستاخیوں کی طرف اشارہ ہے جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان میں بڑی دیدہ دلیری سے کیں۔

3۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے، واقدی کی روایت میں ہے: یہ بنو عمرو بن عوف کا منافق معتب بن قشیر تھا۔

Marfat.com

تم میں سے کوئی میرے اصحاب میں سے کسی کے بارے میں کوئی نازیبا بات نہ پہنچائے۔ اس لیے کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں تمہارے پاس باہر آؤں تو میں عافیت و راحت میں ہوں۔''

ایک روایت میں ایک یہودی کا قصہ ہے:

''زید بن سعنہ نامی ایک یہودی تھا۔ اس نے علامات نبوت کی جانچ کی۔ اس نے آپ میں سب علامات دیکھ لیں سوائے دو کے، وہ یہ کہ آپ کا حلم جہالت پر سبقت لے جائے گا اور آپ کے سامنے جتنی شدت کی جہالت دکھائی جائے گی آپ کا حلم اتنا ہی بڑھے گا۔

چنانچہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی معاملہ کیا۔ پھر اس نے آپ کی بے ادبی کی۔ غصے سے حضرت عمر کے شانے یوں تھرتھرانے لگے جیسے گول آسمان تھرتھراتا ہے۔ پھر اس نے اپنی آنکھ سے کوئی اشارہ کیا۔ اس پر جناب عمر نے اس سے کہا:

اے اللہ کے دشمن! آیا تو یہ اللہ کے رسول کو کہتا ہے جو تو آپ کے ساتھ سلوک کر رہا ہے وہ بھی دیکھ رہا ہوں جو تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہہ رہا ہے میں وہ بھی سن رہا ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اگر مجھے آپ کی موجودگی کا خوف نہ ہوتا تو اب تک تمہارا سر اڑ چکا ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے اطمینان اور سکون سے جناب عمر کی طرف دیکھتے رہے۔ پھر آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا:

میں اس کے علاوہ کو اہمیت دیتا ہوں۔ یہ کہ تم مجھے حسن ادا کا کہو اور اسے حسن اتباع کا کہو۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''یہ تمہارا پورا حق ہے عمر! جاؤ اور اس کا حق پورا کرو اور بیس صاع کھجور زیادہ دے دو اس بات کی پاداش میں جو تو نے اسے دھمکایا ہے۔''

Marfat.com

جود و سخا

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ ہاتھ کے سخی اور معاشرت کے کریم تھے۔ آپ سے ایک بار جو ملاقات کر لیتا وہ یہی سمجھتا کہ آپ اس سے بڑی محبت کرتے ہیں۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت بیان کرتے تو فرماتے:

''آپ لوگوں میں سب سے زیادہ ہاتھ کے سخی تھے، دل کے سب سے زیادہ جری، زبان کے سب سے زیادہ سچے، سب سے زیادہ عہد پورا کرنے والے، مزاج کے سب سے زیادہ نرم خو، معاشرت کے سب سے کریم تھے۔ جو پہلی مرتبہ دیکھتا وہ آپ سے مرعوب ہو جاتا اور جو ملتا رہتا وہ یہی سمجھتا کہ آپ اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔''

گویا آپ کا مدح سرا یہ کہہ رہا ہے: میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا ہے اور نہ آئندہ دیکھنے کی کوئی سبیل ہے''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو سخی نہیں دیکھا۔ اور نہ آپ سے زیادہ ہمت والا، بہادر، دلیر اور نفاست پسند دیکھا ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''خیرات کرنے میں آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو آپ اس سے زیادہ سخاوت کرتے جب جبریل آپ کو ملنے آتے۔''(1)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ لفظ زائد نقل کیے ہیں:

''حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات آپ کے پاس آتے اور آپ سے قرآن مجید کا دور کرتے۔''

1۔ رمضان میں جبریل آپ سے قرآن کا دور کرنے آتے تھے۔

Marfat.com

فرمایا: خیرات کرنے میں رسول اللہ ﷺ کی سخاوت ہوا سے بھی زیادہ تیز ہوتی تھی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اس نے سوال کیا، آپ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان چرنے والا بکریوں کا ایک بڑا ریوڑ عطا فرمایا۔ وہ آدمی ریوڑ لے کر اپنی قوم کے پاس آیا اور انہیں کہا:

اسلام قبول کرلو۔ جناب محمد ﷺ آدمی کو اتنا عطا کرتے ہیں کہ پھر اسے کسی فاقے کا ڈر نہیں رہتا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے:

''ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے سوال کیا ہو اور آپ نے اسے کچھ عطا نہ فرمایا ہو۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی دوسری روایت میں ہے:

''آپ سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا آپ سائل کو وہی عطا فرما دیتے''۔

دوسری سند سے مروی پہلی روایت میں یہ لفظ زائد ہیں:

''ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ آپ سے سوال کیا۔ آپ نے اسے بکریوں کا ایک بڑا سا ریوڑ عطا فرمایا جو دو پہاڑوں کے درمیان چرتا تھا۔ وہ اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا اور ان سے کہا:

اسلام قبول کرلو جناب محمد ﷺ اتنا مال عطا فرماتے ہیں کہ فاقے کا ڈر نہیں رہتا۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے کسی چیز کا سوال ہوا اور آپ نے لا (نہیں) فرمایا ہو۔''(1)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

1۔ یعنی آپ نے کبھی اپنی زندگی میں سائل کو انکار نہیں فرمایا۔

Marfat.com

''ایسا کبھی نہیں ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے کچھ مانگا ہو اور آپ نے دھتکار دیا ہو۔''

ہارون بن رباب تبع تابعی فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ستر ہزار درہم آئے۔ یہ مقدار میں سب سے زیادہ مال تھا جو آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ انہیں ایک چٹائی پر رکھ دیا گیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور تقسیم کرنے لگے۔ آپ نے کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا۔ یہاں تک کہ سب تقسیم فرما کر سانس لیا۔''

ابوسعید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ فرماتے جس کا آپ سے سوال کیا جاتا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''مسلمان ابوسفیان کی طرف نہ نظر اٹھا کر دیکھتے اور نہ اسے اپنے پاس بٹھاتے۔ اس نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی:

''یارسول اللہ! آپ مجھے تین چیزیں عطا فرمائیں گے! فرمایا:

''ہاں'' عرض کی:

میرے پاس عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل لڑکی ام حبیبہ ہے، میں اس سے آپ کا نکاح کرنا چاہتا ہوں (1)۔ فرمایا:

ہاں! ٹھیک ہے۔ عرض کی:

میرا بیٹا معاویہ ہے، اسے اپنا کاتب بنا لیجیے! فرمایا:

ہاں، ٹھیک ہے۔ عرض کی:

مجھے اجازت دیجیے میں کفار سے ایسے ہی لڑوں جیسے مسلمانوں سے لڑتا تھا۔ فرمایا:

1۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، آپ کے حکم پر حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے نکاح پڑھایا تھا۔ حق مہر بھی اسی نے ادا کیا۔ آپ اس وقت حبشہ میں ہجرت کر کے فروکش تھیں۔

Marfat.com

ہاں! ٹھیک ہے۔"

ابوزمیل ایک راوی کہتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

"اگر ابوسفیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ مطالبات نہ بھی کرتا تو آپ اسے اس سے زیادہ عطا کرتے کیونکہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ سے کبھی کسی چیز کا سوال ہوا ہو اور آپ نے جواب میں نعم (ہاں) نہ فرمایا ہو۔" (1)

"ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے آپ سے کچھ مانگا۔ آپ نے فرمایا:

"اس وقت میرے پاس تو کوئی چیز نہیں۔ البتہ بازار چلے جاؤ اور وہاں سے میرے نام سے خرید لو۔ جب میرے پاس کوئی مال آئے گا تو ہم اس کی قیمت چکا دیں گے۔"

جناب عمر فرماتے ہیں: میں نے عرض کی:

"یارسول اللہ! جو چیز آپ کی مقدرت میں نہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا مکلف (2) نہیں کیا۔"

حضرت عمر سے ایک دوسری روایت بھی ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جناب عمر کی یہ بات ناگوار گزری۔ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔"

ایک انصاری صحابی نے عرض کی:

"یارسول اللہ! آپ کھل کر خرچ کیجیے۔ آپ مالک عرش کی طرف سے کسی تنگی کا خوف نہ کیجیے۔"

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیئے۔ چہرے مبارک پر اس کا اثر دیکھا جا سکتا تھا۔"

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب حنین سے واپس لوٹ

1۔ یعنی آپ نے اسے اس کے حسب طلب عطا نہ کیا ہو۔

2۔ یعنی آپ کو دوسروں کی ضروریات پوری کرنے کا پابند نہیں کیا۔

Marfat.com

رہے تھے تو راستے میں کچھ دیہاتی پیچھے لگ گئے۔ آپ سے مانگنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کو زبردستی ایک ببول کے درخت کے پاس لے آئے اور آپ کی چادر چھین لی۔''

رسول اللہ ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا:

''مجھے میری چادر دے دو۔ اگر میرے پاس اس خاردار درخت کے کانٹوں کے برابر بھی نعمتیں ہوئیں تو میں تم میں تقسیم کروں گا۔

تم مجھے ہرگز بخیل نہیں پاؤ گے۔ نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔''(1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں فاطمہ، جناب عباس اور زید بن حارث ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم میں سے جناب عباس نے کہا:

''یارسول اللہ ﷺ! میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ ہڈیاں کمزور پڑ گئی ہیں۔ آپ اگر مناسب سمجھیں تو میرے لیے فلاں فلاں جاگیر اور ساٹھ صاع غذا کے اجرا کا حکم دیں۔

یارسول اللہ! ضرور یہ مہربانی کیجیے۔ رسول اللہ نے فرمایا:

''میں ضرور یہ حکم کرتا ہوں''۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی:

یارسول اللہ: اگر آپ بہتر سمجھیں تو اپنی بیٹی کے لیے بھی کچھ حکم فرمایئے۔ جیسے اپنے چچا کے لیے حکم دیں گے۔ فرمایا: میں تیرے لیے بھی حکم دیتا ہوں۔

حضرت زید بن حارثہ نے عرض کی:

زمین کے ایک ٹکڑے پر میری معیشت کا دارومدار تھا وہ آپ نے لے لی تھی۔ اگر آپ موزوں سمجھیں تو اسے مجھے واپس لوٹا دیں ہو سکے تو ضرور ایسا کیجیے! فرمایا:

''ٹھیک ہے، میں یہ بھی کرتا ہوں۔''

میں نے عرض کی:

1۔ یعنی دوسروں کو جھٹلانے والا۔

Marfat.com

اگر آپ مناسب خیال کریں تو مجھے بھی اس حق میں سے کچھ ملنا چاہیے جس کا اللہ نے آپ کو اپنی کتاب میں مالک بنایا ہے، تو اسے اپنی زندگی میں ہی تقسیم فرما دیجیے! تا کہ آپ کے بعد اس کے بارے میں مجھ سے کوئی جھگڑا نہ کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ٹھیک ہے، میں یہ بھی کیے دیتا ہوں

''چنانچہ آپ نے مجھے خمس کا حقدار ٹھہرایا اور حصہ مقرر کر دیا۔''

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں:

''والد گرامی نے لبید کا یہ شعر پڑھا:

أخ لی أما كل شیء سألته فيعطی وأما كل ذنب فيغفر

(میرا بھائی ہے جو مجھے ہر وہ شے عطا کرتا ہے جس کا میں سوال کرتا ہوں اور میری ہر خطا کو وہ معاف فرما دیتا ہے)۔

اس پر انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا:

''اللہ کے رسول بھی ایسے ہی تھے۔''

ابن جابر اندلسی پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرے۔ اس نے آپ کی شان میں کیا خوب کہا ہے:

یروی حدیث الندی والبشر عن یدہ ووجھہ بین منھل و منسجم

من وجہ أحمد لی بدر و من یدہ بحر و من فمہ در لمنتظم

یمم نبیا تباری الریح أنملہ والمزن من کل ھامی الودق مرتکم

لوعامت الفلک فیما فاض من یدہ لم تلق أعظم بحر منہ إذ تعم

تحیط کفّاہ بالبحر المحیط فلذ بہ ودع کل طامی الموج ملتطم

لو لم تحط کفّہ بالبحر ما شملت کلّ الأنام وروّت قلب کلّ ظمی

اور دوسری بحر میں کہا ہے:

لقد کان فعل الخیر قرۃ عینہ فلیس لہ فیما سواہ محال

فلو سالوا من کفّہ رد سائل أجابتھم: ھذا السوال محال

Marfat.com

ولو عرف المحتاج قبل سؤاله كفاه وأغنى أن يكون سؤال
يبادر للحسنى و يبذل زاده ولوبات مس الجوع منه يُنال

برکت کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔ ورنہ آپ کی بخشش اور سخاوت کے بارے میں احادیث اور آثار سمندر کے پانی اور صحرا کی ریت سے بھی زیادہ ہیں۔

دلیری و بہادری

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''غزوہ بدر کے دن میں نے خود دیکھا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ آپ ہم میں دشمن کے زیادہ قریب ہیں اور اس روز قوت و زور میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخت تھے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے:

''جب لڑائی کی بھٹی گرم ہوئی اور دونوں لشکر آپس میں گتھم گتھا ہوئے تو ہم نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن میں پناہ لے لی۔ اس دن آپ سے زیادہ دشمن کے قریب کوئی نہ تھا''۔

یہ ذکر حضرت براء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی آیا ہے، انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے:

''ہم میں بہادر وہ ہوتا جو آپ کے برابر ہوتا، یعنی آپ کے قریب ہوتا۔''

علامہ طبرانی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں:

''حضرت علی سے کسی نے پوچھا: بدر کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کھڑے ہوئے؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں سب سے زیادہ زور آور، مضبوط تھے جو اس دن آپ کے ہم رکاب تھے۔''

سعد بن عیاض ثمالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت کم کلام فرماتے، بہت کم بات کرتے، جب آپ کو جہاد کا حکم دیا گیا تو آپ ہمہ وقت مستعد رہنے لگے اور قوت و بسالت میں سب لوگوں سے زیادہ زور

Marfat.com

آور تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! جب زور کارن پڑتا لڑائی کی بھٹی گرم ہوتی تو ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن رحمت میں آ کر اپنے بچاؤ کا سامان کرتے اور ہم میں شجاع وہ ہوتا جو آپ کے قریب ہوتا۔''

حضرت انس سے روایت ہے:

''ایک روز مدینہ طیبہ میں کوئی شور اٹھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ واپس تشریف لا کر فرمایا، گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ہم نے کوئی چیز نہیں دیکھی اور ہم نے اس گھوڑے کو سمندر جیسا پایا ہے۔''

حضرت انس سے ایک دوسری روایت میں ہے:

''اہل مدینہ ایک دن گھبرائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے۔ وہ کوئی مقرف (1) گھوڑا تھا۔ آپ اسے تیز دوڑا کر لوگوں کے پیچھے گئے۔

جب واپس لوٹے تو فرمایا:

ہم نے اس گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا ہے''

ایک اور روایت میں ہے:

''ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں کچھ شور بلند ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اس طرف نکلے۔ آپ نے اسے خوب دوڑایا۔ پھر فرمایا:

''ہم نے کوئی خطرناک چیز نہیں دیکھی۔ ہم نے اسے سمندر جیسا پایا ہے۔''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دشمن کے کسی لشکر سے سامنا کرتے تو لڑائی لڑنے میں آپ سب سے پہلے ہوتے۔''

1۔ مخلوط گھوڑا جس کی ماں برذونہ (غیر عربی) اور باپ عربی ہو۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں سے زیادہ شجاع اور لوگوں سے زیادہ روادار تھے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

''آپ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین، ان میں سب سے زیادہ شجاع اور ان میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ ایک دفعہ کسی آواز سے اہل مدینہ گھبرائے۔ آپ حضرت ابوطلحہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار ہوئے۔ لوگ بھی نکل کھڑے ہوئے۔ وہ کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پہلے اس آواز کی طرف پہنچے ہوئے ہیں۔ آپ نے خبر کی حقیقت جاننے کے بعد فرمایا:

گھبراؤ نہیں، گھبراؤ نہیں، کوئی بات نہیں۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حنین کے روز مشرکوں پر غالب آگئے، اپنی سواری سے نیچے اترے اور فرمانے لگے:

أنا النّبی لا کذب　　أنا ابن عبد المطلب

''میں بلاشبہ اللہ کا نبی ہوں جس میں کذب کا شائبہ تک نہیں۔ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں''۔
اس دن لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی مضبوط اور طاقتور نہیں دیکھا گیا۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خندق کے روز دیکھا کہ آپ مٹی ڈھو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کے سینہ مبارک کے بال غبار سے اٹ گئے تھے۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ خندق کے دن رجز (1) پڑھ رہے تھے۔ صحابہ مٹی کھود رہے تھے۔ آپ اسے ڈھو رہے تھے یہاں تک کہ پیٹ مبارک کی جگہ مٹی سے اٹ گئی۔''

1۔ یعنی یہ پڑھ رہے تھے: اللھم ان العیش عیش الآخرۃ فاغفر للأنصار والمھاجرۃ

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب تین دن تک خندق کھودتے رہے۔ اس دوران انہوں نے کھانا تک نہ چکھا۔ صحابہ نے عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ادھر پتھر کی سخت بھاری چٹان نکل آئی ہے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کی بات سن کر فرمایا:

''اس پر پانی ڈالو''

صحابہ نے اس پر پانی ڈالا۔ آپ تشریف لائے۔ کدال اور بیلچہ ہاتھ میں لیا، پھر بسم اللہ پڑھی اور تین ضربیں لگائیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ چٹان گرتی ہوئی ریت کا تودہ بن گئی۔ پھر آپ کی توجہ میری طرف ہوئی۔ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر باندھ رکھا ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی کو نہ دلیر دیکھا ہے اور نہ سخی اور نہ شجاع دیکھا ہے اور نہ نفاست پسند۔''

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''بنو قیس کے ایک آدمی نے ان سے پوچھا: آیا حنین کے روز تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نہیں بھاگے تھے۔''

بنو ہوازن بڑے تیرانداز لوگ تھے جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ اچانک گھات سے باہر آ گئے۔ ہم غنائم اکٹھے کرنے پر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ موقع پر انہوں نے تیروں سے ہمارا استقبال کیا۔

سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے سفید دراز گوش پر سوار ہیں۔ ابو

Marfat.com

سفیان بن حارث ان کی لگام پکڑے ہوئے ہیں اور آپ یہ فرما رہے ہیں:

أنا النبي لا كذب   أنا ابن عبد المطلب

عجز وانکسار

حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی شہباء پر سوار ہو کر رمی جمار کر رہے تھے، لیکن نہ کوئی مار دھاڑ، نہ دھکم پیل اور نہ شور کہ اپنی طرف ہو جاؤ، اپنی طرف ہو جاؤ۔''

نصر بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دفعہ گدھے پر سوار ہوئے جس کی گردن میں رسی تھی بغیر کاٹھی کے۔ اس پر جزری کپڑے کے ٹکڑے کا پالان تھا۔ پھر آپ نے جناب معاذ بن جبل کو بلایا اور انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریضوں کی عیادت فرماتے، جنازوں میں شریک ہوتے، غلام کی دعوت قبول فرماتے اور گدھے پر سواری کرتے۔

خیبر کے دن بنو قریظہ اور بنو نضیر کی گوشمالی کے دن آپ گدھے پر سوار تھے جس کے منہ میں کھجور کے ریشوں سے بنی رسی کی لگام تھی اور آپ کے نیچے کھجور ہی کی چھال سے بنا پالان تھا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں ہے:

''آپ گھر میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ کام کرتے تھے۔''

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دن آپ گدھے پر سوار ہوئے جس پر سیاہی مائل مٹیالے رنگ کے کپڑے کا پالان تھا۔ اسامہ بن زید پیچھے بیٹھے۔ آپ بنو حارث بن خزرج کے محلے میں جناب سعد بن

Marfat.com

عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ یہ غزوہ بدر سے پہلے کی بات ہے۔"

حضرت انس سے روایت ہے:

"صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی شخص سے محبت نہ کرتے۔ اس قدر محبت کے باوجود جب وہ آپ کو دیکھتے تو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آپ کھڑا ہونے کو ناپسند فرماتے ہیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھتے تھے۔ زمین پر ہی کھانا تناول فرماتے تھے۔ گھر کے جانوروں کو باندھتے تھے۔ غلاموں کی دعوت قبول فرماتے تھے۔"

حضرت انس سے روایت ہے:

"ایک دفعہ آپ بچوں کے پاس سے گزرے، انہیں سلام کیا۔ اس وقت وہ بھی بچوں کے ساتھ تھے۔"

حضرت انس سے ایک روایت میں ہے:

"ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کسی کام کے لیے بھیجا، میں بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ چنانچہ میں نے دیر لگا دی، آپ گھر سے باہر تشریف لائے تو مجھے بچوں کے ساتھ دیکھا۔ آپ نے انہیں سلام کیا۔"

دوسری روایت میں یوں ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں بچوں میں تھا۔ ہم کھیل رہے تھے۔ آپ نے ہمیں سلام کیا۔ پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا۔"

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"آپ ایک دفعہ عورتوں کے پاس سے گزرے اور انہیں سلام کیا۔"

حضرت انس سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر میں نے اپنے اہل و عیال پر مہربان و شفیق نہیں دیکھا۔

Marfat.com

مدینہ شریف سے انتہائی دور آپ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو دودھ پلوانے کے لیے دایہ لینے گئے۔ اس کا شوہر لوہار تھا اس کا لڑکا آپ کے پاس آتا تھا۔ اس پر غبار پڑا ہوا تھا۔ آپ نے اسے اپنے ساتھ چمٹا لیا۔ اسے چوما اور اسے پیار کرنے لگے۔"

دوسری روایت میں ہے:

"وہ لڑکا آپ کے پاس آیا۔ ہم آپ کے ساتھ تھے۔ گھر میں اذخر بوٹی کا دھواں پھیلا ہوا تھا۔ آپ نے اسے پیار کیا اور چوما۔"

حضرت انس فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ کے سامنے کبھی کوئی عمدہ بھنی ہوئی چیز نہیں رکھی گئی اور نہ آپ کے ساتھ کوئی طشتری اٹھا کر لائی جاتی۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ایک دفعہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ سے بات کرنے کے لیے آیا۔ آپ کو دیکھ کر کپکپانے لگا۔ دیکھ کر فرمایا:

"گھبراؤ نہیں، اطمینان رکھو۔ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں۔ میں قریش کی اس خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔"

قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا۔ جب وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا تو اسے کپکپی نے آلیا۔ نبی کریم ﷺ نے دیکھ کر اسے فرمایا:

گھبراؤ نہیں، اطمینان سے رہو، دیکھو میں بادشاہ نہیں ہوں۔ میں تو قریش کی اس خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔"

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھتے تھے۔ کوئی اجنبی مسافر آتا تو نہ جان پاتا کہ ان میں آپ کون ہیں حتیٰ کہ اسے پوچھنا پڑتا۔ ہم نے نبی کریم ﷺ سے

Marfat.com

درخواست کی کہ ہم آپ کے بیٹھنے کی ایسی جگہ بنا دیں کہ جب کوئی اجنبی مسافر آئے تو وہ آپ کو پہچان لے۔

چنانچہ ہم نے مٹی پر ایک چبوترہ بنا دیا۔ پھر آپ اس پر بیٹھتے تھے اور ہم آپ کے دونوں طرف بیٹھ جاتے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کسی چیز پر بیٹھ کر کھایا کریں۔ اس طرح بیٹھنا آپ کے لیے زیادہ آرام دہ ہے۔ فرماتی ہیں:

"آپ نے اپنا سر مبارک جھکایا اتنا کہ قریب تھا کہ آپ کی پیشانی زمین سے لگ جاتی: فرمایا:

نہیں، بلکہ میں ایسے ہی کھاؤں گا جیسے بندہ کھاتا ہے ایسے ہی بیٹھوں گا جیسا کہ بندہ بیٹھتا ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میز ایسی کسی چیز پر کھانا تناول نہیں فرماتے تھے اور نہ یہ طشتری میں رکھ کر کھاتے۔ پوری حیات طیبہ یہی معمول رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی سے جا ملے۔"

راضی و ناراضی کی علامات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ اور رضا آپ کے چہرے سے پہچانی جاتی تھی۔ جب آپ راضی ہوتے تو آپ کا چہرہ ایسے دمک رہا ہوتا جیسے سورج کے سامنے رکھے آئینے سے اسکے عکس سے دیوار چمکتی ہے۔ اور جب آپ غصے میں ہوتے تو آپ کا رنگ بدل جاتا اور چہرے کی چمک اور رعنائی جاتی رہتی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بات سے خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک ایسے روشن

Marfat.com

ہوتا، گویا چاند روشن ہو گیا ہو۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ کے چہرے کے خدوخال دمک رہے تھے، مجھے فرمایا:

"تم نے زید کو نہیں دیکھا؟" (1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جو آپ کو پسند آتی تو یہ کلمات فرماتے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ" (2)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جناب مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ جب غضب میں ہوتے تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو جاتا۔"

یہ حدیث حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ اشیاء کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے انہیں ناپسند فرمایا۔ جب اس نے آپ سے کثرت سے پوچھا تو آپ نے ناراضگی فرمائی۔" (3)

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرے پر غضب کے آثار دیکھے تو عرض کی:

"ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی توبہ کرتے ہیں۔"

سبل الہدیٰ والرشاد میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ جب کسی چیز کو ناپسند فرماتے تو آپ کے چہرے سے ناپسندیدگی معلوم ہو جاتی۔"

1۔ یعنی زید بن حارثہ کو، یہ اس طرف اشارہ ہے کہ حضرت اسامہ کے نسب پر منافقوں نے طعن کیا تھا کہ یہ زید کے بیٹے نہیں۔ کیونکہ زید سیاہ رنگ کے تھے اور اسامہ سفید رنگ کے۔

2۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس کی نعمت سے نیکیاں تکمیل پذیر ہوتی ہیں۔

3۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو کثرت سوال سے منع فرمایا ہے۔

Marfat.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ جب شدید غمگین ہوتے تو زیادہ تر اپنی ریش مبارک کو چھوتے رہتے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوسری روایت میں ہے:

''شدید غم کی حالت میں اپنے سر پر اپنا ہاتھ پھیرتے رہتے اور داڑھی چھوتے رہتے اور گہرا اور دبھرا سانس لیتے اور فرماتے:

''حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ''

اس سے آپ کے غم کی شدت معلوم ہو جاتی''۔

ابن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ کشادہ پیشانی والے تھے۔ ابرو کمان کی طرح خمدار، باریک تھے۔ درمیان میں ایک رگ تھی جو غصے کے وقت ابھر آتی تھی۔ جب غصے میں ہوتے تو التفات نہ فرماتے اور منہ پھیر لیتے اور جب خوش ہوتے تو پلکیں جھکا لیتے۔''

حضرت عبداللہ بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں:

''آپ کے چہرے پر غضب کے آثار اس بات سے معلوم ہو جاتے تھے کہ اس وقت آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتی تھیں۔''

ناپسند سے چشم پوشی اور اعراض

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چیز ناپسند فرماتے: بہت کم اس کا کسی کے سامنے اظہار کرتے۔ آپ کی خدمت میں ایک سالن کی کٹوری پیش کی گئی، اس میں کدو تھے۔ آپ انہیں اپنی انگلیوں سے نکال رہے تھے۔ اتنے میں ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اس نے جو کپڑے پہن رکھے تھے، اس میں زرد رنگ کی آمیزش تھی۔ آپ نے اسے ناپسند فرمایا، مگر اسے کچھ نہ کہا۔ یہاں تک کہ وہ آدمی باہر نکل گیا۔

بعد میں آپ نے کچھ سے فرمایا:

Marfat.com

''اگر تم اسے یہ زرد رنگ چھوڑنے کا کہہ دیتے تو اچھا ہوتا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ اچانک ایک اعرابی (بدو، دیہاتی) آیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔

آپ کے اصحاب نے اسے کہا:

''رکو، رکو'' فرمایا:

''اب اسے پیشاب سے روک کر تکلیف میں مبتلا نہ کرو، اس سے فرمایا:

''یہ جو مسجدیں ہیں، ان میں گندگی پھینکنا اور بول و براز کرنا ان کے شایان شان نہیں۔''

اس روایت کے تو یہی الفاظ ہیں۔ دوسری روایت میں یہ لفظ زائد ہیں:

''یہ مسجدیں قرآن مجید کی تلاوت، اللہ کے ذکر اور اس کی نماز پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ پھر آپ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس پر انڈیل دیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جب کسی آدمی کی طرف سے کوئی بات پہنچتی تو آپ اسے یہ نہ فرماتے: تو نے یہ یہ کہا ہے، بلکہ آپ اسے فرماتے:

''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ام المومنین (1) کے پاس تھے۔ آپ کی ایک دوسری زوجہ محترمہ (2) نے ایک ڈش بھیجی جس میں کھانا تھا۔ انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں پکڑایا ہی تھا کہ ڈش گر گئی اور ٹوٹ گئی۔''

آپ نے ٹوٹے ٹکڑوں کو پکڑا، انہیں ایک دوسرے سے جوڑا پھر کھانا اکٹھا کیا اور فرمایا:

''تمہاری ماں غیرت کھا گئی ہے، کھاؤ پھر صحابہ نے کھایا۔''

1۔ یہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں، ان کی باری تھی۔ 2۔ یہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے۔ جن ام المومنین کے ہاتھ سے ان کے گھر میں ڈش ٹوٹی تھی، انہوں نے اس کی جگہ صحیح ڈش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کی اور وہ ٹوٹی ہوئی ڈش اپنے گھر میں رکھ لی۔''(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

''جناب ابو موسیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سواری مانگی۔ آپ کسی کام میں مشغول تھے، آپ نے فرمایا:

''واللہ! میں آپ کو سواری نہیں دے سکتا۔''

کچھ دیر گزری، آپ کو یاد آیا، آپ نے انہیں بلایا۔ انہوں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! آپ نے تو قسم اٹھائی تھی کہ میں آپ کو سواری نہیں دوں گا''۔ آپ نے فرمایا:

''لو میں پھر قسم اٹھاتا ہوں، میں تجھے ضرور سواری دوں گا''۔

چنانچہ آپ نے انہیں سواری دی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''غزوہ احد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار دندان مبارک ٹوٹ گئے اور چہرہ مبارک زخمی ہو گیا۔ آپ کا خون اقدس چہرے پر بہنے لگا۔ آپ خون بھی صاف کر رہے تھے اور یہ بھی فرماتے جا رہے تھے:

''وہ لوگ کیونکر کامیاب ہوں گے جنہوں نے اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگ دیا جبکہ وہ انہیں ان کے رب کی طرف بلاتا ہے۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ (آل عمران: 128)

''نہیں آپ کا اس معاملہ میں کوئی دخل''۔

1۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پوچھا: میرے اس فعل کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: تم برتن جیسا برتن اور کھانے جیسا کھانا ان کی طرف بھیجو گی۔ اسے خطیب بغدادی نے بھی اپنی تاریخ بغداد میں ذکر کیا ہے۔

Marfat.com

شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک دن میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز مانگنے حاضر ہوئی، آپ نے مجھ سے معذرت کی۔''(1)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار آپ ﷺ حضرت صفیہ سے دیر تک معذرت کرتے رہے اور یہ فرماتے رہے: تمہارے باپ نے عربوں کو میرے خلاف اکسایا، ابھارا اور بھڑکایا۔

یہاں تک کہ ان کے ذہن سے وہ بات نکل گئی۔''

مہاجر بن قنفد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت رفع حاجت فرما رہے تھے۔ آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ فارغ ہو کر آپ نے وضو فرمایا اور معذرت کی۔ فرمایا:

''میں طہارت کے بغیر اللہ کا ذکر کرنے کو ناپسند کرتا ہوں۔''

امت پر شفقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وایت ہے:

''نبی کریم ﷺ نماز میں ہوتے ہوئے بھی اگر بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو آپ چھوٹی سورت پڑھتے یا قرأت تھوڑی کرتے۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دن آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی۔ آپ نے کسی بچے کے رونے کی آواز سنی

1۔ پوری حدیث یوں ہے: میں افسوس کرنے لگی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ میں یہاں سے نکلی اور اپنی بیٹی کے گھر آئی جو شرحبیل بن حسنہ کے عقد میں تھی۔ میں نے شرحبیل کو گھر پایا۔ میں نے اسے کہا: نماز کا وقت ہو گیا اور تم گھر میں ہو اور اسے ملامت کرنے لگی۔ اس نے مجھے کہا: خالہ! مجھے ملامت نہ کرو۔ ہمارا کپڑا رسول اللہ ﷺ نے لیا ہوا ہے۔ میں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی یہ حالت ہے اور مجھے پتا نہیں۔ اسد الغابہ میں ابن اثیر جزری نے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

Marfat.com

تو نماز ہلکی کر دی۔ کسی نے آپ سے پوچھا:

''یا رسول اللہ! آج آپ نے نماز بڑی ہلکی پڑھائی ہے۔ آپ نے فرمایا:

میں نے کسی بچے کے رونے کی آواز سنی ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اس کی ماں کسی تکلیف مبتلا نہ ہو۔''

جناب علی بن حسین (1) فرماتے ہیں:

''ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی اور جلدی پڑھا دی۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''میں نے نماز اس لیے جلدی پڑھائی ہے کہ میں نے روتے ہوئے بچے کی آواز سنی تھی۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ بچے کا رونا کہیں اس کے ماں باپ پر شاق نہ گزرے۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے، جسے امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے:

''بلاشبہ جب میں نماز شروع کرتا ہوں تو میری یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے طویل پڑھوں، پھر میں بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بچے کے رونے سے ماں کتنی شدید پریشان ہوتی ہے۔''

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے رحمدل اور رقیق القلب تھے۔ ایک بار ہم نے آپ کے پاس بیس رات قیام کیا۔ چنانچہ آپ کو خیال آیا کہ ہم نے اپنے اہل خانہ کو مشقت میں مبتلا کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔

آپ نے ہم سے ہمارے اہل خانہ کے حالات کے بارے میں پوچھا، جن میں ہم انہیں چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے آپ کو سب کچھ بتایا۔

سن کر آپ نے فرمایا:

1۔ صحابی نہیں ہیں اس لیے حدیث مرسل یا معضل ہوگی حکم کے اعتبار سے۔

Marfat.com

''اب اپنے اہل وعیال کے پاس واپس جاؤ اور ان میں جا کر رہو۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی بھائی کو تین دن تک حاضر نہ پاتے تو اس کے بارے میں پوچھتے۔ اگر وہ غائب ہوتا تو اس کے لیے دعا کرتے۔ اگر حاضر ہوتا تو اس سے ملتے اور اگر بیمار ہوتا تو اس کی مزاج پرسی کرتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مروی ہے:

''ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپ سے کچھ مانگا۔ اس وقت آپ کے جسم اقدس پر ایک چادر تھی۔ اس نے اسے پکڑا اور اپنی طرف کھینچا، چادر کھنچتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ صرف اس کا کنارہ آپ کی گردن مبارک پر رہ گیا۔ آپ نے اس کے لیے کوئی چیز دینے کا حکم ارشاد فرمایا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''ایک بار ہم مسجد نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے دروازے سے داخل ہوئے۔ آپ ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک دیہاتی آپ کے پیچھے اندر آیا اور چادر کا اپنی طرف کا پلو پکڑ لیا اور زور سے اپنی طرف کھینچا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کی گردن پر زور سے کھینچنے سے چادر کے نشان پڑ گئے تھے۔

پھر اس نے آپ کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔ آپ نے پوچھا:

''کیا بات ہے؟'' بولا

''اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! جو مال آپ کے پاس ہے، اس سے کچھ مجھے بھی دینے کا حکم دیں۔

آپ نے فرمایا:

''دو بھئی! اسے بھی کچھ مال۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے یمن بھیجا تو مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

Marfat.com

''معاذ! دیکھنا جب سردی کا موسم ہو تو نماز فجر اخیر رات پو پھٹنے پر پڑھنا، قرأت لمبی کرنا اتنی کہ جتنی لوگ برداشت کر سکیں، انہیں ملال میں نہ ڈالنا۔ اور جب گرمی کا موسم ہو تو فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا۔ کیونکہ گرمی میں رات چھوٹی ہوتی ہے اور لوگ سوئے ہوتے ہیں تو انہیں کچھ وقت دینا تاکہ وہ جماعت کو پا سکیں۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس اکیس غزوات لڑے۔ میں ان میں سے انیس غزوات میں شریک ہوا اور دو (1) میں حاضر نہ ہو سکا۔

ایک دفعہ میں ایک غزوہ میں آپ کے ساتھ تھا۔ رات بھر چلنے کی وجہ سے میرے اونٹ نے مجھے تھکا دیا کہ وہ چلتے چلتے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قافلہ کے پیچھے آنے والوں میں تھے۔ آپ کمزور اونٹ کو ہانکتے اور چلاتے آ رہے تھے اور لوگوں کو ساتھ لیتے آ رہے تھے۔

جب میرے پاس پہنچے تو میں اس وقت یہ کہہ رہا تھا:

ہائے اونٹنی پر افسوس! جس نے یہ اونٹ جنا ہے۔ یہ ہمیشہ ہمارے لیے عذاب رہا ہے۔ آپ نے پوچھا:

''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کی:

''میں جابر ہوں۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں یا رسول اللہ!'' آپ نے پوچھا:

''کیا ہوا؟'' میں نے عرض کی:

''مجھے میرے اونٹ نے تھکا دیا ہے'' پوچھا:

''تیرے پاس کوئی لاٹھی، چھڑی ہے؟'' عرض کی ہاں!

چنانچہ آپ نے اس لاٹھی سے اسے مار کر اٹھایا پھر بٹھایا اور اس کی ٹانگوں کو سہلایا اور فرمایا:

''اب سوار ہو۔''

1۔ غزوہ بدر اور احد میں، اس وقت لڑکے تھے۔ والد گرامی حضرت عبداللہ نے روک دیا تھا۔

Marfat.com

چنانچہ میں سوا ہوا اور چل پڑا۔ اب میرا اونٹ آگے آگے تھا۔ میں نے اس رات اپنے لیے پچیس مرتبہ استغفار کی۔

آپ نے مجھ سے پوچھا:

''عبداللہ (تیرے باپ نے) کیا اولاد چھوڑی ہے؟'' میں نے عرض کی:

''نو بیویاں'' فرمایا:

''کیا اپنے پیچھے کچھ قرض بھی چھوڑا ہے؟'' میں نے عرض کی:

''جی'' فرمایا:

''جب تم مدینہ پہنچو تو لوگوں کے لین دین کے معاملات ختم کرنا اور اگر وہ یوں ختم کرنے سے انکار کریں تو جب کھجور توڑنے کا موسم آئے تو مجھے بتانا۔''

پھر آپ نے پوچھا:

''تو نے شادی کی ہے:'' میں نے عرض کی:

''جی'' پوچھا:

''کس سے''؟ عرض کی:

''فلاں کی بیٹی سے، اس کا شوہر نہیں، مدینہ کی رہنے والی ہے''۔ فرمایا:

''کوئی دوشیزہ نہیں تھی؟ کہ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی۔'' میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! میرے ہاں میرے لیے ایسی کئی چھوٹی ان پڑھ اجڈ لڑکیاں تھیں۔ لیکن میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں کوئی ان پڑھ اجڈ لڑکی بیاہ کر لاؤں۔'' میں نے عرض کی:

''یہ میرے ساتھ زندگی گزار سکتی ہے۔'' آپ نے فرمایا:

''تو نے درست انتخاب کیا ہے اور بھلا فیصلہ کیا ہے۔'' پھر آپ نے پوچھا:

''تو نے یہ اونٹ کتنے میں خریدا ہے؟'' میں نے عرض کی:

''پانچ اوقیہ سونے سے'' فرمایا:

Marfat.com

''سو سنو! ہم نے یہ اونٹ پانچ اوقیہ سونے میں لے لیا۔''

جب آپ مدینہ تشریف لائے تو میں اونٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا:

''بلال! جابر کو پانچ اوقیہ سونا دے دو۔ یہ اپنے باپ عبداللہ کا قرض اتارنے میں ہمارے تعاون کے خواستگار ہیں۔ انہیں تین اوقیہ اور دے دو اور اونٹ بھی انہیں واپس کر دو۔'' آپ نے پوچھا:

''کیا تو نے عبداللہ کے قرض خواہوں سے معاملات طے کر لیے ہیں؟'' میں نے عرض کی:

''نہیں یارسول اللہ!'' پوچھا:

''کیا اس نے کوئی مال چھوڑا ہے کہ اس سے قرض ادا کیا جا سکے؟'' عرض کی:

''نہیں، یارسول اللہ'' فرمایا:

''کوئی بات نہیں، پریشان نہ ہو۔ کھجور اتارنے کا موسم آئے تو مجھے بتانا۔''

چنانچہ میں نے آپ کو بتایا۔ آپ تشریف لائے۔ آپ نے ہمارے لیے دعا فرمائی۔ ہم نے کھجوریں توڑیں۔ ہر قرض خواہ نے اپنے قرض کے برابر پوری پوری کھجوریں لیں اور جو ہمارے لیے باقی بچیں، وہ ہم نے اپنے لیے توڑ لیں اور وہ بھی بہت زیادہ۔ آپ نے فرمایا:

''انہیں اٹھا لو اور تولنا مت۔''

''چنانچہ ہم نے انہیں اٹھا لیا اور مدتوں انہیں کھاتے رہے''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''قسم ہے اس اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ اور اس بھوک میں میں زمین پر بازو کے سہارے بیٹھتا تھا۔ ایک روز میں یونہی راستے میں بیٹھا ہوا تھا جہاں لوگ آ جا رہے تھے۔ میرے پاس سے جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے انہیں اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا۔ میں نے تو ان سے اس لیے پوچھا تھا کہ شاید میری حالت دیکھ کر مجھے کچھ کھلا پلا دیں۔ وہ گزر گئے اور

Marfat.com

ایسا کچھ نہ کیا۔ پھر جناب عمر رضی اللہ عنہ گزرے۔ میں نے ان سے بھی اللہ کی کتاب کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، پوچھنے کی غرض یہی تھی کہ شاید کچھ کھلا پلا دیں۔ وہ بھی یونہی چلے گئے اور کچھ نہ کیا۔ پھر حضرت ابوالقاسم (1) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزرے۔ آپ نے میرے دل کی بات بھانپ لی اور چہرے کی پریشانی تاڑ لی' فرمایا:

''ابوہر! میرے ساتھ آؤ''

چنانچہ میں آپ کے پیچھے چل پڑا۔ آپ گھر میں داخل ہوئے۔ میں نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے مجھے اندر آنے کی اجازت دی۔ آپ نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا۔ آپ نے اہل خانہ سے فرمایا:

''یہ دودھ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟'' انہوں نے عرض کی:

''فلاں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔'' فرمایا:

''فلاں نے'' فرمایا:

''ابوہر! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا لاؤ۔''

مجھے اس بات نے پریشان کر دیا۔ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں، نہ اہل وعیال رکھتے کہ ان کی طرف لپکیں اور نہ مال ومتاع رکھتے ہیں۔ جب آپ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو آپ اسے ان کی طرف بھیج دیتے اور اس میں کوئی چیز بچا کر نہ رکھتے اور جب آپ کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو انہیں کہلا بھیجتے، انہیں اس میں شریک کرتے اور حصے سے دیتے۔ لیکن آج آپ نے مجھے ان کی طرف بھیجا تو میں پریشان ہو گیا۔ میں نے دل میں کہا:

''میری خواہش تو یہ تھی کہ میں ہی یہ دودھ پیوں اور اس سے غذا حاصل کروں''۔

یہ دودھ اہل صفہ کے کسی کام نہیں آسکتا تھا۔ بہر حال میں آپ کا پیغامبر تھا۔ جب اصحاب صفہ آئے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ہی انہیں دودھ پینے کو دوں۔ اب میرے پاس اللہ ورسول کی فرمانبرداری کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔

1۔ یہ آپ کی کنیت تھی جو آپ اپنے لخت جگر جناب قاسم رضی اللہ عنہ کے نام سے فرماتے تھے۔

Marfat.com

میں ان کے پاس گیا۔ انہیں بلا لایا۔ وہ آئے اور اندر آنے کی اجازت لی۔ انہیں اندر آنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے گھر میں اپنی اپنی نشست سنبھال لی“۔ آپ نے فرمایا:

”ابوہر!“ میں نے عرض کی:

”لبیک یارسول اللہ! جی آقا!“ فرمایا:

”اٹھ اور انہیں دودھ دو“

چنانچہ میں پیالہ پکڑتا ہوں اور ایک آدمی کو دیتا ہوں، یہاں تک وہ سیر ہو جاتا ہے۔ پھر وہ پیالہ مجھے لوٹا دیتا ہے۔ پھر دوسرے کو پیالہ پکڑاتا ہوں اور وہ پیتا ہے یہاں تک کہ تمام اصحاب صفہ سیر ہو گئے۔

پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ آپ نے پیالہ پکڑا اپنے ہاتھوں پر رکھا۔ پھر اپنا سر اٹھایا، میری طرف دیکھا اور مسکرائے اور فرمایا:

”بیٹھو!“

چنانچہ میں بیٹھ گیا اور دودھ پیا۔ آپ اس دوران یہی فرماتے رہے:

”پیو اور پیو“

یہاں تک کہ میں نے عرض کی:

”قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں اور نہیں پی سکتا۔ میرے اندر اور گنجائش نہیں۔“ آپ نے فرمایا:

”لاؤ مجھے دکھاؤ“

میں نے آپ کو پیالہ واپس دیا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی، اللہ کی حمد وثنا کی اور دودھ پیا“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

”جب آپ کوئی بات کرتے یا آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ اسے تین مرتبہ دہراتے تاکہ بات سمجھ آ جائے اور مسئلہ سمجھ لیا جائے۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چٹائی تھی جسے آپ دن کے وقت نیچے بچھا لیتے اور جب رات ہوتی تو اسے مسجد میں جائے نماز بنا لیتے اور اس پر نماز پڑھتے۔''

آپ کو دیکھ کر آپ کے بہت سے اصحاب آپ کی پیروی کرنے لگے اور آپ کی نماز ایسی نماز پڑھنے لگے۔ ایک رات آپ مسجد میں تشریف لائے تو بہت سے اصحاب آپ کے پیچھے تھے۔ انہیں یوں دیکھ کر آپ نے فرمایا:

''لوگو! اعمال میں تم پر اتنا ہی عمل لازم ہے جتنی تم طاقت رکھتے ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے تھکتا نہیں، مگر تم عمل کرنے سے تھک جاتے ہو۔ اعمال مین سب سے افضل وہی ہے جو دائمی طور پر کیا جائے۔ اگرچہ وہ معمولی کیوں نہ ہو۔'' پھر فرمایا:

''مجھے یہاں نماز پڑھنے سے کوئی چیز مانع نہیں، مگر میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ کوئی ایسی بات نازل نہ ہو جائے جس کی تم طاقت نہ رکھتے ہو۔''

ضبط اور حلم

حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ بردبار، صابر اور غصہ پی جانیوالے تھے۔''

ایک دیہاتی کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس نے آپ کی نجرانی چادر کھینچی۔ یہاں تک کہ اس کے آپ کی گردن پر نشان پڑ گئے۔ اس کے باوجود آپ مسکرائے اور اسے کچھ مال عطا کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دیہاتی آپ کے پاس آپ سے کوئی مدد مانگنے آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے وہ چیز عطا فرما دی۔''

پھر آپ نے پوچھا:

''میں نے ٹھیک کیا ہے؟'' دیہاتی بولا:

''نہیں، آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا''۔

Marfat.com

مسلمان سن کر اس پر غضبناک ہوئے اور اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے انہیں حکم دیا:

''ایسی حرکت سے باز رہو۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''پھر آپ اپنے گھر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد دیہاتی کو کہلا بھیجا، آپ نے اسے گھر بلایا اور اسے فرمایا:

تو ہمارے پاس آیا۔ ہم سے مانگا، ہم نے وہ تجھے دیا۔ پھر تو نے جو کہا سو کہا۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کچھ اور دیا اور پھر فرمایا:

''اب بتا! میں نے تیرے ساتھ اچھا کیا؟'' دیہاتی نے جواب دیا:

''ہاں، اللہ تعالیٰ آپ کو اہل خانہ اور خاندان کی طرف سے اچھائی کی جزا دے''۔ فرمایا:

''بلاشبہ تو ہمارے پاس آیا، ہم سے مانگا، ہم نے تجھے دیا۔ پھر تو نے کہا جو کہا۔ اس سے میرے اصحاب کے دلوں میں کچھ خفگی پیدا ہوئی تھی۔ اگر اب میں نے تیرے ساتھ اچھائی کی ہے تو تم ان کے سامنے بھی وہ بات کہو جو تو نے میرے سامنے کہی ہے تاکہ ان کے دلوں کی خفگی ختم ہو جائے جو تیرے بارے میں ان میں پیدا ہوئی تھی۔ اس نے عرض کی:

''جی ہاں، میں ضرور کہتا ہوں''

جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں:

''جب اگلا دن آیا، عشا کا وقت ہوا وہ دیہاتی آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تمہارا یہ دوست آیا ہے۔ اس نے ہم سے مانگا، ہم نے اسے دیا اور پھر اس نے کہا جو کہا۔ پھر ہم نے اسے اپنے گھر بلایا اور اسے اور دیا۔ خیال ہے کہ اب یہ راضی ہو گیا ہے۔ کیا ایسے ہی ہے''؟ دیہاتی نے جواب دیا:

''ہاں ایسے ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اہل خانہ اور خاندان کی طرف بھلائی کی جزا دے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''سنو! میری مثال اور اس دیہاتی کی مثال اس آدمی کی مثال جیسی ہے، جس کی ایک

Marfat.com

اونٹنی ہو جو اس سے بھاگ گئی ہو۔ لوگ اسے پکڑنے کے لیے اس کے پیچھے لگے ہوں اور وہ لوگوں سے اور زیادہ بھاگے۔ اونٹنی کا مالک لوگوں کو پکارے: مجھے اور میری اونٹنی کو یونہی چھوڑ دو۔ میں اس پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور اسے پکڑنا جانتا ہوں۔ چنانچہ اونٹنی کا مالک اس کی طرف رخ کرتا ہے۔ زمین سے گھاس لیتا ہے۔ آہستہ آہستہ اسے دکھا کر واپس اپنی جگہ لے آتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی جگہ آجاتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے۔ پھر وہ اس پر کجاوہ باندھتا ہے اور اس پر سیدھا بیٹھ جاتا ہے۔ بلاشبہ اس آدمی نے جو کچھ کہا، اس پر اگر میں تم لوگوں کو یونہی چھوڑ دیتا تو تم اسے قتل کر دیتے اور وہ دوزخ میں جاتا۔" (1)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"جب اللہ تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت دینے کا ارادہ فرمایا تو اس نے انہیں شرح صدر عطا فرما دیا۔ فرماتے ہیں:

"میں نے علامات نبوت میں سے ہر علامت جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے سے پہچان لی جب میں نے آپ کو دیکھا، سوائے دو علامتوں کے کہ میں انہیں اپنی دانست سے جان نہ پایا۔

ایک یہ کہ آپ کا حلم جہل پر غالب ہوگا اور دوسری یہ کہ جتنا شدید جہل ہوگا اتنا ہی آپ کا حلم بڑھے گا، چنانچہ میں آپ کی طرف نکلا کہ آپ سے مل کر کچھ معاملہ کروں اور جہل سے آپ کے حلم کو پہچانوں۔ آپ ایک روز اپنے کسی حجرے سے باہر تشریف لائے۔ آپ کے ساتھ جناب علی بن ابی طالب بھی تھے۔ ایک چھوٹا سا آدمی اپنی سواری پر آیا۔ دیہاتی جیسا تھا۔ کہنے لگا:

"یارسول اللہ! بنوفلاں کے گاؤں والے اسلام لے آئے ہیں۔ حلقہ بگوش اسلام ہوگئے ہیں۔ میں نے انہیں یہ بتایا تھا کہ اگر وہ اسلام لائیں تو ان کے پاس کثرت سے رزق آئے گا۔ اب انہیں قحط اور تنگی نے آلیا ہے۔ ان پر عرصہ حیات تنگ ہوگیا ہے۔ میں

1۔ چونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کا مرتکب ہوا تھا، اس حالت میں مرتا تو اس کا خاتمہ کفر پر ہوتا۔

Marfat.com

ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ دنیا کی طمع میں آ کر اسلام سے نکل نہ جائیں، جیسے وہ مال کی طمع میں اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اگر آپ مناسب خیال کریں تو ان کی طرف کچھ ایسی متاع بھیجیں جو ان کی مدد گار بنے، تو ضرور ایسا کریں''۔

زید بن سعنہ نے کہا:

''میں آپ سے اتنے وسق (1) خریدتا ہوں''۔

چنانچہ آپ نے مجھ سے سودا کیا۔ میں نے اپنی ہتھیلی کھولی اور آپ کو اسی دینار پیش کیے۔ آپ نے وہ دینار اس آدمی کو دے دیئے اور اسے فرمایا:

''یہ لو دینار، ان کے پاس جلدی لے کر جاؤ اور ان کی مدد کرو''

ادائیگی سے ایک دو یا تین دن پہلے کی بات ہے۔ آپ ایک جنازہ پڑھانے بقیع کی طرف نکلے۔ جناب ابوبکر، عمر اور آپ کے اصحاب کی جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ جب آپ جنازہ پڑھا چکے اور دیوار کے قریب ہوئے تو میں نے پیچھے سے بڑی زور سے آپ کی چادر کھینچی، یہاں تک کہ وہ آپ کی شانوں سے نیچے اتر گئی۔ پھر میں بڑا ترش رو اور سخت چہرہ کر کے آپ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا:

''محمد! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا تم مجھے میرا مال نہیں دو گے! اللہ کی قسم! میں تم بنو عبدالمطلب کو جانتا ہوں۔ تم لین دین کے معاملے میں ٹال مٹول کرنے کے پرانے عادی ہو۔ کاروباری معاملات میں تمہارے انداز کا مجھے علم ہے۔ زید کہتے ہیں:

یہ سن کر جناب عمر بن خطاب کے غصے سے شانے پھڑکنے لگے۔ ان کی آنکھیں ایسے گھومنے لگیں جیسے آسمان گھومتا ہے۔ پھر انہوں مجھے آنکھ سے گھورا اور کہا:

''اے اللہ کے دشمن! آیا تو یہ اللہ کے رسول کو کیا کہہ رہا ہے۔ تم جو آپ سے بدسلوکی کر رہے ہو، میں دیکھ رہا ہوں اور جو بدکلامی کر رہے ہو، وہ بھی سن رہا ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، اگر مجھے آپ کے ادب و لحاظ کا

1۔ ساٹھ صاع کا ایک پیمانہ، ایک صاع پانچ رطل ایک ثلث کا ہوتا ہے۔

Marfat.com

خیال نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے اب تک تیرا سر اڑا چکا ہوتا۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے اطمینان اور سکون سے جناب عمر کی طرف دیکھا اور مسکرا دیئے، پھر فرمایا:

''میں اس بات کے علاوہ کی خواہش رکھتا ہوں۔ بہتر ہوتا تم مجھے اچھائی سے ادائیگی کا کہتے اور اسے اچھائی سے پیروی کا کہتے۔''

ایک راوی نے یہ اضافہ کیا ہے:

''عمر! اسے لے جاؤ اور اسے اس کا حق دو اور بیس صاع کھجور زیادہ دے دو اس بدلے میں جو تو نے اسے مارنے کی دھمکی دی ہے۔''

زید کہتے ہیں:

''جناب عمر مجھے اپنے ساتھ لے گئے اور مجھے حق ادا کیا اور بیس صاع کھجور زیادہ دی۔'' میں نے کہا:

''جناب عمر! یہ کیا ہے؟'' فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ میں نے جو تمہیں دھمکی دی ہے، اس کے بدلے یہ کھجوریں زائد دوں۔'' اس پر میں نے کہا:

''جناب! آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ فرمایا:

''نہیں، تم کون ہو؟''

''میں زید بن سعنہ ہوں''۔ پوچھا:

''یہودی عالم؟'' میں نے جواب دیا:

''ہاں! یہودی عالم'' پوچھا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تو نے جو بدسلوکی کی ہے اور جو بدکلامی کی ہے، اس کی کیا وجہ تھی؟ میں نے کہا:

''جناب عمر! جب سے میں نے آپ کو دیکھا ہے، نبوت کی علامات میں سے کوئی

Marfat.com

علامت باقی نہیں رہی جسے میں نے آپ کے چہرے سے پہچان نہ لیا ہو۔ سوائے دو علامتوں کے کہ میں انہیں آپ کے چہرے سے نہ جان سکا، ایک یہ کہ آپ کا حلم جہل پر غالب ہے، اور دوسری جتنی شدت کا جہل ہوگا اتنا ہی آپ کا حلم بڑھے گا۔ سو میں نے آپ کو اس طریقے سے آزمایا ہے۔

جناب عمر! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں۔ اسلام کے دین ہونے پر اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں اور میں آپ کو اس بات کا بھی گواہ بناتا ہوں کہ میں اپنے مال کا ایک حصہ کہ میں یہود میں زیادہ مالدار ہوں، امت محمدیہ پر صدقہ کرتا ہوں۔ اس پر جناب عمر نے فرمایا:

''آپ کچھ پر صدقہ کریں کیونکہ آپ سب کی وسعت نہیں رکھتے۔ میں نے کہا:

''ٹھیک ہے، کچھ امت محمدیہ پر صدقہ کرتا ہوں''۔

چنانچہ حضرت عمر اور زید بن سعنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس واپس گئے اور زید نے پڑھا:

أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله

سو زید آپ پر ایمان لائے۔ آپ کی تصدیق کی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت صحابہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔

حضرت علی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''ایک روز ایک دیہاتی اپنی ایک اونٹنی پر آیا۔ اس نے اسے مسجد کے دروازے پر بٹھایا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس چلا گیا۔ جناب حمزہ بن عبدالمطلب مہاجرین اور انصار کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہی میں نعیمان (1) تھے۔''

صحابہ نے نعیمان سے کہا:

''افسوس تجھ پر! دیہاتی کی اونٹنی موٹی تازی ہے۔ اگر تم اسے ذبح کردو تو کیا ہی اچھا ہو۔ ہمیں گوشت کھانے کی بڑی طلب ہے''۔

1۔ نعیمان بن عمرو بن رفاعہ، بنونجار سے تھے، غزوہ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ بہت مزاح کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے مزاح پر ہنسا کرتے تھے۔ (اسد الغابہ 5/351)

Marfat.com

اگر تم نے ایسا کر دیا تو چٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھرلیں گے اور ہم گوشت کھالیں گے۔''

نعیمان نے کہا:

''اور اگر میں نے ایسا کیا اور تم نے آپ کو بتا دیا جو میں نے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ پر ناراض ہونگے۔'' انہوں نے جواب دیا:

''نہیں، ہم ایسا نہیں کریں گے۔''

نعیمان اٹھے اور اونٹنی کی گردن پر ہاتھ پھیرنے لگے پھر اسے لے کر چل پڑے۔ راستے میں مقداد بن عمرو کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک گڑھا کھود رکھا تھا اور اس سے مٹی باہر نکال رہے تھے۔ مقداد سے کہا:

''مجھے اس گڑھے میں چھپالو، میرے بارے میں چپ رہنا۔ میرے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتانا، میں نے یہ کام کیا ہے''۔ چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا۔

جب دیہاتی آپ سے ملاقات کر کے باہر آیا اور اپنی اونٹنی نہ دیکھی تو زور سے چلانے لگا۔ اللہ کے نبی آواز سن کر باہر تشریف لائے اور پوچھا:

''یہ کس نے کیا ہے؟'' سب نے کہا:

''نعیمان نے!'' پوچھا:

''وہ کہاں ہے؟'' انہوں نے جواب دیا:

''یہیں کہیں ہے۔''

چنانچہ آپ نعیمان کی تلاش میں چل پڑے۔ جناب حمزہ اور دوسرے اصحاب آپ کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ آپ حضرت مقداد کے پاس آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقداد سے پوچھا:

''کیا تم نے نعیمان کو دیکھا ہے؟''

وہ خاموش رہے۔ آپ نے پھر پوچھا:

''مجھے بتاؤ وہ کہاں ہے؟'' عرض کی:

Marfat.com

''مجھے اس کا کوئی پتہ نہیں؟''

اور اپنے ہاتھ سے جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری بات جان گئے۔ فرمایا:

''اے اونٹنی کی جان کے دشمن! اس حرکت پر تجھے کس نے اکسایا؟'' عرض کی:

''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، مجھے جناب حمزہ اور ان کے اصحاب نے یہ کرنے کو تاکیداً کہا تھا کہ اس طرح کرو۔''

چنانچہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیہاتی کو اونٹنی بیچنے پر راضی کر لیا اور فرمایا:

''تمہیں اونٹنی کا گوشت مرغوب تھا لو کھاؤ اسے۔''

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعیمان کی اس حرکت کا ذکر کرتے تو ہنس دیتے یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہو جاتے۔

مسکراہٹ، تبسم، مسرت، جلال اور مزاح

حضرت عبداللہ بن حارث جزء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ نہ کسی کو مزاح کرنے والا دیکھا ہے اور نہ تبسم فرمانے والا۔ اگر طبع خوشگوار ہوتی تو بچوں سے بھی مزاح کرنے لگ جاتے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا:

''بلاشبہ میں مزاح کرتا ہوں، مگر صرف حق کہتا ہوں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

''ایک آدمی نے ان سے پوچھا، آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزاح فرمایا کرتے تھے؟'' جواب دیا:

''جی آپ مزاح فرمایا کرتے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: مجھے کوئی سواری دیجیے۔''

آپ نے فرمایا:

''میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کر سکتا ہوں۔'' وہ بولا:

Marfat.com

’’میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔‘‘ فرمایا:

’’بھئی! کیا اونٹ بچے جنتے ہیں؟ اونٹنیاں ہی تو اونٹ جنتی ہیں۔‘‘

ایک موقع پر آپ نے فرمایا:

’’جنت میں کوئی بڑھیا داخل نہیں ہوگی۔‘‘

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے نواسے حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو کھلانے کے لیے اپنی زبان مبارک باہر نکالتے۔ اس لیے کہ بچہ زبان کی سرخی دیکھتا ہے تو اس کی طرف دوڑ کر لپکتا ہے۔‘‘

جناب مجاہد سے روایت ہے:

’’آپ سیدہ عائشہ کے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ان کے پاس ایک بڑھیا بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟‘‘ عرض کی:

’’یہ میری خالہ ہیں‘‘ فرمایا:

’’بوڑھی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی۔‘‘

اس بات پر وہ عورت پریشان ہوگئی۔

پھر جب دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے تو سیدہ عائشہ نے آپ سے اس بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

’’بلاشبہ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن اس خلقت کے علاوہ نئی خلقت سے اٹھائے گا۔‘‘(1)

اسی طرح عکرمہ کی حدیث میں ہے:

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت مزاح فرماتے تھے۔‘‘(2)

ابوالورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مجھے سرخ رنگ کا پایا،‘‘ دیکھ کر فرمایا:

1۔ یعنی جوان کر کے اٹھائے گا۔ 2۔ آپ کا یہ مزاح صرف خوش طبعی کی حد تک ہوتا تھا۔

Marfat.com

"تو ابوالورد ہے۔" (1)

گویا آپ نے اپنے صحابی سے یہ بات مزاحاً فرمائی۔ جیسا کہ اس حدیث کی سند کے ایک راوی جبارہ نے کہا ہے۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی بات سے مسرت ہوتی تو آپ کا چہرہ ایسے دمکتا جیسے چاند چمکتا ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی زور سے ہنستے نہیں دیکھا کہ میں نے آپ کے حلق کے کوے دیکھ لیے ہوں، آپ صرف مسکراتے تھے۔"

حصین بن یزید کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔ آپ کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"آپ اتنے ہی ہنستے کہ کبھی سامنے کے دانت ظاہر ہو جاتے۔"

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے اپنے ماموں ہند سے آپ کے اوصاف کے بارے میں پوچھا" فرمایا:

"جب آپ حالت غضب میں ہوتے تو بات کرنے سے گریز کرتے اور منہ پھیر لیتے۔ اور جب طبیعت خوشگوار ہوتی تو نگاہیں پست رکھتے۔ آپ کا زیادہ ہنسنا وہ تبسم ہوتا جس میں آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو جاتے۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مجھے یمن بھیجا تو میرے پاس تین آدمی آئے۔ ان میں ایک بچے کے بارے میں جھگڑا تھا جو اس عورت کے شکم سے تھا جس سے تینوں نے ایک ہی

1۔ یعنی آپ نے اسے مزاحاً فرمایا تھا۔

Marfat.com

طہر میں جماع کیا تھا۔ ہر ایک دعویدار تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے(1)۔ میں نے ان کے درمیان قرعہ ڈالا جس کے نام قرعہ نکلا بچہ اس کے نام کر دیا۔

جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے اس فیصلے کا ذکر کیا تو آپ ہنسے یہاں تک کہ اپنے دونوں پاؤں زمین پر مارے، پھر فرمایا:

''تو نے ان کے درمیان اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔ بلاشبہ ان کے درمیان تیرے اس فیصلے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوا۔''

ابن جوزی نے الوفا میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ثابت نہیں اور اس حدیث میں کچھ راوی ایسے ہیں جو مجروح ہیں اور نہ ہی آپ سے تبسم فرمانے سے زیادہ کوئی بات صحیح ہے۔

کھلکھلا کر ہنسنا آپ سے صحیح طور پر ثابت ہے۔ یہ اس حدیث کے علاوہ اور(2) احادیث سے ثابت ہے۔

انہی احادیث میں ''آخر أهل الجنة دخولا'' والی حدیث ہے، اس میں ہے:

''جنتیوں میں سب سے آخر میں داخل ہونے والے جنتی سے کہا جائے گا،

کوئی تمنا، وہ اپنی تمنا پیش کرے گا۔ اسے کہا جائے گا:

''تجھے مل گیا جو تو نے تمنا کی'' اس پر وہ کہے گا:

''باری تعالیٰ! تو میرے ساتھ مزاح کرتا ہے، تو تو بادشاہ ہے''۔

چنانچہ یہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم ﷺ کو ایک بار کھلکھلا کر تبسم فرماتے دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو رہے تھے۔''

1۔ انہوں نے یہ دعویٰ بچے کے قتل کے بعد کیا۔

2۔ دیکھیے! سید احمد غماری کی ''شوارق الانوار المنیفة بظهور النواجذ الشریفة''

Marfat.com

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے ہنسے کہ آپ کی داڑیں مبارک دکھائی دیں۔''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غصے میں ہوتے تو آپ کے چہرے پر سیاہی سی پھیلی دکھائی دیتی۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ جب کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو یہ پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (1)

اور جب کوئی خوشگوار چیز دیکھتے تو یہ کہتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

گریہ اور غم

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لخت جگر جناب ابراہیم کو دیکھا ہے۔ آپ انہیں بلاتے اور اپنے ساتھ چمٹا لیتے۔ جب ان کا انتقال ہوا تو میں نے انہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پڑے ہیں۔ آپ اپنے غم کو چھپائے ہوئے ہیں۔ البتہ آپ کی آنکھیں اشکبار ہیں۔'' آپ نے فرمایا:

''آنکھیں اشکبار ہیں، دل غمگین ہے، مگر ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ ابراہیم بلاشبہ ہم تیری وفات پر غمزدہ ہیں۔''

خالد بن مسلمہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب زید بن حارثہ، غزوہ تبوک میں شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر گئے۔ ان کی بچی نے جیسے ہی آپ کو دیکھا تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ یوں رسول اللہ

1۔ سزاوار حمد ہے اللہ تعالیٰ ہر حال میں

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رونے لگ گئے۔ آپ کے ایک صحابی (1) نے عرض کی:

''یارسول اللہ! یہ کیا؟ آپ بھی رو رہے ہیں؟'' فرمایا:

''یہ ایک دوست کی دوسرے دوست سے محبت کا اظہار ہے۔''

گفتگو اور کلمات

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے اپنے ماموں ہند سے پوچھا، نانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز گفتگو کیسا تھا، وہ بیان فرمایئے! توانہوں نے جواباً فرمایا:

''آپ متواتر غمگین رہتے، ہمیشہ متفکر رہتے، طبیعت میں چین نہ تھا۔ بلاضرورت کسی سے بات نہ کرتے، زیادہ تر خاموش رہتے، جب گفتگو کرتے تو شروع و آخر تک پورا منہ کھول کر بات کرتے، جامع کلمات سے گفتگو کرتے، واضح اور صاف ہوتی۔ نہ ضرورت سے زیادہ اور نہ مقصود سے کم، گفتگو میں نہ کسی سے زیادتی کرتے اور نہ کسی کی اہانت، نعمت کی قدر کرتے خواہ وہ معمولی کیوں نہ ہوتی۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔ دنیا اور اس کے مال و متاع سے آپ کو کبھی غصہ نہ آتا۔ جب کسی کے حق میں زیادتی کی جاتی تو آپ کے سامنے پھر کسی کی مجال نہ ہوتی اور نہ کوئی دم مارتا حتیٰ کہ آپ اس کے لیے حق لے لیتے۔ جب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔ جب تعجب فرماتے تو ہاتھ الٹ دیتے۔ جب گفتگو فرماتے تو ہتھیلی کو حرکت دے کر ملاتے اور دائیں ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے پیٹ پر مارتے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی بات کرتے تو اسے تین بار دہراتے (2)۔ جب آپ کسی جماعت کے پاس آتے تو اسے تین بار سلام فرماتے۔''

1۔ یہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے جیسا کہ اس حدیث کی روایت ابن سعد کی ''الطبقات الکبریٰ''، 3/34'' میں وارد ہے۔

2۔ تاکہ بات اچھی طرح سنی اور سمجھی جاسکے۔

Marfat.com

امام زہری سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طرح لگاتار کلام نہیں کرتے تھے جیسے تم آپس میں کرتے ہو۔ بلکہ آپ اس طرح ٹھہر ٹھہر کر کلام فرماتے تھے کہ جو آپ سے سنتا تھا، اسے یاد کر لیتا تھا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں آخر میں یہ لفظ زائد ہیں:

''اگر کوئی شمار کرنے والا لفظ شمار کرتا تو وہ شمار کر لیتا۔''

اس روایت کو امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی و دیگر محدثین نے بھی روایت کیا ہے، مگر مصنف نے اسے مرسل (1) ذکر کیا ہے بلکہ جس سند سے یہ لائے ہیں وہ تو معضل بن جاتی ہے کیونکہ اس میں تابعی اور صحابی دونوں محذوف ہیں۔(2)

ظاہر ہے مقدم یہاں اتصال ہی ہے، کیونکہ واصل مثل پہاڑ کے ہوتا ہے۔(3)

ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ جب کوئی بات کہتے تو آپ کے چہرے پر تبسم نمایاں ہوتا۔''(4)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ بڑے خاموش طبع تھے۔ بہت خاموش رہتے۔''

چلنا اور متوجہ ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ جب چلتے تو ایسے لگتا جیسے لاٹھی ٹیک کر چل رہے ہوں''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں ہے:

''آپ جب چلتے تو جھک کر چلتے۔''(5)

1۔ وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کا نام مذکور نہ ہو۔

2۔ اور جس سند میں لگاتار دو راوی چھوٹ جائیں وہ معضل ہوتی ہے اور حکماً مردود ہوتی ہے۔

3۔ یعنی سلسلہ سند متصل ہو تو وہ پہاڑ کی مانند قوی ہوتا ہے۔

4۔ یہ آپ کے کمال اور جمال کے اظہار کا انداز تھا۔

5۔ یہ کہ چلنے میں بھی انکسار اور فروتنی سے کام لیتے تھے۔

Marfat.com

جناب انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت میں ہے:

''آپ جب چلتے تو ایسے چلتے گویا نشیب میں چل رہے ہوں۔''

ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''آپ جب چلتے تو ایسے چلتے گویا کسی نشیبی جگہ چل رہے ہوں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ جب چلتے تو پورے زور وقوت سے چلتے جس سے پتا چل جاتا کہ آپ نہ تو عاجز ہو کر چل رہے ہیں اور نہ سست رو ہو کر۔''

لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ایک دفعہ حاضر ہوئے۔ وہ اور ان کا مالک دونوں آپ کی تلاش میں تھے، لیکن آپ نہ ملے۔ ابھی کچھ وقت نہ ہوا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ آگے کو جھک کر چل رہے تھے۔''

ابوعنبر خولانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چلتے تو آگے کو ذرا زور دے کر چلتے۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ جب چلتے خوب زور دے کر چلتے، ایسے جیسے کسی بلندی سے نشیب کی طرف اتر رہے ہوں۔ آپ ایسی چال نہ میں نے پہلے کبھی دیکھی اور نہ بعد میں دیکھی۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آتے تو آپ کے پیچھے بیٹھتے۔''

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آپ کی رفتار کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

''جب آپ چلتے تو قدم زور سے اٹھاتے، انکساری کے ساتھ قدم بڑھاتے۔ ایسے لگتا جیسے

Marfat.com

کسی بلندی سے پستی کی طرف اتر رہے ہوں۔ جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے۔ نگاہ نیچی کیے ہوئے ہوتے۔ نظر آسمان کی طرف کرنے کی بہ نسبت زمین کی طرف زیادہ ہوتی۔ زیادہ گوشہ چشم سے دیکھتے تھے۔ چلتے وقت صحابہ کو آگے کر دیتے جس سے ملتے، اسے پہلے سلام کرتے''۔

''آپ جب باہر نکلتے تو اپنے صحابہ کو اپنے آگے رکھتے اور پشت فرشتوں کے لیے چھوڑ دیتے''۔(1)

جناب عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ جب گھر تشریف لاتے تو دروازے کے سامنے سے نہ آتے بلکہ اس کی ایک طرف سے آتے اور اہل خانہ کو بتا کر داخل ہوتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجروں کے دروازوں پر ادباً ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔''(2)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر اپنے قدم رکھتے تو پوری طرح جما کر رکھتے، کوئی جگہ خالی نہ چھوڑتے۔ آپ پوری طرح متوجہ ہوتے اور پوری طرح پشت کرتے۔''(3)

مجلس سے اٹھتے وقت کے کلمات

رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوتے اور مجلس سے اٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یہ

1۔ اس لیے کہ داعی کی یہی شان ہوتی ہے۔ یا اس لیے کہ آپ کمال تواضع کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ اپنے پیچھے کسی کو نہیں چھوڑتے تھے یا اس لیے کہ ان کے حال کا پتہ چلتا رہے۔

2۔ تاکہ اگر آپ آرام میں ہوں تو اس میں خلل نہ پڑے۔

3۔ یعنی اپنی پوری توجہ مبذول فرماتے، بے توجہی سے کام نہ لیتے۔

Marfat.com

کلمات ارشاد فرماتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ''(1)

جناب رافع سے مروی دوسری روایت میں یہ لفظ زائد ہیں:

''ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ جو کلمات ہیں، آپ نے نئے بیان فرمائے ہیں''

فرمایا:

''جی ہاں! یہ کلمات جبریل میرے پاس لایا ہے۔''

خوشبو سے لگاؤ اور استعمال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ہماری طرف تشریف لا رہے ہوتے تو ہم آپ کو آپ کی خوشبو کی مہک سے جان لیتے کہ آپ آ رہے ہیں۔''

حضرت انس سے ہی روایت ہے:

''میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کسی نے خوشبو پیش کی ہو اور آپ نے اسے رد فرمایا ہو۔''

حضرت انس سے ہی روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک خاص قسم کی خوشبو ''سکہ'' تھی جسے آپ بہت لگاتے تھے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا کی دو چیزوں کی میرے دل میں محبت ڈالی گئی ہے: عورت اور خوشبو''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ اپنے اصحاب کے پاس جائیں اور بدن

1۔ ''تو پاک ہے اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

Marfat.com

سے بدبو آرہی ہو۔ اور جب رات کا آخری پہر ہوتا تو آپ خوشبو لگاتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کئی خصائل تھے۔ جو کوئی بھی راستے میں چل رہا ہوتا، وہ خوشبو کی مہک سے جان لیتا کہ رسول اللہ بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''آپ اپنی ازواج مطہرات کے گھروں سے خوشبو منگاتے۔''(1)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ عود خوشبو پسند تھی۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو جو خوشبوئیں موجود ہوتیں، ان میں سب سے عمدہ خوشبو استعمال فرماتے۔''

جناب ابراہیم سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی خوشبو کی مہک سے پہچان لیے جاتے۔''

قمیص شریف اور پہنتے وقت کی دعا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کپڑوں میں سب سے پسندیدہ قمیض تھی۔''

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے جناب انس سے پوچھا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کونسا لباس زیادہ پسند اور بھلا لگتا تھا''؟ فرمایا:

1۔ اور ان میں جو پسند ہوتی یا آتی اسے استعمال فرمالیتے۔

Marfat.com

''حَبرہ''(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونی قمیض تھی جس کی آستین چھوٹی تھیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ زائد آئے ہیں:

''آستین چھوٹیں اور لمبائی میں بھی چھوٹی تھیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ ایک قمیص پہنتے جو ٹخنوں کے اوپر ہوتی۔ اس کی آستینیں برابر ہاتھوں کی انگلیوں کو ڈھانپ رہی ہوتیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قمیض کی آستین ہاتھوں کے گٹوں تک ہوتیں۔''

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ کی قمیض کی آستینیں کلائیوں سے نیچے ہوتی ہیں۔''

حضرت ابوکعب انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ کی قمیض کی آستینیں کشادہ ہوتی تھیں''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میرے والد گرامی جناب عمر نے نئی قمیض پہنی پھر چھری منگوائی اور فرمایا:

''میری آستین کو کھینچو۔ میری انگلیوں کے گرد گھیر کر اپنے ہاتھ میں لو پھر جو کپڑا بچے اسے کاٹ دو۔ سو میں نے دونوں جانب سے آستینیں کاٹ دیں۔ چنانچہ آستین کا منہ قریب قریب ایک دوسرے پر اوپر تھا۔

میں نے عرض کی:

''ابوجان! اگر آپ قینچی سے کٹواتے تو برابر ہوتیں۔'' فرمایا:

1۔ روئی اور کتان ملا ایک یمنی کپڑا۔

Marfat.com

''چھوڑو! میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسی آستینوں میں ہی دیکھا ہے۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے (1) خواہ چادر ہوتی یا قمیض ہوتی یا عمامہ ہوتا پھر یہ کلمات ارشاد فرماتے:

''اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِہٖ وَ خَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ'' (2)

دوسری روایت میں ہے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ كَسَوْتَنِیْ (3)

ایک راوی ابو نضرہ جناب ابو سعید سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے اصحاب جب آپس میں ایک دوسرے پر نیا کپڑا دیکھتے تو اسے یہ کہتے ہوئے مبارکباد دیتے:

''تُبْلِیْ، وَیُخْلِفُ اللّٰہُ لَكَ'' (4)

جناب قرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں بنو مزینہ کے وفد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کی۔ آپ اس وقت چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ میں نے اس کے اندر ہاتھ ڈال دیا۔ تو یوں میں نے ختم نبوت کو چھولیا۔''

عروہ بن عبداللہ بن قشیر کہتے ہیں:

''میں نے معاویہ بن قرہ اور ان کے والد کو کھلی چادر ہی پہنتے دیکھا ہے۔ وہ بٹن نہیں لگواتے

1۔ یعنی اظہار تشکر کے طور پر

2۔ ''اے الٰہی! حمد تجھے ہی سزاوار ہے، جیسے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا ایسے ہی میں تجھ سے اس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور اس کے مقصد کی بھلائی کا بھی، میں اس کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کے مقصد کے شر سے بھی''۔

3۔ ''الٰہی! تجھے ہی حمد سزاوار ہو جیسے تو نے مجھے یہ پہنایا ہے''۔

4۔ ''یہ بوسیدہ ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی جگہ تجھے اور نصیب کرے''۔

Marfat.com

تھے۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن اطہر پر دو کھردرے اور سخت کپڑے ہوتے۔ میں نے عرض کی:
"سرکار! آپ کے دو کپڑے کھردرے اور سخت ہیں ان سے ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ آپ کو بھاری لگتے ہوں گے۔"

حضرت عبداللہ بن حسن سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو کپڑے تھے جو بنو نجار کے ہاں بننے گئے۔ آپ کو ان کی اتنی خواہش تھی کہ بار بار ان کے پاس جاتے اور ان سے فرماتے:
بھئی! جلدی تیار کر کے ہمیں دو۔ ہم نے انہیں آراستہ کر کے دوستوں کے ہاں جانا ہے۔"(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آپ نے جب نیا کپڑا پہننا ہوتا تو جمعہ کے روز پہنتے۔"

جبہ شریف

حضرت اسماء بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سبز اونی چادر سے بنا جبہ تھا۔ جس کے گریبان پر ایرانی ریشم کے ٹکڑے لگے ہوئے تھے۔ اسی میں دشمن سے بھی ملتے تھے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ذی یزن نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک حلہ بھیجا جو تینتیس اونٹ کے بدلے میں خریدا گیا۔ آپ نے اسے صرف ایک مرتبہ پہنا۔"

حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں شام سے ایک جبہ اور دو موزے ہدیہ بھیجے گئے۔ آپ

1۔ یعنی کثرت سے اپنی پسندیدگی کا اظہار فرماتے۔

Marfat.com

نے موزوں کو اتنا پہنا کہ دونوں پھٹ گئے۔ چنانچہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ مذبوح جانور کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے، تاہم پھٹ گئے تھے۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے چل پڑا۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے دست مبارک دھلانے کے لیے اٹھا۔ اس وقت آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اس کی آستینیں تنگ تھیں۔ آپ نے نیچے سے ہاتھ نکالا اور جبے کو کندھے پر رکھ لیا پھر وضو فرمایا، اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔''

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ شامی جبہ پہنے ہوئے تھے۔ اس کی آستینیں تنگ تھیں۔''

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاشانہ اقدس سے باہر نکلے۔ اس وقت آپ پر سرخ رنگ کا کھلی آستینوں والا چغہ تھا۔''

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاندرات دیکھا۔ اس وقت آپ کے بدن پر سرخ چغہ تھا''۔

حضرت جابر سے ہی ایک دوسری سند سے یہ وارد ہے:

''چنانچہ کبھی میں آپ کی طرف دیکھتا اور کبھی چاند کی طرف، قسم بخدا! آپ چاند سے زیادہ حسین تھے۔''

تہبند اور چادر

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

Marfat.com

''ایک روز سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک پیوند لگی چادر اور موٹا کھردرا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اقدس نے انہی دو کپڑوں میں اپنے رفیق اعلیٰ کی طرف پرواز فرمائی تھی۔''

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت کاشانہ اقدس سے باہر نکلے اس وقت آپ سیاہ بالوں سے بنا ہوا کمبل اوڑھے ہوئے تھے۔''

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب عثمان بن عفان کو مکہ بھیجا (1)۔ ابان بن سعید نے انہیں پناہ دی۔ اس نے ان سے پوچھا:

''بھتیجے! بھئی میں تجھے بڑی خاکساری میں دیکھ رہا ہوں۔ تہبند ایسے باندھا کرو جیسے تیری قوم باندھتی ہے''۔ فرمایا:

''ہمارے صاحب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایسے ہی نصف پنڈلی تک تہبند باندھتے ہیں۔''

ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہبند آپ کی نصف پنڈلی تک ہوتا تھا۔ آپ کے تہبند کی جھالریں لٹک رہی ہوتی تھیں۔ نہ آپ نے انہیں کاٹا اور نہ بخیہ کیا۔''

ابوجری ہجیمی سے روایت ہے:

''وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے۔ اس وقت آپ اونی چادر کا تہبند باندھے ہوئے تھے جس کے کنارے پھیلے ہوئے تھے۔''

عبداللہ ہجیمی کی سلیمان یا سلیم بن جابر سے روایت میں آپ کی چادر کے بارے میں یہ بات بھی آئی ہے: فرمایا:

1۔ یہ صلح حدیبیہ کی موقع کی بات ہے جو چھ ہجری کو وقوع پذیر ہوئی۔

Marfat.com

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک چادر لپیٹے ہوئے تھے، جس کی جھالریں آپ کے قدموں میں پڑ رہی تھیں۔''

عکرمہ سے روایت ہے:

''میں نے حضرت ابن عباس کو دیکھا کہ آپ تہبند باندھے ہوئے ہیں۔ چادر کا اگلا کنارا پست اور پچھلا اونچا کیا ہوا تھا۔

میں نے پوچھا: یہ تہبند باندھنا کیسا ہے؟ فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یونہی تہبند باندھتے دیکھا ہے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یونہی تہبند باندھتے دیکھا ہے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ ہر عید کو یمنی منقش چادر اوڑھتے تھے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سرخ رنگ کی چادر تھی جسے آپ جمعہ اور عیدین کے موقع پر زیب بدن کرتے تھے۔''

حضرت جابر سے ہی روایت ہے:

''آپ جب تہبند باندھتے تو چادر کی ایک طرف بائیں ران پر رکھتے۔''

جناب عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں ایک بار مدینہ منورہ آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تہبند دیکھا جو آپ کی پنڈلی کے پٹھے کے نیچے تھا۔''

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''بنو سلیط کے ایک بزرگ نے انہیں بتایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک پریشانی کے سلسلے میں آیا تھا جو ہمیں زمانہ جاہلیت میں پیش آئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ

Marfat.com

آپ بیٹھے ہوئے ہیں۔ صحابہ کی جماعت آپ کے گرد دائرہ بنائے ہوئے ہے، اور آپ صحابہ کی جماعت سے گفتگو فرمارہے ہیں۔ اس وقت آپ نے کھردرا اونی تہبند باندھا ہوا تھا۔''

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تہبند کے طور پر باندھنے والی اپنی ایک چادر لی اور اسے جناب علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم پر ڈال دیا اور فرمایا:

یہ میرے اہل بیت اور میرے خواص ہیں''۔

(یہ مباہلہ کے موقع کی بات ہے)۔

چادر مبارک

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا۔ اس وقت آپ موٹے کناروں والی نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔''

حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کی لمبائی چار گز، عرض اڑھائی گز تھا۔ آپ کے پاس ایک سبز رنگ کا کپڑا تھا جسے آپ اس وقت زیب تن فرماتے جب وفد آپ کی خدمت میں آتے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک روز کھڑے ہوئے۔ مسجد کے وسط میں پہنچے ہی تھے کہ ایک اعرابی آپ کے پیچھے لگ گیا۔ اس نے پیچھے سے آپ کی چادر کھینچی۔ وہ موٹی کھردری چادر تھی جس سے آپ کی گردن سرخ ہوگئی۔''

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ دو کپڑے زیب تن فرمائے ہوئے تھے جو زعفران سے رنگے ہوئے تھے: ایک چادر اور دوسرا عمامہ''۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

Marfat.com

''''شاہ حبشہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف لکھا:

''میں نے آپ کی قوم کی ایک خاتون جناب ام حبیبہ بنت ابوسفیان آپ سے بیاہ دی۔ وہ آپ کے دین پر ہے۔ نیز میں نے آپ کے لیے ضرورت کے تحائف بھیجے ہیں: قمیض، پاجامہ، اون کا کوٹ اور دو خالص سیاہ موزے۔''(1)

بعدازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پہنا۔ وضو فرما کر ان پر مسح کرتے''۔

سلیمان کہتے ہیں: میں نے ہیثم سے پوچھا:

''یہ عطاف کیا ہے؟'' جواب دیا:

''اون کی بنی ہوئی چادر''۔

چغہ مبارک

اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت ہے:

''آپ نے ستائیس اونٹنیوں کے عوض ایک چغہ خریدا اور اسے زیب تن فرمایا۔''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر سرخ چغہ میں کوئی زلفوں والا حسین نہیں دیکھا۔''

حضرت براء سے روایت ہے:

''میں نے سرخ چغہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو آراستہ بالوں میں مزین اور خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک آپ کے کندھوں کے قریب تھے۔''

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بطحاء کی طرف حج کے دن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرخ جوڑے میں نکلے۔ وہ منظر مجھے اب بھی یاد ہے کہ میں پیچھے سے آپ کی پنڈلی مبارک کی درخشندگی کا نظارہ کر رہا تھا۔''

1۔ یہ ہجرت حبشہ کے موقع کی بات ہے۔

Marfat.com

چادریں مبارک

جناب قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون سا لباس سب سے زیادہ پسند اور بھلا لگتا تھا؟'' فرمایا:

''یمنی منقش چادر''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک اعرابی آپ کی خدمت میں آیا اور آپ سے سوال کرنے لگا۔ اس وقت آپ کے بدن پر ایک چادر تھی سو آپ نے اسے وہی دے دی''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ سیاہ چادر اوڑھی۔ دیکھ کر جناب عائشہ نے کہا:

یہ چادر آپ پر کتنی حسین لگ رہی ہے۔ آپ کی سفیدی کا اس کی سیاہی سے اور اس کی سیاہی کا آپ کی سفیدی سے امتزاج ہوگیا ہے۔''

جناب سلیم بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک روز دیکھا، اس وقت آپ چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اس کی جھالریں آپ کے قدمان مبارک پر پڑ رہی تھیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ آپ اسامہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کے بدن پر یمنی منقش چادر تھی''

دوسری روایت میں ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ چل رہا تھا۔ اس وقت آپ کے بدن پر سخت کناروں والی نجرانی چادر تھی۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرخ رنگ کی چادر تھی جسے آپ جمعہ اور عیدوں کے موقع پر زیب تن

Marfat.com

فرماتے تھے۔''

جناب عروہ بن زبیر سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ کپڑے جنہیں آپ پہن کر کسی وفد کے پاس جاتے تھے، سبز رنگ کے تھے۔ جن کی لمبائی چار گز اور چوڑائی کوئی دو گز ایک بالشت تھی۔ پھر یہ خلفاء کے ہاں رہے اور بوسیدہ ہو گئے۔ پھر انہوں نے ان کے نیچے اور کپڑے کا استر لگوایا اور انہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن پہنتے تھے۔''

عمامہ شریف

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔ اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔''

ایک روایت میں یہ لفظ زائد ہیں:

''اور آپ کے شانوں پر غبار تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھتے دیکھا۔''

ابو عبد السلام سے مروی ہے:

''میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ عمامہ شریف کیسے باندھتے تھے؟ فرمایا:

''آپ سر پر گول پیچدار عمامہ باندھتے تھے۔ اس کا شملہ پیچھے کی طرف ہوتا اور اس کا کنارہ دونوں شانوں کے درمیان لٹک رہا ہوتا۔''

Marfat.com

جناب جعفر بن محمد اپنے باپ اور دادا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ایک عمامہ باندھا جسے سحاب کہا جاتا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک روز اسے باندھ کر آپ کی خدمت میں آئے۔ آپ نے دیکھ کر فرمایا:

''یہ علی کو دیکھو! سحاب میں آئے ہیں۔''

رافضیوں نے اس میں تحریف کی، کہتے ہیں:

''علی سحاب کے سائے میں ہے۔''

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ جب عمامہ باندھتے تو اپنے عمامے کی ایک طرف دونوں شانوں کے درمیان لٹکاتے''

جناب نافع فرماتے ہیں:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یونہی کیا کرتے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا۔ اس وقت آپ قطری (1) عمامہ باندھے ہوئے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے فتح مکہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ کے سر انور پر اس وقت سیاہ عمامہ آراستہ تھا''

ٹوپی شریف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

1۔ مشہور شہر قطر کی طرف منسوب۔

Marfat.com

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرانور پر ایک دفعہ سفید شامی ٹوپی دیکھی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ سفر میں پھانس کی بنی ٹوپی اور حضر میں شامی ٹوپی پہنتے تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین ٹوپیاں ہوتی تھیں: سفید نگندی ٹوپی، یمنی منقش چادر کی ٹوپی اور شامی پھانس کی ٹوپی جسے آپ سفر میں پہنتے تھے۔ کبھی اسے سترہ کے طور پر بھی سامنے رکھ لیتے جب نماز پڑھتے۔''

حضرت عبداللہ بن سوید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ ایک آپ کی لمبی ٹوپی تھی۔ ایک ٹوپی تھی جس کے دو گوشے تھے جو کانوں پر لٹکتے تھے۔ ایک ٹوپی تھی جو سرانور کے ساتھ لپٹی ہوتی تھی۔''

پاجامہ شریف

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے ہجرت فرمانے سے پہلے مکہ آیا۔ میں نے آپ کے ہاتھ پاجامہ بیچا۔ آپ نے اس کا وزن کیا اور وزن سے زیادہ دیا۔''

حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں اور مخرمہ عبدی ہجر سے گندم لے کر مکہ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پاجامہ خریدا۔ وہاں ایک وزن کرنے والا تھا جو اجرت لے کر وزن کرتا تھا۔'' آپ نے فرمایا:

''جب تو وزن کرے تو پلڑے کو جھکا کر رکھنا۔''

اون کا استعمال

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے انمار کی اون سے جبہ سیا گیا۔ آپ نے اسے پہنا۔ کتنا بھلا کپڑا تھا۔ کتنا آپ پر بھلا لگا۔ آپ اسے اپنے ہاتھ سے دیکھنے لگ گئے اور فرمانے لگے:

''دیکھو! یہ کتنا حسین ہے۔''

صحابہ میں ایک دیہاتی تھا، اس نے عرض کی:

''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے مجھے ہبہ کر دیجئے''

آپ نے اسے اتارا اور اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔ پھر اسی جیسا اور جبہ بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ابھی وہ بنا ہی جارہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ اون کے بنے جبے میں نماز پڑھتے تھے۔ اس میں آپ نہ تہبند باندھتے اور نہ چادر لیتے تھے۔ اور ہر رکعت میں ہاتھ بلند فرماتے تھے۔''

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اون کے بنے جبے میں نماز پڑھائی جس کی آستینیں تنگ تھیں۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن اقدس پر اون کا بنا جبہ دیکھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون پہنا (1)۔ چمڑے کے جوتے بنائے۔ کھردرا سخت پہنا۔ کبھی بدمزہ بھی کھایا۔''

جناب انس رضی اللہ عنہ سے حضرت حسن کی روایت میں ہے:

''کسی نے حسن سے پوچھا: یہ بشع کیا ہوتا ہے؟ فرمایا:

''بدمزہ، سخت کھانا جو حلق سے پانی کے گھونٹ کے بغیر نہ اترے۔''

1۔ یعنی اون کے بنے کپڑے پہنے۔

Marfat.com

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ اون پہنتے تھے۔ پاپوش (جوتے) گانٹھتے تھے۔ قمیض کو پیوند لگاتے تھے۔ گدھے پر سواری کرتے اور فرماتے:

''جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون پہنتے، گدھے پر سواری فرماتے، بکریوں کو باندھتے اور ضعیف کی دعوت میں جاتے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''کئی مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کے جبے میں نماز پڑھائی۔ اس وقت آپ کے بدن پر کچھ نہ ہوتا''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اون سے سیاہ رنگ کی چادر بنائی۔ آپ نے اسے اوڑھا۔ مجھے وہ آپ پر بڑی بھلی لگی۔

جب اس میں آپ کو پسینہ آیا اور آپ نے اون کی بو محسوس کی تو اسے اتار دیا''۔

کتانی، اونی اور یمنی لباس

جناب محمد بن سیرین سے روایت ہے:

''ان کے پاس صلت بن راشد آئے۔ انہوں نے جبہ پہن رکھا تھا۔ نیچے تہبند باندھا ہوا تھا اور سر پر عمامہ تھا۔ تمام اون کے بنے ہوئے تھے۔ جناب محمد نے ان سے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا:

''میرے خیال میں نصاریٰ قوم اون پہنتی ہے اور کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اون پہنی ہے۔''

مجھے معتبر راوی نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتان، اون اور یمنی کپڑے پہنتے تھے اور

Marfat.com

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت اتباع کی زیادہ حقدار ہے"۔

انگوٹھی مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے دائیں دست اقدس میں انگوٹھی پہنتے تھے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جناب صلت بن عبداللہ نے فرمایا:

"میں نے آپ کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی دیکھی۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہی ذکر کیا کہ آپ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے:

"آپ اپنے دائیں دست اقدس میں انگوٹھی پہنتے تھے۔"

اور اسی طرح حضرت علی، ابوامامہ، عبداللہ بن جعفر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، اور یہ لفظ زائد ہیں:

"اور انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے۔" (1)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اور اس میں یہ زائد بیان کیا ہے:

"اور فرماتے: زیب وآرائش میں دائیں کا بائیں پر زیادہ حق ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے:

"اور آپ کی روح مبارک نے پرواز کی اس وقت آپ کی انگوٹھی آپ کے دائیں ہاتھ میں تھی۔"

جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی بات کئی طرق سے مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آپ کا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا بھی آیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے:

"پہلے آپ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے پھر بائیں ہاتھ میں پہننا شروع کر دی۔"

1۔ تاکہ دوسروں کے سامنے اس کا اظہار نہ ہو۔

Marfat.com

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:

''اور آپ کی انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا۔''

حضرت جعفر بن محمد کی اپنے والد محمد کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

''رسول اللہ ﷺ، جناب ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین رضی اللہ عنہم سب بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔''

حضرت ابوسعید خدری، ابن عمر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم کی حدیث میں ہے:

''آپ اپنی انگوٹھی کا نگینہ اپنے ہاتھ کے اندر (ہتھیلی) کی طرف رکھتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک دوسری سند سے روایت میں یہ بھی ہے:

''نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی کا نگینہ حبشہ کا تھا اور اس پر کلمہ لا إله إلا الله محمد رسول الله لکھا ہوا تھا۔ ایک سطر میں لا إله إلا الله، دوسری سطر میں محمد اور تیسری سطر میں رسول الله تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی انگشت میں ایک روز چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی انگوٹھیاں بنالیں اور پہننے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو آپ نے انگوٹھی پہننا چھوڑ دی اور پھر آپ کو دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی انگوٹھیاں پہننا چھوڑ دیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی پھر اسے پہنا اور فرمایا:

''اس نے تمہاری طرف سے میری توجہ ہٹا دی ہے۔ آج ہی دیکھو! ایک نظر اس کی طرف ہوتی ہے اور ایک تمہاری طرف''۔

پھر آپ نے اتار کر پھینک دی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ جب اسے پہنتے تو اس کا نگینہ

Marfat.com

ہتھیلی کی طرف رکھتے۔ صحابہ بھی ایسا کرنے لگے۔

پھر ایک روز آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے انگوٹھی اتار دی اور فرمایا:

میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا۔"

چنانچہ آپ نے انگوٹھی اتار کر پھینک دی۔ پھر فرمایا:

"واللہ! اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔"

یہ دیکھ کر صحابہ نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار پھینکیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہان عجم کو خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے چاندی کی مہر بنانے کا حکم دیا اور اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا۔"

حضرت ابن عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادۃً چاندی کی مہر بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا اور صحابہ سے فرمایا:

"میں نے ایک انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا ہے، سو تم میں سے کوئی اس کا سا نقش کندہ نہ کرائے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر تین سطروں پر مشتمل تھی: 1۔ محمد، 2۔ رسول، 3۔ اللہ"

جناب معیقیب سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لوہے کی تھی جس میں چاندی ملی گئی تھی۔ کبھی کبھار آپ کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ یہی معیقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کے نگران تھے۔"(1)

1۔ یعنی وہ انگوٹھی جو مہر کے طور پر استعمال ہوتی تھی، وہ ان کے پاس ہوتی تھی۔

Marfat.com

موزے شریف

جناب عامر سے روایت ہے:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا:

''آپ کے موزے کہاں سے آئے؟'' فرمایا:

''یہ آپ کو دحیہ کلبی نے ہدیہ کے طور پر پیش کیے تھے اور آپ نے اسے پہنا۔''

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''شاہ حبشہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک ہی رنگ کے دو سیاہ موزے تحفے میں بھیجے، جنہیں آپ پہنتے اور اس پر مسح فرماتے۔''

پاپوش شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دو پاپوش (جوتے) تھے جن کے تسمے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ کے دو پاپوش تھے جن کے دو تسمے تھے۔''

جناب تیمی سے روایت ہے:

''مجھے اس شخص نے بتایا جس نے آپ کے نعلین دیکھے تھے کہ آپ کی نعلین کے ایڑیوں کی طرف دو تسمے تھے۔''

جناب اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار میں آپ کے پاس نصف مہینہ قیام پذیر رہا۔ میں نے آپ کی پاپوش کے دو تسمے دیکھے اور دونوں کو ایک دوسرے کے مقابل دیکھا۔''

حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ٹانکے لگے نعلین میں نماز پڑھتے دیکھا۔''

Marfat.com

ایک اعرابی کہتا ہے:

''میں نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ اس وقت گائے (کی کھال) کے نعلین پہنے ہوئے تھے۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گائے کی کھال کے بنے ٹانکے لگے نعلین میں نماز پڑھتے دیکھا''۔

جناب عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدمان مبارک میں ٹانکے لگے دو نعلین دیکھے''۔

جناب یزید بن ابی زیاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعل کو دیکھا کہ اطراف سے باریک، آگے سے نوکدار اور باہر کی طرف ایڑھی تھی''۔

جناب عبید بن جریج سے روایت ہے، انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا:

(کیا بات ہے) میں دیکھتا ہوں کہ آپ (ہمیشہ) سبتیہ جوتا پہنتے ہیں۔ فرمایا:

''بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے کفش پہنتے دیکھا ہے جن پر بال نہ ہوتے تھے۔ ان میں وضو بھی فرماتے تھے، سو میں بھی یہی پاپوش پہننا پسند کرتا ہوں''۔

جناب عیسیٰ بن طہمان کہتے ہیں:

''ایک روز ہم جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہمیں دکھانے کے لیے صندوق سے دو پاپوش نکالے جن پر بال نہیں تھے۔ ان پر دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ جناب انس نے بعد میں فرمایا:

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاپوش مبارک ہیں''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین مبارک کے دو تسمے تھے، اور والد گرامی جناب عمر کے جوتوں

Marfat.com

کے بھی دو تسمے تھے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہنتے وقت پہلے دایاں پہنتے تھے پھر بایاں، اور اتارتے وقت پہلے بایاں پھر دایاں اتارتے تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے ہی مروی ہے، تاہم وہ یوں فرماتے ہیں:

''جب آپ جوتا اتارتے تو بایاں اتارتے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے آپ کو جوتے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا(1)۔ میں بھی جوتے پہن کر نماز پڑھتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے آپ کو دیکھا۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ نعلین میں نماز پڑھتے تھے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برہنہ پا بھی اور پاپوش پہن کر بھی نماز پڑھتے دیکھا۔ کبھی دائیں رخ فرماتے اور کبھی بائیں۔''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برہنہ پا بھی چلتے تھے اور پاپوش پہن کر بھی۔ کھڑے ہو کر بھی پیتے اور بیٹھ کر بھی۔ رسی کو کبھی دائیں جانب سے بٹتے تھے اور کبھی بائیں جانب سے اور کبھی سفر میں روزہ رکھ لیتے تھے اور کبھی چھوڑ دیتے تھے۔''

جناب ابومسلمہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت انس سے آپ کے نعلین میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا، فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نعلین میں نماز پڑھ لیتے تھے۔''

1۔ شاید موزے ہوں اور راوی نے اسے نعل سے تعبیر کر دیا ہو۔

Marfat.com

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کعبہ کے پاس دونوں حالتوں میں نماز پڑھائی، پاپوش پہن کر بھی اور برہنہ پا بھی۔“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے، لیکن انہوں نے کعبہ کے پاس کی قید نہیں لگائی۔ یعنی اسے ذکر نہیں کیا۔

کمان شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو سفر میں جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے کمان کا سہارا لیتے ہوئے۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید کے روز صحابہ کرام کو خطبہ ارشاد فرمایا، آپ اس وقت کمان یا لاٹھی پکڑے ہوئے تھے۔“(1)

نیزہ شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نیزہ تھا کہ عصا، اسے کبھی نماز کے وقت سترہ کے طور زمین پر گاڑھ دیا جاتا پھر آپ نماز پڑھتے۔“(2)

تلوار شریف

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا۔“

1۔ تاکہ اسلام کی شان وشوکت کا اظہار ہو۔

2۔ جب آپ کبھی کھلی جگہ یا صحرا میں نماز پڑھتے اور آگے سے کسی کے گزرنے کا اندیشہ ہوتا۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''ذوالفقار تلوار معرکہ بدر کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو غنیمت میں ملی اور اسے آپ نے معرکہ احد کے روز خواب میں دیکھا تھا۔''

جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار ذوالفقار ابوالعاص بن منبہ کی تھی جسے آپ نے خود معرکہ بدر میں کیفر کردار تک پہنچایا تھا۔''

جناب عامر سے روایت ہے:

''جناب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار باہر نکال کر ہمیں دکھائی۔ یہ تلوار منبہ بن حجاج سہمی کی تھی جسے آپ نے بدر کے روز اپنے لیے لے لیا تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار حنفی (1) تھی اور اس کا قبضہ چاندی کا بنا ہوا تھا''۔

جناب مزیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے ہاتھ میں جو تلوار تھی، اس پر سونے اور چاندی کے جڑاؤ کا کام تھا۔''

ایک راوی (2) طالب نے پوچھا، چاندی کا کیا کام تھا؟ فرمایا:

''تلوار کا قبضہ چاندی کا تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اسی طرح آیا ہے:

جناب مرزوق سے مروی ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تلوار ذوالفقار کو قلعی کرایا، اس کا دستہ چاندی کا تھا۔ اس کے وسط میں چاندی کے گولے تھے اور اس کی زنجیر میں چاندی کے حلقے تھے۔''

1۔ ایک قبیلہ بنو حنیفہ سے منسوب، یہ قبیلہ تلواریں بنانے میں مشہور تھا۔ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب اسی قبیلہ سے تھا۔
2۔ سند کے ایک راوی طالب بن حجیر

Marfat.com

جناب عامر سے روایت ہے:
''ایک روز شہزادہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار باہر نکال کر دکھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا قبضہ اور وہ دونوں حلقے جس میں تلوار حمائل تھی، چاندی کے تھے اور اب وہ پتلی پڑ گئی تھی۔''

خَود شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
''فتح مکہ کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر انور پر لوہے کا خود تھا۔''

جھنڈا اور پرچم

حضرت بریدہ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے:
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سیاہ اور پرچم سفید تھا۔''(1)
اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وارد ہے، اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں:
''آپ کا جھنڈا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر کا بنا ہوا تھا جس کے کجاوے جیسے نقش تھے۔''
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت میں ہے:
''اور آپ کا پرچم سفید تھا جس میں لا إله إلا الله محمد رسول الله لکھا ہوا تھا۔''
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:
''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنا پرچم باندھتے تو سفید باندھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم سفید تھا۔''

جھنڈا شریف

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

1۔ جھنڈے، علم (رایۃ) اور پرچم (لواء) میں فرق یہ ہے کہ علم جنگ کا شعار ہوتا ہے اور لواء قوم کا نشان ہوتا ہے۔

Marfat.com

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جھنڈے کے بارے میں لوگوں سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: آپ کا جھنڈا سیاہ مربع تھا جو نمرہ (1) کپڑے کا بنا ہوا تھا۔''

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا سیاہ تھا، اسے عقاب کہا جاتا تھا۔''

حضرت سماک بن حرب سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا پیلے رنگ کا تھا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے معرکہ بدر کے روز علمبردار تھے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بھی آپ کے علمبردار تھے۔ غزوہ بدر میں دونوں علمبردار تھے۔ تمام موقعوں پر مہاجرین کے علمبردار حضرت علی رضی اللہ عنہ اور انصار کے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہوتے تھے۔''

زرہ شریف

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ کی زرہ کا نام ذات الفضول تھا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک گھوڑا تھا اسے مرتجز کہا جاتا تھا۔ ایک خچر تھا اسے دلدل کہا جاتا تھا۔ ایک گدھا تھا اسے عفیر، ایک تلوار تھی اسے ذوالفقار، ایک زرہ تھی اسے ذات الفضول اور ایک اونٹنی تھی، اسے قصویٰ کہا جاتا تھا۔''

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے احد کے روز اوپر نیچے دو زرہیں پہنیں۔''

جناب عامر فرماتے ہیں:

''شہزادہ حسین بن علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آپ کی زرہ شریف باہر نکال کر لائے۔ کیا دیکھتا

1۔ ایک قسم کا کپڑا جس میں سفید اور سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں، جسے دیہاتی پہنتے تھے۔

Marfat.com

ہوں کہ پتلی یمنی زرہ ہے جس کے دو حلقے تھے۔ جب اسے دونوں حلقوں کے ساتھ لٹکایا جاتا تو وہ سکڑ جاتی اور جب اسے کھلا چھوڑا جاتا تو وہ زمین کو چھوتی۔''

جعفر بن محمد سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ کے موڑنے کی جگہ چاندی کے دو حصے تھے اور اس کی پشت میں بھی چاندی کے دو حلقے تھے۔ میں نے اسے پہنا تو وہ زمین پر پڑ رہی تھی۔''

خیمہ شریف

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ چمڑے کے چھوٹے خیمہ میں فروکش تھے، کوئی چالیس کے قریب اپنے احباب کے ساتھ۔''

جناب یعلی بن امیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے اس خیمہ میں اپنا سر اندر کیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ پر وحی نازل ہوئی تھی۔ سو آپ نیند فرما رہے تھے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک روز آپ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس دوران آپ نے چمڑے کے بنے چھوٹے خیمے کے ساتھ اپنی پشت ٹکائے رکھی۔''

حجۃ الوداع کی حدیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بالوں سے خیمہ بنانے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپ کے حکم پر نمرہ کپڑے کا خیمہ بنایا گیا۔''

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چمڑے سے بنے خیمہ میں دیکھا۔''

Marfat.com

گھوڑا شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''عورت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھوڑے سے زیادہ کوئی پسندیدہ چیز نہیں تھی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''گھوڑوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشقر، ارثم، اقرح اور دائیں پہلو سے محجل سب سے زیادہ پسند تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور گھوڑا تھا اسے مرتجز کہا جاتا تھا۔''

ایسی ہی ایک روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی وارد ہے اور اس روایت میں سے یہ لفظ زائد ہیں۔

''آپ کے سفید خچر کا نام دلدل تھا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سو پالتو اونٹ اور دو گھوڑے تھے۔ ان میں ایک پر مقداد بن اسود سوار تھے اور دوسرے پر مصعب بن عمیر اور سہیل بن حنیف سوار تھے رضی اللہ عنہم۔

آپ کے اصحاب راستے میں اونٹوں کا باری باری استعمال کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرثد بن ابی مرثد رضی اللہ عنہ جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے حلیف تھے، باری باری اونٹ پر سواری فرماتے۔''

نیزہ شریف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک نیزہ تھا جو آپ کے لیے زمین میں گاڑھا جاتا۔ آپ کے سامنے رکھا جاتا۔ آپ

Marfat.com

اسے سترہ بنا کر نماز پڑھتے۔ صحابہ کرام آپ کے پیچھے ہوتے۔ یہ عمل آپ کے سفر کے دوران کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ امراء نیزہ اپنے پاس رکھتے تھے۔''

نجدہ حروری نے کسی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا اور پوچھا:

''آیا آپ کے سامنے نیزہ لے کر چلا گیا ہے؟ فرمایا:

''ہاں! جب آپ حنین سے واپس آرہے تھے۔''

چھڑی مبارک

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور کی شاخیں پسند فرماتے تھے۔ آپ کے دست اقدس میں کوئی ایک شاخ ضرور ہوتی تھی۔ ایک روز آپ مسجد (نبوی) میں تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی۔ آپ نے قبلہ کی جانب ناک کی رینٹھ دیکھی۔ آپ نے اسے کھجور کی اسی شاخ سے کھرچ دیا۔''

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے تھے تو آپ کے پاس ایک گز کا چھوٹا سا عصا ہوتا تھا۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک روز آپ بقیع غرقد تشریف لے گئے۔ آپ وہاں بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس چھوٹا عصا تھا۔ آپ نے سر جھکایا اور اس سے زمین کریدنے لگے۔''

کرسی مبارک

حضرت ابورفاعہ عدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک بار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا آپ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ منبر سے نیچے اترے۔ پھر حضرت ابوبکر جا کر ایک کرسی لے آئے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے لوہے کے چار پائے تھے۔''

Marfat.com

ابورفاعہ سے ہی ایک اور روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے"۔

زین مبارک

حضرت ابوعبدالرحمٰن فہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"میں غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک تھا۔ شدید گرمی کا دن تھا۔ آپ نے فرمایا:

"بلال! میرے گھوڑے پر زین رکھو"

چنانچہ جناب بلال نے اون کی بنی باریک سی زین نکالی۔ اس میں نہ اکڑاہٹ تھی اور نہ اتراہٹ۔"

خچر شریف

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ معرکہ حنین میں شریک ہوا۔ اس وقت آپ کے ساتھ میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ہی تھے۔ آپ اپنے ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ جسے آپ کو فروہ بن نفاثہ نے ہدیہ کے طور پر آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"غزوہ حنین کا دن تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اے گروہ انصار!" انہوں نے عرض کی:

"لبیک یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپ کے ساتھ ہیں"۔

آپ اس وقت سفید بغل (خچر) پر سوار تھے۔ آپ نیچے اترے اور فرمایا:

أنا عبداللہ و رسولہ (میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

مشرکین ہار گئے ہیں۔"

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''شاہ حبشہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک خچر ہدیے کے طور پر بھیجا۔ آپ اس پر سواری فرماتے تھے۔ اس کے لیے ایک لگن بھیجتے جس سے وہ پانی پیتا۔''

گدھا شریف

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ایک گدھے پر سوار ہوا جسے عفیر کہا جاتا تھا۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے ایک گدھے پر سوار ہوتا تھا جسے عفیر کہا جاتا تھا۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر کاشانہ اقدس سے باہر نکلے، اسے یعفور کہا جاتا تھا۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گدھے کا نام عفیر تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خیبر میں ایک گدھے پر سوار دیکھا۔ اس پر کھجور کے پتوں کا بنا ہوا پالان تھا اور منہ میں کھجور کے ریشوں سے بنی ہوئی لگام تھی۔''

اونٹنی شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ کی اونٹنی کو عضباء کہا جاتا تھا۔ وہ دوڑ میں پیچھے رہ جاتی تھی۔ ایک دن ایک اعرابی جواں اونٹ پر سوار ہو کر آیا۔ وہ دوڑ میں آگے نکل گیا۔ یہ بات مسلمانوں پر گراں گزری۔ بولے: ''عضباء''(1) پیچھے رہ گئی ہے۔ آپ نے سن کر فرمایا:

1۔ امام زبیدی نے اتحاف السادۃ المتقین: ۸/۸۸ میں اس حدیث کی تخریج ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے یہ اعرابی حضرت جبریل تھے اور یہ کوئی عجیب اور انہونی بات نہیں۔ کیونکہ جبریل صحابہ کی تعلیم کیلئے انسانی پیکر میں آتے رہتے تھے۔

Marfat.com

''ذات الٰہی سے یہ ثابت ہے کہ (وہ چاہے تو) دنیا میں کسی چیز کو بھی بلند نہ کرے، ہمیشہ صرف پست رکھے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں قصوا نامی اونٹنی پر سوار ہو کر داخل ہوئے۔''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سرخ رنگ کے اونٹ پر بیٹھا تھا''۔

جناب ہرماس بن زیاد باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی عضبا اونٹی پر سوار کر منیٰ میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔''

جناب عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کی طرف نکلے۔ جناب عثمان کو اپنی صاحبزادی کی تیارداری کیلئے چھوڑا وہ ان دنوں بیمار تھیں۔ اور اسامہ کو پیچھے چھوڑا۔ اچانک کیا ہوتا تھا کہ وہ اللہ اکبر کی گونج سنتے ہیں۔ چنانچہ زید بن حارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی جدعا پر سوار ہو کر آئے اور بتا رہے تھے: فلاں مارا گیا، فلاں کو قید کر لیا گیا۔ وہ جناب عثمان کے پاس بھی آئے اور انہیں خبر دی۔''

جنگ میں شعار

حضرت سلمٰی بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک جنگ میں شعار (نعرہ) أمت أمت (1) تھا۔''

حضرت زید بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شعار یا منصور امت (2) ہوتا تھا۔''

1۔ یہ امانۃ سے امر کا صیغہ ہے جس کا معنیٰ ہے: دشمن کو زیر کر دے، دشمن کو مار دے۔

2۔ یعنی اے فتح و نصرت فرمانے والے! انہیں زیر و زبر کر دے۔

Marfat.com

بنومزینہ یا جہینہ کے ایک آدمی سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم کو اپنے شعار میں یہ کہتے سنا: یا حرام

''جواب میں آپ نے فرمایا: یا حلال''

جناب ابواسحاق سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب طلحہ کے زیر سرکردگی دس افراد پر مشتمل سریہ بھیجا اور فرمایا: تمہارا شعار یا ''عشرۃ'' ہوگا۔''

مہلب بن ابی صفرہ اس شخص (1) سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

''دشمن نے اچانک تم پر حملہ کر دیا ہے۔ اس وقت تمہارا شعار حم لا ینصرون (2) ہوگا''

بستر مبارک

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچھونا جس پر آپ آرام اور نیند فرماتے تھے، چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''ایک دن میرے پاس انصار کی ایک عورت آئی۔ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہرا کیا ہوا بستر دیکھا۔ وہ واپس گئی اور میرے پاس ایک بستر بھیجا جس میں اون بھری ہوئی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا:

''یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی:

''فلاں انصاری عورت میرے پاس آئی تھی۔ اس نے آپ کا بستر دیکھا تو وہ گھر گئی اور میرے پاس یہ بستر بھیج دیا۔ فرمایا:

1۔ یہ تمام کے تمام عادل نہیں، ان کے نام میں ابہام سے روایت مجروح نہیں ہوتی۔

2۔ یعنی یہ فتحیاب نہ ہوں۔

Marfat.com

''اسے واپس لوٹا دو''

''میں نے اسے واپس نہ لوٹایا۔ مجھے بھلا لگا، دل چاہا کہ یہ میرے گھر میں ہو۔ فرماتی ہیں:

آپ نے مجھے یہ تین بار فرمایا:

''عائشہ: اسے واپس کر دو۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو اللہ تعالیٰ سونے اور چاندی کے پہاڑ میرے لیے جاری کر دے۔''

فرماتی ہیں:

''یہ سن کر میں نے وہ بستر واپس کر دیا۔''

حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر اتنا ہی تھا جتنا کسی انسان کے لیے اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے۔ سجدہ و نماز کی جگہ آپ کے سرہانے ہوتی تھی۔''

ربیع بن زیاد حارثی فرماتے ہیں:

''میں وفد عراق کے ساتھ جناب امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ہم میں سے ہر آدمی کے لیے ایک ایک عبا دینے کا حکم دیا۔ جناب حفصہ نے آپ کی طرف پیغام بھیجا اور عرض کی:

''امیر المومنین! آپ کے پاس عراق کے برگزیدہ اور معزز حضرات آئے ہیں، ان کی تکریم احسن انداز میں فرمائیے!'' فرمایا:

''حفصہ! میں انہیں اس سے زیادہ نہیں دے سکتا۔ مجھے نرم ترین بستر کے بارے میں بتاؤ جو تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بچھایا ہو، عمدہ کھانے کے بارے میں بتاؤ جو آپ نے تیرے ہاں کھایا ہو؟'' جواب دیا:

ہمارے پاس اس اون سے بنی ہوئی چادر تھی جو ہمیں غزوہ خیبر میں ملی۔ میں رات کو اسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بچھا دیتی تھی اور آپ اسی میں نیند فرماتے تھے۔

ایک رات میں نے اسے چادر تہہ کر کے بچھا دیا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے پوچھا:

Marfat.com

''حفصہ! پچھلی رات میرا بستر کیا تھا؟'' میں نے عرض کی:

''ہر رات والا بستر تھا، صرف یہ کہ میں نے رات کو اسے چار تہہ کر کے بچھایا تھا''۔ فرمایا:

''حفصہ! اسے پہلی طرح ہی بچھایا کرو کیونکہ اس کی ہمواری پچھلی رات نماز کے لیے اٹھنے میں مانع رہی ہے''۔ عرض کی:

ہمارے پاس سلت (1) جو کا ایک صاع تھا۔ ایک روز میں نے انہیں چھانا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے پیسا۔ اور ہمارے ایک برتن میں گھی تھا وہ میں نے ان پر انڈیل دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے ہی لگے تھے کہ جناب درداء اندر داخل ہوئے اور عرض کی:

''سرکار! یہ تو بہت تھوڑا گھی ہے، ہمارے پاس گھی کا کنستر ہے''۔

چنانچہ ابو درداء گئے اور آپ کے لیے گھی بھیجا۔ پھر اسے ڈالا گیا اور آپ نے تناول فرمایا۔

حفصہ فرماتی ہیں:

''یہ تھا م نرم ترین بستر جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بچھایا اور عمدہ ترین کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا''۔

جناب عمر کی آنکھیں آنسوؤں سے چھلک پڑیں۔ روتے ہوئے فرمایا:

''واللہ! میں عبا سے زیادہ کچھ نہیں دے سکتا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھانا یہ ہو اور بستر یہ ہو۔

لحاف شریف

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی لحاف میں ہوتے تھے''۔

انہی سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر جب نماز پڑھتے تو لحاف کی ایک طرف آپ پر ہوتی اور دوسری جناب عائشہ پر۔ یوں آپ نماز پڑھتے تھے''۔

1۔ ایک قسم کا جو جس کا چھلکا نہیں ہوتا۔

Marfat.com

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''مجھے ایک روز سردی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کام کے لیے بھیجا۔ میں واپس آیا تو دیکھا کہ آپ کے ساتھ لحاف میں ایک زوجہ تھیں تو آپ نے مجھے بھی لحاف کے اندر کر لیا۔''(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زرد رنگ کا لحاف تھا جو آپ کی ازواج مطہرات میں گھومتا رہتا تھا۔''

ایک روایت میں یہ لفظ زائد ہیں جو آپ کے اس ارشاد کے بارے میں وارد ہے:

''حبب إلیّ النساء والطیب''

''اس میں ہے: بسا اوقات پانی کے قطرے ڈالے جاتے تاکہ مہک ہلکی ہو جائے۔''(2)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آپ زعفران سے رنگے دو کپڑے اوڑھے ہوئے تھے: چادر اور عمامہ۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''میں جناب میمونہ کے پاس ٹھہرا، وہ میری خالہ تھیں۔ وہ ان دنوں نماز نہیں پڑھتی تھیں (3)۔ آپ ایک چادر لائیں۔ اسے چارپائی پر ڈالا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بچھا دیا۔ پھر ایک سرہانہ لائیں اسے بستر کے سرہانے رکھ دیا۔ پھر ایک اور سرخ چادر لائیں اسے بھی بستر کے سرہانے رکھ دیا۔ پھر وہ لیٹ گئیں اور اپنے اوپر چادر دراز کر لی۔ اپنے پہلو میں ایک بچھونا میرے لیے بچھا دیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ سرہانے پر سر ٹیک لیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ نماز عشا آپ ادا فرما چکے تھے۔ چنانچہ آپ بستر پر تشریف لائے۔ بستر کے سرہانے سے چادر اٹھائی اور اسے باندھ لیا۔ اپنے دونوں کپڑے

1۔ یہ ان کی خالہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ یہ اس وقت قریب البلوغ تھے یا بہت بچے تھے۔

2۔ کیونکہ آپ تیز خوشبو پسند نہ فرماتے تھے۔ 3۔ یہ آپ کی ایام ماہواری سے کنایہ ہے۔

Marfat.com

اتارے اور انہیں ایک کھونٹی سے لٹکا دیا۔ پھر ان کے ساتھ ہی لحاف میں آ گئے۔

جب رات کا آخری پہر ہوا آپ اٹھ کر ایک لٹکے مشکیزے کی طرف گئے اور اس کا منہ کھولا اور وضو فرمایا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اٹھوں اور آپ پر پانی انڈیلوں۔ پھر میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ خیال کریں کہ میں جاگ رہا ہوں۔

آپ بستر پر آئے، اپنے کپڑے لیے، چادر اتاری، پھر آپ مسجد میں چلے گئے اور نماز (تہجد) پڑھنے لگے۔ میں بھی اٹھا، وضو کیا۔ پھر مسجد میں آیا اور آپ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پیچھے سے مجھے اپنے ہاتھ سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کیا۔ آپ نے تیرہ رکعات نماز پڑھی۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپ بیٹھ گئے میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور اپنے رخسار کو میرے رخسار کے ساتھ لگا لیا۔ یہاں تک کہ میں نے سونے والے کی طرح سانس لیتے سنا۔

پھر جناب بلال آئے اور عرض کی:

نماز یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

پھر آپ نماز کے لیے اٹھے اور مصلیٰ پر آئے۔ دو رکعت نماز پڑھی۔ جناب بلال نے اقامت کہی"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"جب ایک سال نصف شعبان کی رات آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری چادر سے نکل کر چپکے سے باہر چلے گئے۔ راوی کہتے ہیں:

واللہ! جناب عائشہ کی چادر نہ تو ریشم کی تھی، نہ روئی اور نہ اون کی۔

ہم نے عرض کی: سبحان اللہ! پھر یہ کس چیز کی تھی؟ جواب دیا:

"اس کا تانا بالوں کا اور اس کا بانا اونٹ کی اون کا تھا۔"

کمبل شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

Marfat.com

''جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دفن کیا گیا تو آپ کے جسد اقدس اور لحد کے درمیان ایک سفید کمبل بچھایا گیا جو بعلبک کا بنا ہوا تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسیدہ کجاوے پر حج فرمایا اور ایک کمبل تھا جس کی قیمت چار درہم بھی نہ تھی۔''

ابو سلمیٰ سے، وہ زینب سے، وہ اپنی ماں سے، فرماتی ہیں:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چادر میں سوتی تھی۔''

تکیہ/سرہانہ شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے، آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

''ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بالکونی پر تشریف فرما تھے، دروازے پر آپ کا نوجوان خادم تھا۔ میں نے عرض کی:

مجھے اندر آنے کی اجازت ہے''۔

کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ پہلوؤں میں اس کے نشان پڑے ہوئے ہیں اور دیکھتا ہوں کہ سر انور کے نیچے چمڑے کا بنا تکیہ ہے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چمڑے سے بنے تکیے سے ٹیک لگاتے تھے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی''۔

Marfat.com

چار پائی شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں:

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ اس وقت جناب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسی سے بنی چار پائی پر تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کے پہلوؤں اور بان کے درمیان کوئی شے نہ تھی۔ حالانکہ آپ لوگوں میں سب سے زیادہ نازک اور نرم اندام تھے۔ آپ ایک طرف تشریف فرما تھے۔ رسیوں کے نشان آپ کے اندر تک تھے۔''

جناب عمر دیکھ کر رو دیئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا:

''عمر! روئے کیوں ہو؟'' عرض کی:

''واللہ! میں اس لیے نہیں رویا کہ میں یہ سمجھنے لگا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ہاں قیصر و کسریٰ سے زیادہ معزز نہیں۔ میں تو اس لیے رویا ہوں کہ سوچتا ہوں کہ وہ دنیا میں جیسا رہیں، عیش میں رہیں اور آپ یا رسول اللہ! اس حال میں جو میں دیکھ رہا ہوں۔'' فرمایا:

''عمر! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت کا سامان ہو اور ان کے لیے دنیا کا عیش'' عرض کی:

''کیوں نہیں؟'' فرمایا:

''پھر یونہی ٹھیک ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ (سن) کی رسی کی بٹی ہوئی چار پائی پر تشریف فرما تھے۔''

عمرو بن مہاجر سے روایت ہے:

''جناب عمر بن عبدالعزیز کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استعمال کے کچھ تبرکات تھے جنہیں وہ ہر روز دیکھتے تھے۔''

Marfat.com

کئی دفعہ قریش آپ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ انہیں آپ ان تبرکات کے کمرے میں لے جاتے اور آپ کے تبرکات دکھاتے۔ فرماتے:

''یہ ان عظیم ہستی کی (1) میراث ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تم سب میں سب سے زیادہ مکرم اور معزز بنایا''۔

یہ تبرکات رسی سے بنی ہوئی چارپائی، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ، لگن اور پیالہ اور جرمقانی چادر (2)، چکی، ترکش جس میں تیر تھے، چادر جس پر آپ کے سرانور کا نشان تھا۔''

ایک آدمی بیمار ہوا۔ لوگوں نے چاہا کہ آپ کی اس چادر کا دھون کان میں ڈالا جائے۔ چنانچہ جناب عمر کے پاس اس بات کا ذکر کیا گیا۔ ان کے حکم پر مریض کے کان میں دھون ڈالا گیا اور وہ تندرست ہو گیا۔''

بوریا/ چٹائی/ گدا شریف

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے لیے چٹائی کی ایک طرف بچھا لیتے اور اس پر دو رکعت (سنت) پڑھتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چٹائی پر نماز پڑھی۔''

ایک روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں: اور ''اس پر سجدہ کیا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب ام سلیم (3) کے گھر میں اندر آتے تو وہ آپ کے لیے چھوٹی چٹائی

1۔ یعنی ترکہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے وصال کے بعد چھوڑا۔ کیونکہ نبی میراث نہیں چھوڑتے۔

2۔ جرامقہ سے منسوب، ایک عجمی قوم جو موصل میں آباد تھی۔

3۔ حضرت انس بن مالک کی والدہ مکرمہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

بچھاتیں اور آپ اس پر نماز پڑھتے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''ہمارے پاس ایک چٹائی تھی جسے ہم دن میں بیٹھنے کے لیے بچھا لیتے اور رات کے وقت اسے اور طرح سے استعمال کر لیتے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت چٹائی استعمال فرماتے، اس پر نماز پڑھتے۔ دن کے وقت اسے بچھا لیا جاتا اور لوگ اس پر بیٹھتے۔''

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔ یہ رنگی ہوئی پوستین کی بنی تھی۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوریے پر سوتے تھے اور آپ کے پہلوؤں میں اس کے نشان ہوتے تھے۔ میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! آپ ہمیں اجازت دیں ہم اس سے نرم گدا آپ کے نیچے بچھا دیں۔'' فرمایا:
''میرا دنیا سے کیا تعلق، میری اور دنیا کی مثال اس مسافر کی سی ہے جو کسی گرم دن چلا۔ ایک درخت کے نیچے قیلولہ کیا پھر چل پڑا اور اس جگہ کو چھوڑ دیا۔''

تلاوت اور سونے سے پہلے معمول

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک نہ سوتے تھے جب تک سورۂ الم سجدہ اور ملک پڑھ نہ لیتے۔''

ایک روایت میں ہے:

''ان دو سورتوں کی قرآن مجید کی تمام سورتوں پر ساٹھ درجے زیادہ فضیلت ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لیٹنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

''اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ وَجْھِیْ وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ آمَنْتُ بِکِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ وَنَبِیِّكَ الْمُرْسَلِ''(1)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر جانے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا فرمایا کرتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَآوَانِیْ وَأَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَمَنَّ عَلَیَّ فَأَفْضَلَ وَأَعْطَانِیْ فَأَجْزَلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ(2)

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِكَ کُلِّ شَیْءٍ وَاِلٰہِ کُلِّ شَیْءٍ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ''(3)

حضرت عرباض رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات (4) پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے:

''ان میں ایک آیت ہے جو ہزار آیات سے افضل ہے۔''(5)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے، انہیں ملاتے، پھر انہیں پورے بدن پر پھیرتے اور اس کے بعد معوذات (6) پڑھتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے پوچھا:

100۔ ''الٰہی! میں نے تیرے ہی سامنے خود کو جھکایا، تیری ہی طرف اپنا رخ کیا، تیرے ہی اپنا معاملہ سپرد کیا، میں تیری نازل کردہ کتاب پر ایمان لایا اور تیرے فرستادہ نبی پر''۔

101۔ ''تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے کفایت کی، مجھے پناہ دی، مجھ کھلایا، مجھے پلایا، مجھ پر بہترین احسان کیا مجھے بہت عطا کیا۔ سو ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کو حمد سزاوار ہے''۔

102۔ ''الٰہی! اے ہر چیز کے رب، ہر چیز کے مالک، ہر چیز کے معبود! میں ہر چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

103۔ یعنی وہ آیات طیبات جو سبحان سے شروع ہوتی ہیں۔

104۔ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

105۔ یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

Marfat.com

''علی! سوتے وقت کیا پڑھتے ہو؟'' عرض کی:

''وہی دعا کرتا ہوں جو اللہ کے رسول کرتے ہیں۔'' پوچھا:

''وہ کون سی دعا ہے؟'' عرض کی:

میں یہ دعا کرتا ہوں:

''اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْبَدِیْعُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ غَیْرُ الْغَافِلِ، خَلَقْتَ کُلَّ شَیْءٍ لَا شَرِیْکَ لَکَ وَعَلِمْتَ کُلَّ شَیْءٍ مِنْ غَیْرِ تَعْلِیْمٍ، اغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ''(1)

اس پر آپ نے فرمایا:

''بنو ہاشم! علی بن ابی طالب کی دعا کو سیکھ لو۔''

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر اس کا تکیہ بنا لیتے اور یہ دعا کرتے:

''اَللّٰھُمَّ قِنِیْ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ''(2)

حضرت عبداللہ سے روایت ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سونے کے لیے لیٹتے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے اور دعا کرتے:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَکَ''(3)

الوزہیر انماری فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لیٹنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَاخْسَئْ شَیْطَانِیْ، وَفُکَّ رِھَانِیْ، وَثَقِّلْ مِیْزَانِیْ وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ

1۔ ''الٰہی! تو بدیع، قائم، دائم ہے، غافل نہیں، ہر چیز تو نے پیدا کی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ تجھے کسی نے نہیں سکھایا۔ مجھے معاف فرما دے تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا''۔

2۔ ''الٰہی! مجھے اس دن کے عذاب سے بچا جس دن تو اپنے بندوں کو زندہ کر کے اٹھائے گا''۔

3۔ ''الٰہی! مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچانا جب تو حشر سے اپنے بندوں کو جمع کرے گا''۔

Marfat.com

الْاَعْلٰی"(1)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیٹتے وقت یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْکَرِیْمِ وَ بِکَلِمٰتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَا صِیَتِہٖ، اَللّٰھُمَّ أَنْتَ تَکْشِفُ الْمَآثَمَ وَالْمَغْرَمَ، اَللّٰھُمَّ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا تُخْلِفُ وَعْدَكَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ"(2)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لیٹتے تو آپ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ أَنْ تَدْعُوَ عَلٰی رَحِمٍ قَطَعْتُھَا، وَأَسْئَلُكَ غِنَی النَّفْسِ وَ الْمَوَالِی(3)

پھر آپ یہ کہتے:

وَضَعْتُ جَنْبِیْ لِلّٰہِ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِذَنْبِیْ، رَبِّ إِنْ قَبَضْتَ نَفْسِیْ، فَاغْفِرْ لَھَا وَارْحَمْھَا، وَإِنْ تَرَکْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَاسْتُرْھَا، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُہٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ قَضَاؤُہٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِیْ جَھَنَّمَ سُلْطَانُہٗ، سُبْحَانَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُہٗ، سُبْحَانَكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَیْكَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَیْكَ"(4)

109۔ الٰہی! میرے گناہوں کو معاف فرمانا، میرے شیطان کو مجھ سے دھتکار دینا، میری بیڑیاں کھول دینا، میرے عمل کے پلڑے کو بھاری کرنا اور مجھے بلند درجہ عطا فرمانا"۔

110۔ "الٰہی! میں تیری کریم ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے کلام تام کے سبب اس بات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو ہماری سخت گرفت کرے۔ الٰہی! تو گناہوں اور معصیتوں کو ظاہر فرما دیتا ہے (اس لیے میں پناہ مانگتا ہوں)۔ الٰہی! تو اپنے لشکر کو رسوا نہیں کرتا، وعدہ خلافی نہیں کرتا اور نہ ہی کوشش کرنے والے کی کوشش تیری طرف سے رائیگاں ہوتی ہے۔ الٰہی! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ"۔

111۔ "الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قطع رحمی سے، اور نفس اور مال سے بے نیازی کا سوال کرتا ہوں"۔

112۔ "میں نے اللہ کے لیے اپنا پہلو رکھ دیا۔ میں نے اللہ سے مغفرت طلب کی اپنے گناہ کی، اے میرے رب! اگر تو نے میری جان قبض کی تو اسے معاف فرمانا اور اس پر رحم کرنا، اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا اور اس کی پردہ پوشی کرنا، پاک ہے وہ ذات جس کا آسمان میں عرش ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس (بقیہ آگے)

Marfat.com

سرمہ پسندی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اثمد سرمہ ہوتا تھا۔ آپ اس میں سے سوتے وقت آنکھ میں تین تین سلائی لگاتے تھے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے، مگر وہ یہ فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیاہ سرمہ رکھتے۔ جب بستر پر لیٹنے کا ارادہ فرماتے تو تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اُس آنکھ میں ڈالتے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سرمہ لگاتے تو پہلے دو سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگاتے اور پھر ایک ایک سلائی دونوں میں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے اپنی دائیں آنکھ میں اثمد سرمے کی تین سلائیاں لگاتے اور پھر بائیں آنکھ میں دو سلائیاں لگاتے۔''

آئینہ، کنگھی اور سر میں تیل

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینے میں دیکھتے تو یہ دعا کرتے:

''اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ''(1)

(بقیہ گزشتہ) کا قبور میں حکم ہے۔ پاک ہے وہ ذات جس کی جہنم پر حکومت ہے، پاک ہے وہ ذات جس کی جنت میں رحمت ہے، تو پاک ہے تیرے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

1۔ ''الٰہی! جیسے تو نے میری خلقت کو حسین بنایا ایسے میرے خلق کو بھی حسین کر دے''۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹنے لگتے تو وضو کے لیے پانی، مسواک اور کنگھی پاس رکھ لیتے، جب آپ اللہ کی توفیق سے رات کو اٹھ کر نماز کے لیے تیار ہوتے تو مسواک کرتے، وضو فرماتے اور کنگھی کرتے۔''

جناب انس رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی ایک اور روایت ہے، اس میں سے یہ لفظ زیادہ ہیں:

''اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھی کے دانت کی بنی ہوئی کنگھی سے بال سنوار رہے تھے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہی تھی۔ میں نے سامان میں آپ کے لیے تیل، کنگھی، آئینہ، قینچی، سرمہ دانی اور مسواک رکھی تھی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آئینے میں دیکھتے تو یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَسَّنَ خَلْقِیْ وَ خُلُقِیْ وَزَانَ مَاشَانَ مِنْ غَیْرِیْ''(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

''جب آپ آئینے میں دیکھتے تو یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَّ لَهٗ وَ کَرَّمَ صُوْرَةَ وَجْهِیْ وَحَسَّنَهَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ''(2)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم احرام میں آئینہ دیکھا کرتے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

1۔تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے میری خلقت اور خلق کو حسین بنایا اور مجھے عیوب سے پاک رکھا''۔

2۔''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے میری خلقت کو درست کیا اور اسے سنوارا، میرے چہرے کی صورت کو تکریم بخشی اور اسے حسین بنایا اور مجھے مسلمان بنایا''۔

Marfat.com

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سرانور پر کثرت سے تیل لگاتے تھے۔''

زید بن صبیح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے:

''آپ اپنے سر اور داڑھی میں زیادہ تر پانی کے ساتھ کنگھی کرتے تھے۔ پھر تیل لگانے کے بعد سر پر ایک کپڑا رکھتے، وہ اتنا تیل سے تر ہوتا گویا تیلی کا ہو۔''

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے اگلے حصے کے بالوں اور داڑھی میں سفید آ گئی تھی اور آپ سر کے اگلے حصے اور داڑھی میں تیل لگاتے جس سے وہ دکھائی نہ دیتی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنگھی کر کے اور تیل لگا کر گھر سے باہر نکلتے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیل لگاتے دیکھا جس میں مہک نہ ہوتی تھی۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی میں بیری کے پتے ڈال کر اپنا سر دھوتے تھے اور کادی تیل لگاتے تھے۔''

بستر پر لیٹنے، نیند سے جاگنے کے معمولات اور عبادت

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف اصحاب نبی میں سے کسی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک سفر میں دیکھا۔ میں نے دل میں کہا کہ آج رات میں ٹکٹکی باندھ کر دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے نماز ادا فرماتے ہیں؟

چنانچہ جب آپ نے نماز عشا پڑھی۔ یہی وہ نماز ہے جسے عتمہ کہا جاتا ہے، بستر پر لیٹے۔ آپ نے کچھ دیر آرام فرمایا، پھر آپ بیدار ہوئے۔ آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیات پڑھیں:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ

Marfat.com

لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿١٩٣﴾ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿١٩٤﴾ (آل عمران: 191-194)

''اے ہمارے مالک! نہیں پیدا کیا تو نے یہ (کارخانہ قدرت) بیکار، پاک ہے تو (ہر عیب سے) بچالے ہمیں آگ کے عذاب سے اے ہمارے رب! بے شک تو نے داخل کر دیا جسے آگ میں تو رسوا کر دیا تو نے اسے، اور نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار اے ہمارے رب! سنا ہم نے منادی کرنے والے کو کہ بلند آواز سے بلاتا تھا ایمان کی طرف (اور کہتا تھا) کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر تو ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے مالک! پس بخش دے ہمارے گناہ اور مٹا دے ہم سے ہماری برائیاں اور (اپنے کرم) سے موت دے ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ۔ اے ہمارے رب! عطا فرما ہمیں جو وعدہ کیا تو نے ہمارے ساتھ اپنے رسولوں کے ذریعے اور نہ رسوا کر ہمیں قیامت کے دن، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا''۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نیام کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس سے مسواک نکالی پھر پانی کے برتنوں میں سے ایک سے لوٹے میں پانی ڈالا اور مسواک کی۔ پھر اپنے ہاتھوں پر پانی انڈیلا، وضو کیا، پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

یہ دیکھ کر میں دل میں کہنے لگا کہ آپ اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنا سوئے۔ پھر آپ سلام پھیر کر فارغ ہوئے۔ بستر پر لیٹے اور آرام فرما ہوگئے۔ میں نے دل میں کہا اب اتنا سوئیں گے جتنی دیر نماز پڑھی۔ پھر آپ بیدار ہوئے۔ ایسا ہی عمل کیا جیسا پہلے کیا تھا۔ پھر آسمان کی طرف دیکھا۔ قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی، مسواک کی، وضو فرمایا۔ پھر ایسے ہی نماز پڑھی جیسے پہلے آپ نے نیند سے اٹھ کر نماز پڑھی۔ یہاں تک کہ آپ نماز پوری کر کے پھر سو گئے۔ پھر بیدار ہوئے اور اپنا سارا عمل دہرایا۔ غرضیکہ آپ نے تین مرتبہ یہ عمل کیا''۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات قیام میں ایک ہی آیت کریمہ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ

Marfat.com

(المائدہ:118) ''اگر تو عذاب دے انہیں تو وہ بندے ہیں تیرے'' پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''ایک رات میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نماز پڑھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوگیا۔

آپ نے اتنی لمبی نماز پڑھی کہ میں اپنا سر (غلبہ نیند کی وجہ سے) دیوار پر مارنے لگا۔''

جناب عطا سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''میں، عبداللہ بن عمر اور عبید بن عمیر جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے۔ جناب ابن عمر نے پوچھا:

''رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی بات بتائیں جو آپ نے سب سے عجیب دیکھی ہو''

عائشہ رضی اللہ عنہا سن کر رو دیں۔ پھر فرمایا:

''آپ کی تو ہر بات نرالی تھی۔ ایک رات آپ میرے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ میرے لحاف میں میرے ساتھ آ گئے اور اپنا جسم میرے جسم کے ساتھ لگالیا۔ پھر فرمایا:

عائشہ! تم مجھے اجازت دو تو میں اپنے رب کی عبادت کرلوں۔'' میں نے عرض کی:

''میں اگر آپ کے قرب کو پسند کرتی ہوں تو مجھے آپ کی خواہش بھی اتنی ہی پسند ہوتی ہے''۔

چنانچہ آپ اٹھ کر حجرے میں لٹکے مشکیزے کی طرف گئے اور اس سے وافر پانی نکالا اور (وضو کیا) پھر کھڑے ہو کر قرآن پڑھنے لگے۔

پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے دیکھا آپ کے آنسو گر کر آپ کی گود میں پڑ رہے ہیں۔ پھر آپ نے دائیں طرف ٹیک لگالی۔ پھر آپ نے اپنا داہاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھا، پھر آپ رو دیئے اور آپ کے آنسو میں نے دیکھا زمین پر گر رہے تھے۔

سو بلال آئے اور فجر کی اذان دی۔ جب انہوں نے آپ کو روتے دیکھا تو پوچھا:

یارسول اللہ! ﷺ آپ رو رہے ہیں؟ حالانکہ آپ کے تصدق سے تو اللہ تعالیٰ نے اگلوں

Marfat.com

پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔فرمایا:

کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔فرمایا:

سنو! میں اس لیے روتا ہوں کہ آج رات مجھ پر یہ حکم نازل ہوا ہے:

الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ (آل عمران)

''وہ عقلمند جو یاد کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو کھڑے ہوئے اور بیٹھے ہوئے اور غور کرتے رہتے ہیں آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں (اور تسلیم کرتے ہیں) اے ہمارے مالک! نہیں پیدا فرمایا تو نے یہ (کارخانہ قدرت) بیکار، پاک ہے تو (ہر عیب سے) بچالے ہمیں آگ کے عذاب سے''۔

ہلاکت ہے اس کے لیے جس نے ان آیات طیبات کو پڑھا اور ان میں غور وفکر نہ کیا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''انہوں نے ایک رات اپنی خالہ جناب میمونہ کے ہاں گزاری اور آپ کے رات کے معمولات کا مشاہدہ کیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رات کے پہلے حصے میں آرام فرماتے اور اس کے آخری پہر میں عبادت کرتے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام آپ کے اردگرد تھے، آپ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی میں کسی نہ کسی امر میں خواہش اور رغبت رکھی ہے اور میری رغبت رات کے قیام میں ہے۔''

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''ان کے پاس کسی نے ذکر کیا کہ کچھ لوگ ایک رات میں ایک یا دو مرتبہ قرآن پڑھتے

Marfat.com

ہیں۔'' فرمایا:

''انہوں نے کیا پڑھا اور کیا نہ پڑھا۔'' فرمایا:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پوری رات قیام کرتی۔ آپ سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء اور مائدہ کی تلاوت کرتے۔ پڑھتے ہوئے اگر آیت خوف (1) سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور اس کی پناہ مانگتے۔ اور اگر کسی آیت بشارت (2) سے گزرتے تو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور اس کی رغبت کرتے۔''

سعد بن ہشام سے روایت ہے، انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیام کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا:

''آپ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی جاتی۔ نیند فرمانے کے بعد آپ بیدار ہوتے جب اللہ تعالیٰ چاہتا۔ چنانچہ آپ اٹھ کر مسواک کرتے، وضو کرتے پھر قیام فرماتے اور نو رکعات نفل پڑھتے اور دو اور کھڑے ہو کر۔

جب آپ تھوڑے سے عمر رسیدہ ہوئے تو نو رکعات کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ جب آپ بیمار ہوئے اور رات کو نہ اٹھتے تو دن کے وقت بارہ رکعات نماز پڑھتے اور جب آپ کوئی عمل شروع کرتے تو اس کا دوام اختیار فرماتے۔ آپ نے نہ تو ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہے اور نہ ہی صبح تک قیام کیا ہے اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کبھی اور مہینے پورے روزے رکھے ہیں۔''

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: جب آپ رات کو کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کا آغاز کس سے کرتے؟ فرمایا:

آپ تکبیر کہتے اور ان کلمات سے اپنی نماز شروع کرتے:

1۔ وہ آیات طیبات جن میں غضب الٰہی اور عذاب جہنم سے ڈرایا گیا ہو۔

2۔ وہ آیات طیبات جن میں رضائے الٰہی اور نعیم جنت کی نوید اور مژدہ دیا گیا ہو۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ وَ مِیکَائِیْلَ وَ إِسْرَافِیْلَ، فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ، اِهْدِنِیْ لِمَا اخْتَلِفُوْا فِیْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِیْ إِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ" (1)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ایک بار وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رکے رہے جب تک کہ آپ رات کو نماز پڑھنے کے لیے کھڑے نہ ہوئے۔ جب آپ نے نماز شروع کی تو یہ پڑھا:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِیَا وَالْعَظَمَةِ۔ (2)

پھر آپ نے سورۂ بقرہ پڑھی اور رکوع کیا۔ رکوع بھی قیام جتنا تھا اور رکوع میں آپ سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے۔ جب رکوع سے سر اٹھایا تو رکوع کی مقدار ہی کھڑے رہے اور اس میں ربی الحمد پڑھتے رہے۔ پھر سجدہ کیا اور سجدہ بھی قیام جتنا کیا اور سجدوں میں سبحان ربی الاعلی پڑھتے رہے۔ دو سجدوں کے درمیان ایک سجدہ کے برابر بیٹھے اور اس میں رب اغفرلی پڑھتے رہے۔

یوں آپ نے چار رکعات نفل پڑھے اور ان میں سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ اور انعام پڑھیں۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"رسول اللہ ﷺ رات کو تین مرتبہ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہو کر آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر دیکھتے اور فکر و تدبر کرتے ہوئے یہ آیت پڑھتے:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ

1۔ "الٰہی! اے جبریل، میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے! تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اپنی توفیق سے میری حق کی طرف رہنمائی فرما جس میں انہوں نے اختلاف کیا، بلاشبہ تو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے"۔

2۔ "اللہ بڑا ہے، ملکوت و جبروت، کبریا اور عظمت کا مالک ہے"۔

Marfat.com

مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ (البقرہ:164)"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"پدر گرامی جناب عباس نے مجھے حکم دیا کہ میں آل رسول کے گھر یعنی اپنی خالہ میمونہ کے گھر رات گزاروں (سو میں نے ایک رات گزاری۔ میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو نماز عشا پڑھائی۔ اس کے بعد بھی آپ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ مسجد میں آپ کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپ واپس لوٹے۔

میں نے بالوں کا ایک تکیہ آپ کو پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے سر ٹیک کر سو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے خراٹوں کی آواز آنے لگی پھر آپ بیدار ہوئے، بستر پر بیٹھ گئے۔ پھر آسمان کی طرف چہرہ اٹھایا اور تین مرتبہ سبحان الملك القدوس پڑھا۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ فِي
الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَ
الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿١٦٤﴾ (البقرہ:164)

"بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کی گردش میں اور جہازوں میں جو چلتے ہیں سمندر میں وہ چیزیں اٹھائے جو نفع پہنچاتی ہیں لوگوں کو اور جو اتارا اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے پانی پھر زندہ کیا اس کے ساتھ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد اور پھیلا دیئے اس میں ہر قسم کے جانور اور ہواؤں کے بدلتے رہنے میں اور بادل میں جو حکم کا پابند ہو کر آسمان اور زمین (لٹکتا رہتا) ہے (ان سب میں) نشانیاں ہیں اور ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں"۔

پھر آپ کھڑے ہوئے، حاجت فرمائی اور واپس تشریف لائے۔ اس کے بعد آپ

Marfat.com

نے مسواک کی اور وضو فرمایا۔ پھر آپ نے نماز شروع کر دی۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی نہ وہ لمبی تھی اور نہ چھوٹی۔ آپ پھر اپنے بستر پر لوٹ آئے اور سو گئے۔ آپ کے خراٹوں کی آواز میں نے سنی۔ آپ پھر اٹھ گئے اور بستر پر سیدھے بیٹھے رہے۔ آپ نے آسمان کی طرف چہرہ اٹھایا اور وہی عمل دہرایا جو آپ نے پہلے کیا تھا۔ اس کے بعد آپ پھر بستر پر لوٹ آئے اور سو گئے کہ میں آپ کے خراٹوں کی آواز سننے لگا۔ پھر آپ بستر پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اس مرتبہ بھی وہی معمول دہرایا جو آپ نے پہلے دو مرتبہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے دو رکعت پڑھیں اور پھر وتر پڑھے۔

جب آپ نماز پڑھ چکے تو میں نے آپ کو یہ دعا کرتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي بَصَرِي نُوْرًا وَفِي سَمْعِي نُوْرًا (1)

انداز قرأت

یعلی بن مالک سے روایت ہے، انہوں نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے انداز قرأت یا نماز کے بارے پوچھا: فرمایا:

''تم کہاں اور آپ کی نماز کہاں، آپ نفل پڑھتے تھے پھر اس قدر سوتے جس قدر نماز پڑھی۔ پھر نماز پڑھتے جتنے سوئے پھر اتنی مقدار سوتے جتنی نماز پڑھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی''۔

پھر انہوں نے آپ کی قرأت کی کیفیت کو یوں بیان (2) کیا کہ ایک ایک حرف صاف اور واضح کر دیا۔

جناب مکحول سے روایت ہے:

''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا: ''آپ کی قرأت ایسے ہوتی تھی جیسے کوئی گنگناتا ہے۔''

عکرمہ سے روایت ہے، جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

1۔ ''الٰہی! میری آنکھوں کو منور فرما دے اور میرے کانوں کو بھی منور کر دے''۔

2۔ یعنی اس انداز سے قرآن مجید پڑھ کر سنایا جیسے رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے۔

Marfat.com

''(بسا اوقات) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرأت (اس قدر بلند) ہوتی کہ حجرہ میں موجود اور گھر میں موجود ہر کوئی سن لیتا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو کبھی قرأت بلند آواز سے کرتے اور کبھی پست آواز میں۔''

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرآن پڑھنے (کی آواز اپنے گھر کی) چھت پر سنا کرتی تھی۔''

جناب عبداللہ بن قیس سے روایت ہے:

''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی، رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے قرآن پڑھتے تھے؟ آیا بلند آواز سے یا پست آواز میں۔'' فرمایا:

''آپ ہر دو طرح سے قرآن پڑھتے تھے، کبھی بلند آواز سے اور کبھی پست آواز میں۔''

کریب سے روایت ہے:

''میں نے جناب ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے قرآن پڑھتے تھے؟ فرمایا:

''آپ اپنے حجرہ میں اس طرح قرآن پڑھتے تھے کہ اگر کوئی حافظ پڑھنا چاہتا تو پڑھ سکتا۔''

جناب قتادہ سے روایت ہے:

''میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیسے قرآن پڑھتے تھے؟ فرمایا: (حروف مدہ کو) کو کھینچ کر پڑھتے تھے۔''

اجتہاد، عبادت، گریہ وزاری اور قیام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن بدن میں کچھ درد محسوس کیا۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کو تو شدید درد ہے؟'' فرمایا:

Marfat.com

''تم نے دیکھا نہیں، میں نے پچھلی رات سات لمبی سورتیں پڑھی ہیں۔''(1)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ رات کو اس قدر قیام فرماتے تھے کہ آپ کے قدموں سے خون نکلنے لگ جاتا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! آپ اتنا قیام کیوں فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے توسل سے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیے ہیں۔'' فرمایا:

''تو کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اتنی عبادت کی کہ سوکھ کر رنگت بوسیدہ چمڑے کے مشکیزے کی طرح ہوگئی تھی۔ کسی نے عرض کی: آپ کو اتنی عبادت پر کونسی چیز راغب کرتی ہے؟ کیا ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صدقے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے ہیں۔ فرمایا:

''تو کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''شعبان کی پندرھویں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ میری باری تھی۔ (آپ اچانک اٹھے) میں آپ کی تلاش میں باہر نکلی۔ میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ ایسے سجدے میں پڑے ہیں جیسے کوئی پھینکا ہوا کپڑا ہو۔ میں نے کان لگائے تو آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''الٰہی! میرے وجود اور میرے تصور نے تجھے سجدہ کیا۔ میرا دل تجھ پر ایمان لایا۔ میرے رب! یہ میرے ہاتھ اور ہر وہ بات جو میرے نفس نے مجھ سے چھپائی (تیرے علم میں ہیں) اے عظیم و برتر! ہر عظیم سے ہی امید کی جاتی ہے۔ میرے بڑے بڑے گناہوں کو معاف کردے''۔ پھر فرمایا:

''جبریل میرے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھے رب کا یہ حکم دیا کہ میں یہ کلمات کہوں جو تو نے سنے۔ سو تم بھی اپنے سجدے میں یہ کلمات کہو، کیونکہ جس نے یہ کلمات کہے، ابھی وہ

1۔ سورۂ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف اور انفال

Marfat.com

سجدے سے سر بھی نہ اٹھا پائے گا کہ اسے بخش دیا جائے گا۔"

جناب عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ ایک روز میں نے سنا، آپ کے سینے سے ایسی آواز آ رہی تھی جیسے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز ہوتی ہے"۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

"میں نے دیکھا کہ ہم میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے جنہوں نے درخت کے نیچے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ گریہ وزاری کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔"

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معرکہ کی رات بدر میں تھے۔ آپ نے پوری رات قیام کیا۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ حالانکہ آپ نے سفر بھی کیا ہوا تھا۔"

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ پڑھی:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ"

(البقرہ:186)

"اور جب پوچھیں آپ (اے میرے حبیب!) میرے بندے میرے متعلق تو (انہیں بتاؤ) میں ان کے بالکل نزدیک ہوں، قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا جب وہ دعا مانگتا ہے"۔

اور فرمایا:

"الٰہی! تو نے دعا کرنے کا مجھے حکم دیا ہے اور اسے قبول کرنے کا ذمہ بھی لیا ہے۔ میں حاضر ہوں الٰہی! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ بلاشبہ حمد، نعمت اور ملک تجھے ہی سزاوار ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ایسا یکتا، احد اور بے نیاز ہے جو نہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔

Marfat.com

میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے، تجھ سے ملنا حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے۔ قیامت آکر رہے گی۔ اس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ بلاشبہ تو ہر ایک کو دوبارہ زندہ کرکے اٹھائے گا جو قبروں میں ہوں گے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ایک سفر میں رات کے وقت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ رونے لگے گئے یہاں تک کہ روتے ہوئے گر پڑے۔ آپ نے بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی۔ ہر مرتبہ آپ روئے اور گرے۔"

پھر آپ نے آخر میں فرمایا:

"وہ نامراد ہوا جس پر اس رحمٰن ورحیم نے رحمت نہ کی۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کو عبادت میں شدید تھکاتے تھے، یہاں تک کہ آپ عمر رسیدہ ہوگئے اور آپ پر اتنی عبادت کرنا بھاری ہوگیا۔ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ اکثر نماز بیٹھ کر پڑھتے تھے۔"

ابو المتوکل (1) سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی قرآن کی کوئی آیت پڑھتے تو خود پر اسے بار بار دہراتے۔" (2)

کھانے کا انداز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کھانے میں عیب نہ نکالا۔ اگر کھانے کی خواہش وطلب ہوتی تو کھالیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔"

ایک روایت میں ہے:

1۔ تابعی ہیں، چونکہ سند میں صحابی کا نام مذکور نہیں اس لیے یہ حدیث مرسل ہے۔

2۔ یاد کرنے اور حظ اٹھانے کے لیے۔

Marfat.com

''ورنہ کوئی بات نہ کہتے۔''

دوسری روایت میں ہے:

''اگر کھانے کی طلب نہ ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔''

ایک اور روایت میں ہے:

''ورنہ کھانے کو چھوڑ دیتے۔''

شہزادہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آپ کے کھانے کے انداز کے بارے میں روایت ہے:

''آپ چکھی جانے والی چیزوں کی نہ برائی کرتے تھے اور نہ بلا ضرورت تعریف کرتے تھے۔''

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے کے وقت اپنے گھٹنوں کے بل دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔ آپ ٹیک نہیں لگاتے تھے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرماتے تھے تو اپنے سامنے سے کھاتے۔''

ایسی ہی روایت حضرت عبداللہ بن جعفر سے بھی وارد ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے عمدہ گوشت پشت کا گوشت ہے۔''

جناب عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے:

انہوں نے ایک انسان کو (برتن میں) ادھر سے ادھر کھاتے دیکھا تو فرمایا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنے سامنے سے آگے ہاتھ نہ بڑھاتے۔''

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک دیکھتا ہوں کہ آپ کے لیے ایک ڈونگا لایا گیا اور آپ کے پاس رکھ دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ہاتھ روک

Marfat.com

لیا۔ ہم نے بھی اپنے ہاتھ روک لیے۔ ہم نے اس وقت تک ہاتھ نہ لگائے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ لگائے۔ چنانچہ ایک اعرابی اس تیزی سے آگے بڑھا گویا اسے ادھر دھتکارا گیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ ڈونگے کی طرف لپکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے بٹھا دیا اور پھر ایک لونڈی آئی، گویا اسے ادھر دھکیلا گیا ہو۔ وہ کھانا میں ہاتھ ڈالنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔'' پھر فرمایا:

''شیطان کھانے میں شامل ہو جاتا ہے جب اس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ جب ہم نے اسے دیکھا تو اپنے ہاتھ روک لیے۔ پھر وہ اس اعرابی کی شکل میں شامل ہونے آ گیا، پھر اس لونڈی کی صورت میں شامل ہونے آ گیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا ہاتھ میرے قبضے میں ہے لونڈی کے ہاتھ کے ساتھ۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرع نہ فرماتے ہم بھی شروع نہ کرتے۔''

جناب عکرمہ فرماتے ہیں:

''سعید بن جبیر نے کھانا تیار کرایا۔ پھر حضرت ابن عباس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اور آپ کے دوست واحباب تشریف لائیں اور رونق بخشیں''۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دعوت پر تشریف لائے اور ہم بھی آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔ سو ابن عباس نے فرمایا:

''میں کسی کو تکلف کرنے کا نہیں کہتا اور تمہیں اپنے گھر والوں میں شمار کرتا ہوں، اس لیے کہتا ہوں ہمارے لیے ثرید لاؤ۔ کیونکہ ثرید کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے پسند تھی۔ ثرید آپ کو مرغوب خاطر تھی۔''

ابوزیاد سے روایت ہے:

''میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پیاز کھانے کے بارے میں پوچھا۔'' فرمایا:

Marfat.com

”زندگی میں آخری کھانا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھایا، اس کھانے میں پیاز تھا۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے۔“

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانا کھاتے دیکھا، کھانے کے بعد آپ اپنی انگلیاں چاٹ رہے تھے۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھانا کھا چکتے تو اپنی انگلیوں کو چاٹتے۔“

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین انگلیوں سے کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ اس وقت تک نہیں پونچھتے تھے جب تک انہیں چاٹ نہیں لیتے تھے۔“

جناب کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین انگلیوں سے کھاتے دیکھا: انگوٹھا، ساتھ والی اور درمیانی، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے انہیں صاف کرنے سے پہلے چاٹا، پہلے درمیانی اور پھر دوسری اور انگوٹھے کو۔“ (1)

کھانے میں تواضع

جناب ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے متعدد طرق سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اور رہا میں، تو میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

”میں تو صرف بندہ ہوں۔ ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں۔ ایسے ہی بیٹھتا ہوں جیسے بندے بیٹھتے ہیں۔“

1۔ اس سلسلہ میں حضرت انس، خباب اور جابر سے بھی کئی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھتے بھی تھے اور زمین پر کھاتے بھی تھے۔''

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے والد (1) سے روایت کرتے ہیں:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ تو کبھی ٹیک لگا کر کھاتے دیکھا گیا اور نہ آپ کے پیچھے دو آدمیوں کو چلتے دیکھا گیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''عائشہ رضی اللہ عنہا! اگر میں چاہوں تو سونے کے پہاڑ میرے ساتھ چلنے لگ جائیں۔ میرے پاس فرشتہ آیا تھا۔ اس کی ازار بند باندھنے کی جگہ کعبہ کے مساوی ہے۔ اس نے مجھے کہا:

''آپ کا رب آپ کو سلام بھیجتا ہے اور آپ سے کہتا ہے:

''اگر آپ چاہیں تو نبی عبد بن جائیں اور اگر چاہیں تو نبی ملک بن جائیں جو آپ کی پسند، میں نے جبریل کی طرف دیکھا۔ اس نے مجھے مشورہ دیا کہ انکساری اختیار کریں۔ چنانچہ میں نے کہا:

میں نبی عبد بنوں گا۔''

چنانچہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹیک لگا کر نہ کھاتے اور فرماتے:

''میں بھی ایسے ہی کھاتا ہوں جیسے بندے کھاتے ہیں اور ایسے ہی بیٹھتا ہوں جیسے بندے بیٹھتے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ اپنے نبی کے پاس بھیجا۔ جناب جبریل بھی اس کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ اس فرشتے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات میں اختیار دیتا ہے کہ عبد بنیں یا ملک نبی بنیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل کی طرف دیکھا، گویا ان سے مشورہ مانگ رہے ہوں۔ جبریل نے ہاتھ

1۔ یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے باپ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

سے اشارہ کیا کہ آپ تواضع اختیار فرمائیں۔

چنانچہ آپ نے فرمایا:

''میں عبد نبی بنوں ہوگا۔''

یہ بات کہنے کے بعد پھر کبھی آپ نے زندگی بھر ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملے۔

دستر خوان مبارک

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی جناب فرقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا بھی اور آپ کے دستر خوان سے کھایا بھی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پوری زندگی نہ (کبھی) میز پر کھانا کھایا اور نہ (کبھی) چھوٹی طشتری میں اور نہ آپ کے لیے کبھی نرم چپاتی پکائی گئی۔''

ایک راوی یونس کہتے ہیں:

''میں نے قتادہ سے پوچھا کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟'' فرمایا:

''اس دستر خوان پر۔'' (1)

بادیہ شریف

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بادیہ (2) تھا جسے غرا کہا جاتا تھا، اسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔''

جناب عبداللہ سے ہی ایک دوسری روایت میں قصعہ کی جگہ حفنہ کا لفظ ہے۔

گوشت تناول فرمانا اور مرغوب گوشت

جناب زہدم سے روایت ہے:

1۔ توشہ مسافر، توشہ دل، کھانا لگا ہوا دستر خوان

2۔ بڑا پیالہ، پھیلا ہوا۔

Marfat.com

''ایک بار ہم ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ مرغی کا گوشت لایا گیا۔ ابوموسیٰ نے فرمایا:
''آؤ کھاؤ، بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔''

جناب زہدم سے ایک روایت میں ہے:

''میں ایک روز جناب ابوموسیٰ کے پاس آیا۔ وہ اس وقت مرغی کا گوشت کھا رہے تھے۔ مجھے فرمایا:

''قریب آؤ اور کھاؤ۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے (خود) دیکھا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کوئی گوشت پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام اسے تیزی سے کھانے لگ گئے۔ آپ نے فرمایا:

''گوشت میں سب سے عمدہ گوشت پشت (پٹھ) کا ہے''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکری کے گوشت میں صرف شانہ اچھا لگتا تھا''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت میں سب سے زیادہ مرغوب شانہ تھا''۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ مرغوب گوشت بازو کا تھا۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا لایا گیا جس میں آپ کو بازو (پائے) کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کو گوشت میں یہ مرغوب خاطر تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے نوچ کر کھایا، ایک مرتبہ یا دو مرتبہ''۔

جناب سمعان سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''میں نے کئی عالم حضرات کو یہ فرماتے سنا ہے کہ کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گوشت

Marfat.com

بہت پسند تھا اور پھر بکری کے گوشت میں بازو کا گوشت زیادہ پسند تھا۔"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"گوشت والی ہڈیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکری کا بازو بہت پسند اور مرغوب تھا اور ہم دیکھتے ہیں کہ بکری کے بازو کے گوشت میں ہی زہر ملایا گیا تھا، اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ یہودی ہی وہ بد بخت تھے جنہوں نے کھانے میں زہر ملایا۔"

حلوے سے رغبت

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلوے اور شہد پسند فرماتے تھے۔"

تازہ اور خشک کھجور کھانا اور اس کی رغبت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن میں دو مرتبہ نہ سہی، ایک مرتبہ خشک کھجور ضرور تناول فرماتے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"جب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تازہ کھجوریں پیش کرتا تو آپ تازہ کھجور تو کھا لیتے اور جو ابھی پکی نہ ہوتیں انہیں چھوڑ دیتے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خشک کھجوروں میں عجوہ کھجور سب سے زیادہ پسند تھی۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور کے درخت کے گودے سے گوند کھاتے دیکھا ہے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"ایک بار میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پرانی عمدہ کھجوریں لائی گئیں۔ آپ انہیں چھانٹنے لگے۔"

Marfat.com

کھجور کھانے اور گٹھلی رکھنے کا انداز

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ میرے والد آپ کی خدمت میں خشک کھجور اور ستو لائے۔ آپ کھجوریں کھانے لگ گئے اور گٹھلیاں اپنی بڑی اور درمیانی انگلی میں رکھتے گئے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار ہم بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ ہماری طرف عجوہ کھجوریں پھینک رہے تھے۔ ہم بھوکے تھے۔ آپ نے اپنی انگشت میں دو کھجوریں ملائی ہوئی تھیں۔'' فرمایا:

''میں نے کھجوروں کو ملایا ہوا ہے، تم بھی ملالو۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ کے پاس جب کھجور لائی جاتی تو اس میں اپنا ہاتھ گھماتے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا اپنے سامنے سے کھاتے تھے اور جب کھجوریں آتیں تو آپ کا ہاتھ گھومنے لگتا''۔

گھی استعمال کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں:

''ان کی ایک بکری تھی۔ میں نے اس کے دودھ کا گھی بنا کر ایک کپی میں جمع کیا، جب وہ کپی بھر گئی تو میں نے اسے ربیعہ کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجا۔'' کہا:

''ربیعہ! یہ کپی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دے آؤ تا کہ آپ اسے سالن میں استعمال کریں۔ وہ گئی اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی:

''یارسول اللہ! یہ گھی ہے جسے ام سلیم نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔'' فرمایا:

Marfat.com

"کپی خالی کردو۔"

چنانچہ کپی خالی کردی گئی اور واپس دے دی گئی۔ جب وہ وہاں سے چلیں اور واپس آئیں تو اس وقت ام سلیم گھر میں نہیں تھیں تو اس نے کپی کو ایک کھونٹی کے ساتھ لٹکا دیا۔ جب ام سلیم آئیں تو دیکھا کپی گھی سے بھری لٹکی ہوئی ہے۔

ام سلیم نے پوچھا:

"ربیعہ! آیا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر آؤ۔"

تو انہوں نے ساری بات ذکر کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ ہدیئے کے طور پر پیش کیا گیا۔ آپ نے گھی اور پنیر تو استعمال کیا تاہم گوہ کے بارے میں فرمایا:

"میں نے یہ چیز کبھی نہیں کھائی، تم میں جو کھانا چاہے کھا سکتا ہے"۔

چنانچہ اسے آپ کے دستر خوان پر کھالیا گیا۔"

دودھ پینا اور پیتے وقت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس سے پہلے کلی کی اور پھر فرمایا:

"اس میں چکنائی ہوتی ہے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا فِيْهِ فَاِنِّيْ لَا اَعْلَمُ شَيْئًا يَجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَهٗ(1)

1۔ "الٰہی! اس دودھ میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور اپنی نعمت میں اور اضافہ فرما۔ میں اور کوئی چیز نہیں جانتا جو اس کے علاوہ کھانے اور پینے دونوں کو کفایت کرے"۔

Marfat.com

جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو اسے یہ دعا کرنی چاہیے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَبْدِلْنَا مَا ھُوَ خَیْرٌ مِّنْہُ (1)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''مشروب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب سے زیادہ دودھ پسند تھا۔''

نبیذ اور نوش فرمانے کا معمول

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے آپ کے ایک برتن میں نبیذ (2) بنائی جاتی تھی۔ ایک مرتبہ صبح بنائی جاتی جسے آپ رات کو نوش فرماتے اور ایک مرتبہ رات کو بنائی جاتی جسے آپ صبح نوش فرماتے۔''

ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے:

''میں نے جناب عائشہ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے ایک حبشن کنیز کو بلایا اور فرمایا:

''اس سے پوچھ لو، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے نبیذ تیار کرتی تھیں''۔

میں نے ان سے پوچھا، فرمانے لگیں:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے آپ کے ایک برتن میں رات کو نبیذ بناتی تھی اور اسے لٹکا دیتی تھی۔ (3) جب صبح ہوتی تو آپ اسے نوش فرما لیتے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ آپ اس دن، اگلے دن اور اس سے اگلے دن کی دوپہر تک پیتے۔ پھر اسے پھینکنے کا حکم فرماتے یا اسے خدام میں سے کوئی پی لیتا۔''

1۔ ''الٰہی! اس کھانے میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور بدلے کے طور پر ہمیں اس سے بہتر سے نوازنا''۔

2۔ نبیذ، کھجور یا انگور سے بنایا ہوا مشروب جس کا خمیر نہ اٹھے۔ 3۔ تاکہ ٹھنڈی ہو جائے۔

Marfat.com

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے صبح ایک برتن میں نبیذ بناتی۔ جب شام ہوتی تو آپ عشا تک اسے پی لیتے۔ جب اس سے کچھ بچ جاتی تو میں اسے انڈیل دیتی اور برتن خالی کر دیتی۔ پھر ہم برتن کو دھوتے اور اس میں نبیذ بناتے جب صبح ہوتی تو دن چڑھنے تک نوش فرماتے۔ اگر اس میں کچھ بچ جاتی تو میں اسے انڈیل دیتی اور برتن خالی کر دیتی۔ پھر ہم برتن دھو لیتے۔ یوں اس طرح دن میں دو مرتبہ نبیذ بنائی جاتی۔"

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبیذ میں ایک مٹھی منقے ڈالتی تھی تاکہ وہ اس کی ترشی کو جذب کر لیں۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے ایک برتن میں ایک دوسرے اور تیسرے دن کے لیے نبیذ بنائی جاتی تھی۔ جب تیسرے دن کی رات آتی تو آپ اسے پھینکنے کا حکم دیتے یا اسے کسی کو پلا دیا جاتا تھا۔"

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے رات کو نبیذ بنائی جاتی وہ ایک رات اور دن رہتی پھر جب شام ہوتی تو یا تو اسے خدام پی لیتے یا اسے پھینک دیتے۔"

انہی سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے اتنی نبیذ بناتی تھی کہ آپ اسے ایک دن رات، اگلے دن اور رات اور تیسرے دن تک نوش فرماتے تھے۔ جب شام ہوتی اور اس میں سے کچھ بچی ہوتی تو اسے نوش فرماتے یا اسے انڈیل دیا جاتا۔"(1)

1۔ گاڑھی ہونے اور اس میں ابال آنے کی وجہ سے۔

Marfat.com

ستو پینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس پیالے میں شہد، دودھ، ستو (1)، نبیذ اور ٹھنڈا پانی پلایا کرتا تھا۔''

حیس تناول فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''کھانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھجور سے بنی ثرید، حیس (2) بہت مرغوب خاطر تھا۔''

سرکہ اور زیتون استعمال کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتلی (مائع) چیز میں سرکہ بہت پسند تھا۔''

جناب ابو اسید رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:

''زیتون کھایا کرو، اس کا تیل استعمال کیا کرو۔ بلاشبہ یہ برکت والے درخت سے نکلتا ہے۔''

اسے امام ترمذی اور دیگر نے بھی روایت کیا ہے۔

کدو شریف سے رغبت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

1۔ بھنے ہوئے جوؤں کا آٹا۔

2۔ حیس، کھجور، پنیر یا ستو اور گھی ملا کر بنایا ہوا کھانا، شاعر کہتا ہے:

و إذا تكون كريهة أدعى لها

و إذا يحاس الحيس يدعى جندب

یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی شخص کو مصیبت میں یاد اور مسرت میں بھلا دیا جائے۔

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدو پسند کرتے تھے۔ جب ہمارے ہاں کدو کی کوئی شے بنی ہوتی تو آپ ہم پر ضرور کرم فرماتے''۔ یعنی ہمارے پاس تشریف لے آتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب خیاط کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے آپ کی خدمت میں ایک ڈش رکھی جس میں ثرید تھی اور اس میں کدو تھا۔ آپ کدو کی قاشیں تلاش کرنے لگ گئے۔ میں بھی اسی دن سے کدو پسند کرنے لگا''۔

انہی سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدو بہت مرغوب تھا۔ بسا اوقات میں آپ کے پاس شوربہ لے کر آتا جس میں کدو ہوتا تو آپ اپنی انگلیوں سے اس کی قاشیں تلاش کرنے لگ جاتے''۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کدو پسند کرتے تھے۔ جب آپ کے سامنے ثرید رکھی جاتی اور اس میں کدو ہوتے تو آپ ان کی قاشیں اٹھانے لگتے''۔

جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں کدو صرف اس لیے پسند کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے پسند کرتے تھے''۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک دن میری والدہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ٹوکری دے کر بھیجا۔ اس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ میں نے آپ کو اپنے کاشانہ اقدس میں نہ پایا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ اپنے ایک غلام کے ہاں تھے۔ میرا خیال ہے یہ خیاط تھے۔ انہوں نے گوشت اور کدو کا ثرید تیار کر رکھا تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کدو پسند کر رہے تھے۔ میں بھی آپ پاس بیٹھ گیا۔ جب آپ اپنے کاشانہ اقدس واپس لوٹے تو میں نے ٹوکری آپ کے سامنے رکھ دی۔ آپ کھانے لگے اور تقسیم کرنے لگے۔ یہاں تک کہ آخر میں میری باری آئی''۔

انہی سے روایت ہے:

Marfat.com

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ ڈونگے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ میں اسی دن سے اسے پسند کرنے لگا ہوں۔''

انہی سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حناء کی کلیاں (1) بہت بھلی لگتی تھی اور کھانے میں سب سے زیادہ کدو مرغوب تھا۔''

جناب انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثرت سے کدو تناول فرماتے تھے۔''میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کثرت سے کدو تناول فرماتے ہیں؟''فرمایا:

''کدو دماغ کی کارکردگی بڑھاتا ہے اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔''(2)

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ کے پاس کدو پڑا دیکھا۔ میں نے عرض کی:

''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کیا؟''فرمایا:

''اس کے ذریعے ہم اپنے اہل خانہ کا کھانا بڑھاتے ہیں۔''(3)

کھانے کی چیز ملا کر کھانا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

1۔ یعنی مہندی کے پودے کی کلیاں

2۔ اور کامل کمال کو قبول کرتا ہے ورنہ یہ کہنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل سب سے بلند اور سب سے زیادہ ہے، کوئی معنی نہیں رکھتا۔ حضرت سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں: آپ کی طرف تمام عقل کی نسبت ایسے ہے جیسے ریت کے ایک ذرے کو پوری زمین کی ریتوں کے ساتھ ہے۔ اس کے باوجود آپ کی عقل بڑھتی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی کوئی انتہا نہیں۔ اگرچہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غایت کمال پہ ہیں اور ہر کمال میں متواتر ترقی فرما رہے ہیں۔ (النباء العظیم)

3۔ یعنی ہم اپنے کھانے میں کثرت سے اسے ہی کھاتے ہیں۔

Marfat.com

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ککڑی تازہ کھجور کے ساتھ ملا کر کھاتے دیکھا ہے۔''(1)

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خربوزہ تازہ کھجور کے ساتھ کھاتے تھے۔''

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں بھی یہی بات وارد ہے، اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں:

''کھیرا نمک کے ساتھ کھاتے تھے۔''

جناب انس نے اپنی روایت میں یہ لفظ زائد بیان کیے ہیں:

''تازہ کھجور اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑتے۔ خربوزہ بائیں ہاتھ میں اور یوں کھجور اور خربوزہ ملا کر کھاتے اور یہ آپ کا پسندیدہ ترین پھل تھا۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خربوزہ، تازہ کھجور کے ساتھ کھاتے تھے اور فرماتے، یہ کتنے عمدہ پھل ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خربوزہ اور کھجور ملا کر کھاتے تھے۔''

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تازہ کھجور اور ککڑی روئیں دار کا ایک طبق بھیجا۔ آپ نے کھایا اور مجھے بدلے میں سونا عطا فرمایا(2) اور مجھے ارشاد فرمایا:

''اسے پہننا۔''

کھانے کے بعد ہاتھ دھونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

1۔ کیونکہ خربوزہ ٹھنڈا اور تر ہوتا ہے اور کھجور گرم، آپ انہیں اس لیے ملا کر کھاتے کہ دونوں معتدل ہو جائیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانوں کے اوصاف اور ان کے مزاجوں سے واقف تھے۔ اور استعمال کے وقت طب کے اصول کا لحاظ کرتے تھے۔ جب کسی کھانے میں اعتدال کرنے کی ضرورت ہوتی تو اس کی متضاد طبع کی دوسری چیز ملا کر معتدل کر لیتے۔

2۔ اس لیے کہ کسی کو خالی ہاتھ رخصت کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن معاشرت اور مروت کے خلاف سمجھتے تھے۔

Marfat.com

''جو یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر میں برکت زیادہ ہو تو اسے چاہیے کہ جب کھانا کھانے لگے تو ہاتھ دھوئے اور جب کھالے تو ہاتھ دھوئے۔''

کھانے سے فارغ ہونے پر حمد و شکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک انصاری نے کھانے کی دعوت دی۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ دعوت میں گئے۔ جب آپ نے کھانا کھالیا اور اپنے ہاتھ دھو لیے تو یہ کلمات پڑھے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ مَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ کُلُّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُکَافًا وَّلَا مَکْفُوْرًا، وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ وَ سَقَا مِنَ الشَّرَابِ وَ کَسَا مِنَ الْعُرْیِ وَ ھَدٰی مِنَ الضَّلَالَۃِ وَ بَصَّرَ مِنَ الْعَمٰی (2)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِہٖ تَفْضِیْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' (3)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے اور پہنتے تو یہ پڑھتے:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ'' (4)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کوئی کھانا کھاتے یا مشروب پیتے تو یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ سَوَّغَہٗ وَ جَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا'' (5)

1۔ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جو کھلاتا ہے، کھاتا نہیں۔ اس نے ہم پر احسان فرمایا، ہمیں ہدایت دی ہمیں کھلایا، پلایا اور اچھے امتحان سے آزمایا''۔

2۔ ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے کھانا کھلایا، پینے کو دیا، برہنگی سے پردہ پوشی کی گمراہی سے ہدایت دی اور نابینائی سے بینائی بخشی''۔

3۔ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت بخشی، الحمد للہ رب العالمین''۔

4۔ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا''۔

5۔ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، اسے خوشگوار بنایا اور اسے ہمارے لیے سازگار کیا''۔

Marfat.com

جناب ابوامامہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھالیا جاتا تو آپ یہ کلمات پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مُكْفًى وَلَا مُوَدَّعٍ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا''(1)

ایک ایسے آدمی سے جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھ سال خدمت (2) کی، روایت ہے:

''اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بسم اللہ پڑھتے سنا جب کھانا آپ کے قریب کیا گیا۔ اور جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ پڑھا:

''اَللّٰهُمَّ أَطْعَمْتَ وَاسْقَيْتَ وَاقْنَيْتَ وَهَدَيْتَ وَأَحْيَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا أَعْطَيْتَ''(3)

پیالہ شریف

جناب محمد بن ابی اسماعیل فرماتے ہیں:

''میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے آپ کے گھر میں لکڑی کا ایک پیالہ دیکھا۔''

فرمایا:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس میں پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے۔''

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے روایت ہے، مجھے مقوقس نے بتایا، فرمایا:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاندی کا پیالہ ہدیہ پیش کیا، آپ اس میں پیتے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

1۔ ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے کثرت پاکیزگی اور برکت کے ساتھ''۔

2۔ مراد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ نے دس سال خدمت کی ہے۔ ہوسکتا ہے جب راوی نے آپ کو دیکھا ہو تو اس وقت آٹھ سال ہوں۔

3۔ ''الٰہی! تو نے مجھے کھلایا، پلایا، قناعت بخشی، ہدایت دی، زندگی عطا کی، تجھے ہی حمد سزاوار ہے جو تو نے عطا کیا ہے''۔

Marfat.com

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس پیالے میں پانی، دودھ اور نبیذ ہر مشروب پلایا۔ اگر میں نے اس کے حلقے میں آپ کی انگشت نہ دیکھی ہوتیں تو اس پر سونا اور چاندی لگا دیتا۔''(1)

ایک روایت میں نبیذ کے بعد الماء البارد (ٹھنڈا پانی) کے الفاظ بھی ہیں۔

برتن میں سانس لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برتن لیکر دو یا تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔''(2)

انہی سے روایت ہے:

''انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا کہ گھونٹ بھر کر پیتے۔ پھر ٹھہرتے، بسم اللہ پڑھتے گھونٹ بھرتے، بسم اللہ پڑھتے اور گھونٹ بھرتے اور بسم اللہ پڑھتے۔ تین مرتبہ ایسا کرتے، حتیٰ کہ جب پی کر فارغ ہوتے تو الحمدللہ کہتے۔''

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ جب کوئی مشروب پیتے تو برتن لے کر تین سانس میں پیتے، ہر سانس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور آخر میں اس کا شکر ادا کرتے۔''

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک سانس میں پیتے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم برتن میں تین سانس لیتے تھے اور یہ پڑھتے:

''ھو أھنَاءُ وَ أمرَأُ وَ أشفَی''(3)

1۔ تا کہ یہ محفوظ ہو جاتا۔

2۔ یعنی سانس لے کر پانی پیتے تھے۔ برتن کو منہ سے ہٹا کر، برتن میں سانس لینے سے آپ نے منع فرمایا ہے، ایسا کرنے سے پانی آسانی سے پیا جاتا ہے۔ معدے پر بوجھ نہیں پڑتا۔ فرحت حاصل ہوتی ہے اور انسان خوب سیر ہوتا ہے۔

3۔ ''یہ بڑا خوشگوار، لذیذ اور شفا بخش ہے''۔

Marfat.com

حضرت انس فرماتے ہیں:

''اور میں بھی تین سانسوں میں پیتا ہوں''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ نے جو مشروب پیا، تین سانس میں پیا اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے اور آخر میں الحمد للہ کہتے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار پانی پیا تو سانس لے کر پیا۔''

یزید بن اصم اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانی لے کر آئی۔ آپ اسے منہ کے ساتھ لگاتے، بسم اللہ پڑھتے، اللہ کا شکر کرتے، پھر اٹھا کہ منہ سے لگاتے اور شکر کرتے۔

آپ تین مرتبہ ایسا کرتے، نہ ہانپتے ہوئے اور نہ یکدم چسکی لیے بغیر پیتے۔''

آپ آخر میں پیتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''(صحابہ کرام) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی مشروب پلاتے تو وہ کہتے:

''جناب! آپ پئیں تو آپ فرماتے:

''پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔''

دائیں جانب والے کو دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کبھی کچھ پیا تو باقی ماندہ اسے دیا جو آپ کے دائیں جانب ہوتا تھا۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں

Marfat.com

جانب جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے تو آپ نے باقی ماندہ اعرابی کو دیا اور فرمایا:

"پہلے دایاں پھر دایاں"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ اس میں پانی ملایا ہوا تھا۔ آپ کے دائیں جانب ایک اعرابی تھا اور بائیں جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا، پھر اعرابی کو دیا اور فرمایا:

"پہلے دایاں پھر دایاں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس گھر تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور کچھ اعرابی لوگ تھے۔ میں نے اپنی ایک بکری کا دودھ دھویا اور اپنے اس کنواں کا اس میں پانی ڈالا۔ پھر میں نے آپ کو پلایا۔ آپ نے اسے نوش فرمایا۔

"جناب ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپ کی بائیں طرف تھے اور اعرابی دائیں جانب، جب آپ نے پی لیا۔

جناب عمر نے عرض کیا: ابوبکر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ اعرابی کو دیا اور فرمایا:

پہلے دایاں پھر بایاں۔"

کھڑے اور بیٹھے پینا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر بھی پیا اور بیٹھ کر بھی۔ خالی پاؤں بھی نماز پڑھی اور جوتا پہن کر بھی۔ اپنے دائیں طرف بھی مڑے اور بائیں طرف بھی۔" (1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

1۔ تاکہ ہر حالت میں امت کے لیے جواز ثابت ہو جائے۔

Marfat.com

''ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔''

ایسا ہی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی آیا ہے، فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھڑے ہو کر پانی پیتے دیکھا ہے''۔

حضرت انس سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ہمارے غریب خانہ) میں تشریف لائے۔ آپ نے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا دیکھا۔ اس میں پانی تھا۔ آپ نے اس سے کھڑے کھڑے پانی پی لیا۔ آپ کے پانی نوش فرمانے کے بعد والدہ محترمہ ام سلیم اٹھیں اور مشکیزے کا اتنا حصہ کاٹ لیا جسے آپ کے لبوں نے چھوا تھا۔'' فرمایا:

''آپ کے اس جگہ سے پانی پینے کے بعد اسے کوئی اور منہ لگا نہیں سکتا''۔

میٹھے پانی کی طلب

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش وطلب پر آپ کے لیے بیرِ سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔''

انہی سے ایک روایت میں ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے حرہ کے اطراف سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔''

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے زیادہ پسندیدہ مشروب شیریں اور ٹھنڈا تھا''۔

انہی سے ایک روایت میں ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا اور سقیا (1) بنو فلاں کی زمین کے پاس حرہ کے اطراف میں واقع تھا۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''انصار کا ایک آدمی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مشکیزے میں پانی ڈال کر ٹھنڈا کرتا

1۔ بنی دینار کی ایک دیوار، جس کے ساتھ بئر سقیاء تھا۔ دیکھئے! وفاء الوفاء

Marfat.com

تھا۔''

خوشبو اور عورت کی محبت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دنیا کی دو چیزوں میں میرے لیے محبت ورغبت رکھی گئی ہے(1)۔ خوشبو اور عورت میں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے تمہاری دنیا سے صرف عورت کی محبت عطا کی گئی ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشبو کا تحفہ کبھی رد نہیں فرماتے تھے۔''

انہی سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رات کا خاص پہر تھا۔ اس میں آپ کو مسواک پیش کی جاتی۔ جب رات کو اٹھتے تو پہلے بیت الخلا جاتے۔ طہارت فرماتے اور مسواک کرتے پھر اپنی تمام ازواج مطہرات کے حجروں سے خوشبو طلب کرتے اور پسند کی خوشبو لگاتے۔''

کفیت عطا کی گئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''کفیت'' عطا کی گئی۔

میں نے جناب حسن سے پوچھا، یہ کفیت کیا ہوتی ہے؟ فرمایا:

''جماع''

حدیث جابر کی طرح حطان سے بھی یہ بات وارد ہوئی ہے۔

1۔ اُحببت کی بجائے حبب اس لیے فرمایا کہ آپ ہر حال میں معصوم اور اپنی بات میں محفوظ ہیں۔ عورتوں سے محبت میں بھی معصوم ہیں اور خطا سے محفوظ ہیں۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن رات ایک گھنٹے میں اپنی تمام ازواج کے ہاں چکر لگا لیتے تھے۔آپ کی گیارہ ازواج تھیں۔''

میں نے عرض کیا: آیا آپ اتنی طاقت رکھتے تھے؟ فرمایا:

''ہم بھی یہ بات کرتے تھے۔آپ کو تیس مردوں کے برابر قوت ودیعت کی گئی تھی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''آپ اپنی ازواج مطہرات کے ہاں ایک ہی غسل کے ساتھ گھوم آتے تھے''۔

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات میں اپنی سب ازواج کے ہاں چکر لگاتے تھے۔ پھر بعد میں ایک ہی غسل فرماتے تھے۔''

ہم بستری کے آداب

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی زوجہ کے ساتھ بغیر چادر کے مباشرت نہ کرتے، سر پر کپڑا لٹکا لیتے۔اس حالت میں نہ کبھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور نہ کبھی انہوں نے مجھے دیکھا۔''(1)

شب زفاف کے آداب

ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ان سے عقد فرمایا اور ان کے پاس آنے کا ارادہ کیا تو مجھے سلام کیا۔''

ہدیہ قبول کرنا اور اس پر کچھ دینا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

1۔یہ آپ کی غایت حیا کی وجہ سے تھا۔

Marfat.com

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس کے بدلے میں کچھ عطا بھی فرماتے تھے۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہستی تھے جنہوں نے ہمیشہ لوگوں کو نیک بدلہ دیا۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

''اگر مجھے جانور کے ایک بازو کی بھی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پایا ہدیہ کیا جائے تو میں اسے بھی قبول کرلوں گا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ قبول نہیں کرتے تھے، ہدیہ قبول کر لیتے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اگر مجھے کوئی جانور کا بازو بھی ہدیہ کرے تو میں اسے قبول کرلوں گا۔ آپ لوگوں میں صلہ رحمی پیدا کرنے کے لیے ہدیہ دینے کا حکم دیتے تھے۔''

اور فرمایا:

''اگر لوگ اسلام میں حسن چاہتے ہیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کو ہدیے دیا کریں، بغیر حرص و طمع کے۔''(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو کی روٹی اور عام روغن کی بھی دعوت دی جاتی تو آپ قبول فرما لیتے۔ آپ کی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رہی۔ آپ کے پاس اتنا مال نہ تھا کہ آپ اسے دے کر زرہ واپس لے لیتے، یہاں تک کہ آپ اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی کھانے کی چیز ہدیے کے طور پر پیش کی جاتی تو آپ اس وقت تک اس سے کچھ نہ کھاتے جب تک اس سے ہدیہ دینے والا نہ کھاتا۔''

1۔ تا کہ آپس میں ایک دوسرے کی الفت پیدا ہو اور محبت بڑھے۔

Marfat.com

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر کی نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو ہمیں فرمایا:

''سب اپنی جگہ پر رہو''

آپ کی خدمت میں حلوے کی ایک بالٹی ہدیہ کے طور پر پیش کی گئی۔ آپ نے ہر آدمی کو چمچ بھر حلوہ دیا۔ یہاں تک کہ میری باری آئی۔ میں بچہ تھا۔ آپ نے مجھے بھی ایک چمچ دیا پھر فرمایا:

''تجھے اور دوں'' عرض کیا:

''جی ہاں!''

چنانچہ آپ نے ایک چھوٹا چمچ اور بھر کر دیا۔ آپ یونہی تقسیم کرتے رہے یہاں تک کہ آخری آدمی تک کو حلوہ ملا''۔ (گویا لنگر کھلانا آپ کی سنت ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جب پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ یوں دعا فرماتے:

''اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا، وَمُدِّنَا وَصَاعِنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَةً'' (1)

پھر حاضرین میں جو سب سے چھوٹا بچہ ہوتا تو آپ سب سے پہلے اسے دیتے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں جب پہلا پھل پیش کیا جاتا تو اس میں برکت کی دعا کرتے۔ پھر سب سے چھوٹا بچہ دیکھتے جو دکھائی دیتا، اسے وہ پھل دے دیتے''۔

مریض کی عیادت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کسی مریض کی عیادت تین دن بعد کرتے تھے''۔ (2)

1۔ ''الٰہی! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما، ہمارے مد اور صاع میں اور برکت کے ساتھ برکت دے''۔

2۔ تاکہ بیماری کی نوعیت اور شدت ظاہر ہو جائے عام طور پر تو انسان بیمار ہوتا رہتا ہے۔

Marfat.com

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کی۔ آپ نے انہیں دیکھا کہ کپڑے کے ٹکڑے سے جسم کو ٹکور کر رہے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام کی دعوت قبول کرتے، گدھے پر سواری فرماتے، اون پہنتے اور مریض کی عیادت کرتے تھے۔''

چھینک کے وقت معمول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو آپ اپنی آواز پست رکھتے۔ کپڑا لیتے اور اسے منہ پر رکھ لیتے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنے منہ پر کپڑا رکھ لیتے اور پست آواز سے چھینکتے۔''

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چھینکتے تو ہلکی آواز سے چھینکتے اور چہرے پر کپڑا رکھ لیتے۔''

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چھینکتے تو اپنے چہرے کو ڈھانپ لیتے اور ہلکی آواز سے چھینکتے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چھینک لیتے تو کپڑے سے اپنے منہ کو ڈھانپ لیتے اور اپنے ہاتھ اپنی پلکوں پر رکھ لیتے۔''(1)

دائیں و بائیں ہاتھ کا استعمال

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

1۔ تاکہ باقی چہرہ نکلنے والے مادے سے محفوظ ہے۔

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وضو کرتے اور کھانا کھاتے وقت اپنے دائیں اور بیت الخلا میں طہارت اور دیگر ایسے امور کے لیے بائیں ہاتھ سے کام لیتے۔''

صحابہ کرام سے مشاورت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی شخص کو اپنے اصحاب سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔''

لاٹھی شریف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''لاٹھی پر ٹیک لگانا انبیاء کرام کے اخلاق میں سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھی ایک لاٹھی تھی جس پر آپ ٹیک لگاتے تھے اور اس پر ٹیکنے کا حکم فرماتے تھے۔''

سلام کا جواب

جناب جابر بن سلیم ہجیمی ابوجری سے روایت ہے:

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ جب میں آپ کے پاس آیا تو میں نے عرض کی:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ''

تو جواب میں آپ نے فرمایا:

''وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ''

چیز کے اچھا لگتے وقت عمل

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی چیز کو دیکھتے، جو آپ کو بھلی لگتی اور آپ کو اندیشہ ہوتا کہ اسے نظر نہ لگ جائے تو آپ یہ دعا فرماتے:

Marfat.com

"اَللّٰھُمَّ بَارِکْ فِیْہِ وَلَا أَضِیْر"(1)

سفر پر نکلتے وقت صحابہ کا الوداع کہنا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک کی طرف نکلے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کو الوداع کہنے کے لیے آپ کے ساتھ گئے۔"

سفر سے واپسی پر صحابہ کا استقبال کرنا

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہم آگے بڑھ کر آپ کا استقبال کرتے۔"

سفر کے لیے پسندیدہ دن اور معمول

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کا دن پسند کرتے تھے اور اسی دن سفر بھی پسند کرتے تھے۔"

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"بہت کم ایسا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر پر نکلے ہوں اور جمعرات کا دن نہ ہو۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کے دن سفر کیا کرتے تھے۔"

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں تشریف لاتے، اس میں نفل نماز پڑھتے۔ پھر اتنی دیر وہاں بیٹھتے جتنی دیر تک لوگ آپ سے مسائل پوچھتے اور سلام کراتے رہتے۔"

1۔ "الٰہی! اس میں برکت عطا فرما۔ اُضیر کا معنی معلوم ہو سکا اور نہ اس کی بنا۔ شاید یہ "یضرہ" ہو اور کاتب نے غلط لکھ دیا ہو۔

Marfat.com

حضرت کعب سے ہی روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاشت کے وقت ہی سفر سے واپس آتے۔ پہلے مسجد میں تشریف لاتے۔ اس میں دو رکعت نفل پڑھتے پھر کچھ دیر کے لیے بیٹھ جاتے، اس کے بعد کاشانہ اقدس تشریف لے جاتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی غزوہ، یا سفر پر نکلتے تو اپنے اصحاب میں سے کسی صحابی کو اپنے پیچھے بیٹھا لیتے اور یہ روز کا معمول ہوتا۔''

شریک سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''حجۃ الوداع کے موقع پر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ میں پیدل چل رہا تھا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیچھے ایک اونٹنی کھڑی ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ نے مجھ سے پوچھا:

''شریک ہو؟''

میں نے عرض کی:

''ہاں'' فرمایا:

''کیا میں تجھے اپنے ساتھ نہ بٹھا لوں؟ میں نے عرض کی:

کیوں نہیں، حالانکہ نہ مجھے کوئی تھکن تھی اور نہ تکلیف۔ لیکن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سوار ہونے کی برکت کا خواہشمند تھا۔ چنانچہ آپ نے اونٹنی کو بٹھایا اور مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔''

بیٹھنے، ٹیک لگانے اور پیدل چلنے کا انداز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک ایک آدمی اونٹ پر اندر داخل ہوا۔ اس نے اونٹ مسجد میں بٹھایا اور اسے باندھ دیا، پھر بولا:

Marfat.com

تم میں محمد کون ہے؟''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ہمارے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا:

''یہ سفید رنگ کے ٹیک لگائے ہوئے''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''صفوان نے مجھے بتایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ اس وقت اپنی ایک سرخ رنگ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جناب معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ اس وقت ٹیک لگائے ہوئے تھے۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ایسے تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے جس پر تصویریں بنی ہوئی تھیں۔''(1)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جناب سلمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اس وقت تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان کے لیے آگے کر دیا۔'' سلمان نے کہا:

''میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ اس وقت تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے میری طرف پھینک دیا۔ پھر فرمایا:

''سلمان! جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پاس آئے اور اس کی تکریم کرتے ہوئے اسے تکیہ پیش کرے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھتے تو اپنی ٹانگوں سے کپڑا باندھ لیتے اور اپنے پیٹ سے ملا کر سہارا لیتے۔''

1۔ یہ غیر ذی روح چیزوں کی تصویریں تھیں۔ ممانعت ذی روح چیزوں کی تصویروں کی ہے۔ (النباء العظیم)

Marfat.com

حضرت ابوامامہ حارثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیٹھتے تو اکڑوں بیٹھتے۔''(1)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ اس وقت اپنے بائیں پہلو تکیے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک بدوی آدمی آیا اور پوچھا:

''تم میں ابن عبدالمطلب کون ہے؟'' صحابہ نے جواب دیا:

''یہ سفید رو جن میں سرخی بھی جھلک رہی ہے، جو اپنی کہنی سے ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

''ایک بار میں نے اپنی ایک الماری پر ایسا پردہ ڈال دیا جس میں تصویریں تھیں۔ جب آپ تشریف لائے تو آپ نے اسے ہٹا کر پھاڑ دیا۔ میں نے اس سے دو تکیے بنا لیے۔ میں نے دیکھا کہ آپ نے ان میں سے ایک ہی کے ساتھ ٹیک لگائی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں دیکھا۔ گویا آپ کے چہرے میں کوئی سورج نور افشاں ہو کہ چلنے میں آپ سے زیادہ تیز رفتار نہیں دیکھا۔ گویا زمین لپٹی جا رہی ہو۔''

اچھی فال پسند کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی فال لے لیتے تھے۔ براشگون نہیں لیتے تھے۔ اور رسول اللہ

1۔ یعنی سرین کے بل بیٹھ کر دونوں رانوں کو پیٹ سے ملانا اور دونوں ہاتھوں کا پنڈلیوں کے اوپر حلقہ بنانا۔ گویا گوٹھ مار کر بیٹھتے تھے۔

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حسن نام پسند کرتے تھے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم براشگون نہیں لیتے تھے، البتہ اچھی فال لے لیتے تھے۔" فرمایا:

"جب آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو قریش نے سو اونٹ دینے کا انعام مقرر کیا جو اللہ تعالیٰ کے نبی کو پکڑے اور ان کے پاس لائے۔

چنانچہ بریدہ اپنے خاندان بنوسہم کے ستر سواروں کے ساتھ آپ تک پہنچ گئے۔

یہ رات کو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچے تھے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بریدہ سے پوچھا:

"تم کون ہو؟" عرض کی:

"بریدہ ہوں۔"

آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف رخ انور پھیرا اور فرمایا:

"ہمارا معاملہ تو سرد پڑ گیا ہے اور درست ہو گیا ہے۔" عرض کی:

"کس سے؟" عرض کی:

"بنو اسلم کی طرف سے"۔ فرمایا:

"گویا ہم محفوظ ہو گئے۔" پوچھا:

"پھر کس سے؟" فرمایا:

"بنوسہم سے" عرض کی:

"گویا آپ کا تیر نشانے پر نکلا ہے"

بریدہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پوچھا:

"آپ کون ہیں؟" فرمایا:

"محمد بن عبداللہ، اللہ کا رسول" بریدہ نے عرض کی:

"أشهد أن لا إله إلا الله وإنك عبده ورسوله"

چنانچہ حضرت بریدہ اسلام لے آئے اور آپ کے ساتھ جتنے لوگ تھے، وہ بھی سب

Marfat.com

کے سب مسلمان ہو گئے۔ جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جب تک تمہارے پاس جھنڈا نہ ہو، مدینہ میں داخل نہ ہوا جائے''۔

سو حضرت بریدہ نے اپنا عمامہ کھولا اور اسے ایک نیزے پر باندھا اور آپ کے آگے چلنے لگے۔ یہاں تک کہ آپ مدینہ میں داخل ہو گئے۔''

جناب عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی آدمی کے نام کے بارے میں پوچھتے اور اگر وہ اچھا ہوتا تو یہ بھی آپ کے چہرے سے پتا چل جاتا اور اگر وہ برا ہوتا تو وہ بھی آپ کے چہرے سے دکھائی دیتا۔''(1)

اور جب آپ کسی گاؤں کا نام پوچھتے تو اس وقت بھی یہی کیفیت ہوتی''۔(2)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''کسی نے آپ سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فال کیا ہے؟'' فرمایا:

''پاکیزہ بات، نیک بات۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار ایک بات سنی، آپ کو بھلی لگی''۔ فرمایا:

''ہم نے تیرے منہ کی کہی سے اچھی فال لی ہے۔''

جناب عمرو بن عوف اپنے دادا سے، وہ نبی کریم سے بیان کرتے ہیں:

''آپ نے ایک آدمی کو کہتے سنا:

''یہ خضرہ(3) ہے۔'' سن کر فرمایا:

1۔ یہ کہ اس کے چہرے پر تاثرات ظاہر ہو جاتے جس سے آپ کی پسند اور ناپسند کا اندازا ہو جاتا۔

2۔ ہیثمی، مجمع الزوائد میں یہ حدیث مذکور ہے۔ یونہی مسند احمد اور سنن ابی داؤد میں ہے۔

3۔ امام زبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں: یہ خیبر کا نام ہے، کیونکہ وہاں کھجور کے باغوں کی کثرت ہے۔ حدیث ہے: أخذنا فألك من فيك اغدبنا إلى خضرة

بعض نے یہ کہا ہے کہ خضرہ غزوہ خیبر میں علم کا نام تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس کی طرف کوچ کا (بقیہ آگے)

Marfat.com

''ہم حاضر ہیں۔ ہم نے تمہارے منہ کی کہی سے اچھی فال لی۔ ہمارے ساتھ اس خضرہ کی طرف نکلو۔ چنانچہ صحابہ کرام نکلے اور اس وقت تک آپ نے تلوار سونتے رکھی جب تک اسے فتح نہ کرلیا۔''

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''ہماری یہ دودھ دینے والی بکری کا کون دودھ دھو کر ہم تک پہنچائے گا؟''

ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی:

''میں'' پوچھا:

''تمہارا نام کیا ہے؟'' عرض کی:

''صخر کہ جندل'' فرمایا:

''تم بیٹھ جاؤ'' پھر پوچھا:

''ہماری اس دودھ دینے والی بکری کا کون دودھ دوہے گا؟''

ایک اور آدمی کھڑا ہوا۔ پوچھا:

''تمہارا نام کیا ہے؟'' عرض کی:

''دیعیش'' فرمایا:

''ٹھیک ہے، تم اسے دھوؤ''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتی ہیں، آپ نے فرمایا:

''براشگون تقدیر کے موافق ہی وقوع پذیر ہوتا ہے(1)۔ اچھی نیک فال لینا آپ پسند کرتے تھے۔''

ایسا ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے۔

(بقیہ گزشتہ) عزم کیا تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس نعرے یا خضرہ سے فال لی۔ چنانچہ آپ خیبر کی طرف نکلے اور اس میں صرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی تلوار سونتی تھی اور خیبر فتح کیا۔

1۔ یعنی وہ خیالات جو دل میں پیدا ہوئے ہیں، چیز کے ذکر کرتے وقت وہ تقدیر الٰہی سے اپنے وقت پر ہی واقع ہوتے ہیں۔ انسان کو ان کے درپے نہیں ہونا چاہیے اور نہ فکرمند۔

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے نام کو اچھے نام سے بدل دیتے تھے‘‘

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

’’آپ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا، اسے شہاب کہا جاتا تھا۔‘‘ فرمایا:

’’(آج سے) تم ہشام ہو۔‘‘

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’مجھے اچھی فال اور نیک بات بھلی لگتی ہے۔‘‘

حضرت انس سے ہی روایت ہے:

’’آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب علی کو ایک قبیلے سے جہاد کے لیے بھیجا۔ پھر ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا۔ فرمایا:

’’علی کو پیچھے سے آواز نہ دینا اور اسے کہنا کہ ان سے اس وقت تک جہاد نہ کرنا جب تک تم انہیں اسلام کی دعوت نہ دے لو۔‘‘

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا:

’’جب تم میری طرف کسی کو قاصد بنا کر بھیجو تو اچھے بشرے اور اچھے نام والے کو بھیجو‘‘۔

فارسی میں بات کرنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

’’اٹھو! جابر نے تمہارے لیے سوُر (کھانا) تیار کیا ہے‘‘ (مطلب یہ کہ آپ دوسری زبانیں بھی جانتے تھے)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں:

’’ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ میں پیٹ میں تکلیف کی شکایت کرنے لگا۔‘‘ فرمایا:

’’ابو ہریرہ! اشکنب درد (پیٹ میں درد محسوس کر رہے ہو؟)‘‘ میں نے عرض کی:

Marfat.com

"ہاں" فرمایا:

"اٹھو! نماز پڑھو، بلاشبہ نماز میں شفا ہے۔"

دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں:

"نماز کا التزام کرو، کیونکہ نماز ہر بیماری سے شفا دیتی ہے۔"

جمعۃ المبارک کے دن رات کا معمول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو اسے جمعہ کے دن زیب تن فرماتے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی مونچھیں ترشواتے، ناخن کاٹتے، جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے نکلنے سے پہلے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر جمعہ کے دن کے وقت اپنی مونچھیں اور ناخن کاٹتے تھے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمعہ کے دن ناخن کاتے تھے۔"

جناب محمد بن حاطب سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جمعہ کے دن اپنی مونچھیں اور ناخن کاٹا کرتے تھے۔"

غیر ضروری بالوں کی صفائی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غیر ضروری بالوں کی صفائی کے لیے کوئی بالصفا پاوڈر استعمال نہ کرتے تھے۔ جب بال بڑھتے تو انہیں مونڈھ دیتے۔"

Marfat.com

حجامت کرانا، پچھنے لگوانا اور خون مٹی میں دبانا

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد میں پچھنے لگواتے دیکھا۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پچھنے لگواتے یا بال اور ناخن کٹواتے تو بقیع میں بھجوا دیتے اور مٹی میں دبوا دیتے۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے کی سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگواتے تھے۔''(1)

مونچھیں کتروانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مونچھیں کترواتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی اپنی مونچھیں کترواتے تھے۔''

نماز فجر کے بعد طلوع شمس تک مسجد میں بیٹھنا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز فجر کے بعد مسجد میں بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔''

حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت کیا کرتے تھے؟'' فرمایا:

1۔ کیونکہ ان دنوں خون میں حرکت اور جوش ہوتا ہے۔ شروع مہینے میں جوش نہیں ہوتا اور آخر مہینے میں ساکن ہوتا ہے۔ جیسا کہ اطباء اور بو علی ابن سینا نے تصریح کی ہے۔

Marfat.com

''جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکتے تو مسجد میں ہی بیٹھے رہتے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جاتا۔''

قرآن کی تلاوت اور مقدار

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکوع سے کم میں قرآن نہیں پڑھتے تھے۔''(1)

بارش کے پہلے قطرے کے گرنے کے وقت معمول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار ہمارے ہاں بارش ہوئی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ نے اپنی آستین چڑھائی اور فرمایا:

''اسے ابھی رب کی طرف سے اترنے کا حکم ہوا ہے''۔

معاویہ بن قرہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب بارش کا پہلا قطرہ آسمان سے گرتا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب اپنے سر ننگے کر لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے:

''اسے ابھی رب کی طرف سے اترنے کا حکم ہوا ہے، اس کی کتنی برکت ہے۔''(2)

دائیں پن کو پسند کرنا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں پن کو پسند فرماتے تھے حتیٰ کہ پیدل چلنے اور جوتا پہننے میں بھی۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''جس قدر ممکن ہوتا آپ کو دایاں پن اختیار کرنا پسند تھا، یہاں تک کہ پیدل چلنے، جوتا پہننے

1۔ اس لیے قرأت سے مقصود قرآن میں تدبر کرنا اور اس سے سبق حاصل کرنا اور اس میں غور و فکر کرنا ہے اور یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔

2۔ اس لیے کہ جو جہان غیب سے عالم شہادت کی طرف ظہور پذیر ہو اس میں خاص برکت ہی ہوگی۔

Marfat.com

اور بات کرنے میں بھی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پیدل چلتے، یا کپڑے پہنتے، یا جوتا پہنتے تو اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے جب کپڑے یا جوتا اتارتے تو بائیں جانب سے شروع کرتے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کپڑوں میں سے کوئی کپڑا پہنتے تو دائیں سے شروع فرماتے اور جب اتارتے تو بائیں سے شروع کرتے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کپڑے پہنتے تو اپنے دائیں پہلو سے شروع کرتے۔"

فقر اور زہد

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس دن وصال فرمایا آپ کی زرہ یہود کے ایک آدمی کے ہاں گروی تھی ایک وسق جو کے عوض۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

"میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور پرانا روغن (1) لے کر گیا۔ آپ نے جو کے عوض اپنی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی۔ میں نے آپ کو فرماتے سنا:

"آل محمد کے لیے ایک صاع بھی نہیں نہ صبح نہ شام" (2)

حالانکہ ان دنوں ان کے نو حجرے تھے۔"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ نے ترکہ میں نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ کوئی درہم، نہ غلام اور نہ لونڈی۔ ایک زرہ چھوڑی جس سے آپ جہاد میں کام لیتے تھے اور وہ بھی تیس

1۔ وہ تیل جس کی بو دیر تک پڑا رہنے سے بدل گئی ہو۔ 2۔ یہ فقر اختیاری تھا، اضطراری نہیں تھا۔

Marfat.com

قفیز جو کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''اللہ کی قسم! جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت پر کئی ایسی راتیں آئیں کہ انہیں شام کا کھانا میسر نہ آیا''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''سیدہ شہزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو کی روٹی لائیں۔ آپ نے فرمایا:

''یہ پہلا کھانا ہے جو تیرے باپ نے تین دن سے کھایا ہے۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''اہل بیت محمد نے کبھی زندگی میں گندم کی تین روٹیوں سے پیٹ نہیں بھرا۔ یہاں تک کہ آپ وصال فرما گئے۔ اور نہ ہی آپ کے وصال فرمانے تک آپ کے دستر خوان سے کوئی فالتو ٹکڑا اٹھایا گیا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

''آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی گندم کی روٹی سالن سے سیر ہو کر نہیں کھائی تھی۔ یہاں تک کہ آپ اپنے اللہ سے جا ملے۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے۔ مگر کبھی آپ دو دن مسلسل روٹی اور روغن زیتون سے سیر نہ ہوئے تھے۔''

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اہل بیت دنیا سے چلے گئے، لیکن نہ آپ نے اور نہ آپ کے گھر والوں نے کبھی سیر ہو کر روٹی کھائی تھی۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بھوک کی شکایت کی اور ہم نے اپنے پیٹوں سے

Marfat.com

باندھے ہوئے پتھر ایک ایک کر کے دکھائے۔ آپ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹا کر دکھایا تو آپ نے اس پر دو پتھر باندھے ہوئے تھے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ان کا ایک جماعت کے پاس سے گزر ہوا۔ ان کے سامنے بھنی ہوئی بکری پڑی تھی۔ انہوں نے انہیں دعوت دی۔ انہوں نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اس حال میں گئے کہ آپ نے کبھی روٹی بھی سیر ہو کر نہ کھائی تھی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ کبھی میز پر کھایا اور نہ کبھی نرم چپاتی کھائی۔ یہاں تک کہ آپ وصال فرما گئے۔"

سیدہ عائشہ سے روایت ہے، فرماتی ہیں:

"آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں لگاتار تین دن نہیں آئے جس میں آپ نے سیر ہو کر روٹی کھائی ہو۔ اور نہ ہی میں نے آپ کے لیے چھان کر اناج پکایا ہے۔ یہاں تک آپ دنیا چھوڑ گئے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی بھر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی کا ٹکڑا دیکھا نہیں۔ یہاں تک کہ اپنے رب سے جا ملے"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، آپ نے فرمایا:

"میں دنیا سے بے پروا اور دنیا مجھ سے مایوس، مجھے تو مبعوث ہی ایسے کیا گیا ہے کہ قیامت آنے سے پہلے تیار رہیں۔"

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مکہ کی سرزمین سونا بنا کر مجھ پر پیش کی گئی۔ تاہم میں نے عرض کی:

Marfat.com

''میرے پروردگار! لیکن میری خواہش یہ ہے کہ میں ایک دن بھوکا رہوں (1) اور ایک دن سیر ہوں (2)۔ جب سیر ہوں تو حمد و ثنا کروں اور تمہارا شکر کروں اور جب بھوکا رہوں تو تیری بارگاہ میں انکساری کروں اور تجھ سے دعا کروں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی:

''اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ كَفَافًا (الٰہی! آلِ محمد کو کفاف عطا فرما)''

سعید بن عبدالعزیز سے کسی نے پوچھا: یہ کفاف رزق کیا ہوتا ہے؟ فرمایا:

''ایک دن سیر ہونا اور ایک دن بھوکا رہنا۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''میں نے دو بستر بنائے جو کھجور کی چھال اور اذخر گھاس سے بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ نے انہیں دیکھا تو فرمایا:

''عائشہ! تم دنیا کی خواہش کرتی ہو؟'' عرض کی:

''میں نے آپ کے لیے بنائے ہیں، کھجور کی چھال اور اذخر سے بھرے ہیں۔ فرمایا:

''عائشہ! میرا دنیا سے کیا تعلق۔ میرا اور دنیا کا تعلق صرف اتنا ہے جتنا اس آدمی کا جس نے کسی درخت کے نیچے پڑاؤ کیا۔ جب سایہ پھیل گیا تو کوچ کر گیا پھر اس کی طرف کبھی لوٹ کر نہ آیا۔''

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

''مجھے ابلق گھوڑے پر لدی دنیا کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں جو جبریل علیہ السلام لے کر میرے پاس آئے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، یہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہ میں دنیا سے ہوں اور نہ دنیا مجھ سے ہے۔'' (3)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

1۔ یعنی تیرے لیے روزہ رکھوں۔ 2۔ یعنی روزہ نہ رکھوں۔

3۔ یعنی آپ نے دنیا سے ایسے کنارہ کیے رکھا کہ دنیا کو آپ کی طرف متوجہ ہونے کی ہمت ہی نہ رہی۔

Marfat.com

''ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح ناشتہ نہ فرمایا۔ اہل بیت کے ہاں کچھ کھانے کے لیے نہیں تھا۔ جناب ابوبکر نے بھی اس دن ناشتہ نہ فرمایا۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:
میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ گیا۔ شاید آپ کے ہاں کچھ کھانے کو مل جائے۔''
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے اور سلام پیش کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:
''ابوبکر! صبح ناشتہ نہیں کیا اور نہ تمہیں کچھ کھانے کو ملا ہے'' عرض کی:
''ہاں'' فرمایا:
''بیٹھ جاؤ''
اس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی ناشتہ نہ کیا اور نہ انہیں گھر والوں سے کچھ کھانے کے لیے ملا تھا۔ وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گئے۔ آپ نے ان سے بھی فرمایا:
''عمر! تم نے بھی صبح ناشتہ نہیں کیا اور نہ تمہیں گھر والوں کے پاس سے کچھ کھانے کے لیے ملا ہے''۔ عرض کی:
''جی ہاں!'' فرمایا:
''تم بھی بیٹھ جاؤ''
یہاں تک کہ 10 افراد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا:
''آؤ ہم فلاں انصاری (1) کے گھر چلتے ہیں وہ انہیں ایک باغ میں ملے۔ سب نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیے وہ انصاری لاٹھ کر اپنی ایک کھجور کی طرف گئے۔ اس پر چڑھے اور اس سے کھجوروں کا ایک گچھا توڑا جس میں پکی اور کچی کھجوریں تھیں۔ وہ گچھا لا کر آپ کے سامنے رکھ دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''آیا ایک قسم کی کھجوریں نہ تھیں؟'' عرض کی:
''یارسول اللہ! میں نے چاہا کہ آپ کے پاس کچی اور پکی دونوں قسم کی کھجوریں پیش

1۔ یہ ابوالہیثم بن تیہان انصاری تھے جیسا کہ امام ترمذی کی ''شمائل'' میں ہے۔

Marfat.com

کردوں، اس لیے میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔ آپ جو پسند فرمائیں، تناول فرما لیں۔ فرمایا:

''ٹھیک ہے۔''

پھر وہ انصاری اپنے گھر آئے اور اپنی بیوی سے کہا:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب ابوبکر، عمر اور آپ کے دیگر اصحاب آج بغیر ناشتہ کے تشریف لائے ہیں۔ دیکھو! تمہارے پاس کیا ہے، اسے تیار کرو۔'' بیوی نے کہا:

''جو میرے پاس ہے، میں اسے تیار کرتی ہوں اور آپ دیکھیے! جو آپ کے پاس تیار کرنے کو ہے، وہ تیار کر کے آپ مجھے دیجیے! چنانچہ خاتون اٹھیں، آٹا نکال کر اسے گوندھا۔ انصاری کے پاس بکری کی ایک میمنی تھی انہوں نے اسے ذبح کیا۔ اس کا گوشت بنایا اور اسے پکایا۔

جب کھانا پک کر تیار ہو گیا تو اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسے آپ کے سامنے رکھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''یہ کھانا وہ نعمت ہے جس کے بارے میں روز قیامت باز پرس نہیں ہوگی۔''

پھر آپ کھڑے ہوئے۔ آپ کے اصحاب بھی کھڑے ہو گئے اور تشریف لے گئے۔ اس پر بیوی نے اپنے مرد سے کہا:

''میری دانست میں آپ سے زیادہ کوئی بھولا نہیں۔'' پوچھا:

''وہ کیوں''؟ جواب دیا:

''اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے گھر تشریف لائے، پھر چلے گئے اور آپ کے لیے کوئی دعائے خیر نہیں فرمائی۔

چنانچہ وہ آپ کے پیچھے نکلے۔ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے اور پوچھا:

کیا بات ہے؟ عرض کی: یہ بات ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

''بھئی! تمہاری بیوی تم سے زیادہ سیانی و دانا ہے۔''

سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس گئے اور ان کے لیے دعائے خیر فرمائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ دکھائی دیئے۔'' جناب ابوبکر نے عرض کی:

''یارسول اللہ! کیسے باہر تشریف لائے؟'' فرمایا:

''بھوک کی وجہ سے'' عرض کی:

''میں بھی بھوک کی وجہ سے باہر نکلا ہوں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، مجھے بھی بھوک نے گھر سے باہر نکالا ہے۔''

پھر جناب عمر تشریف لائے اور یہی کچھ کہا۔ پھر کچھ دیر بعد ان کے پاس ایک انصاری کھجوروں کا ایک گچھا لے کر آئے۔ آپ نے ان سے فرمایا:

''ہم یہ سارا نہیں کھائیں گے۔'' عرض کی:

''اس کی کچی اور پکی کھجوریں کھالیں۔''

چنانچہ انہوں نے کھجوریں کھائیں اور اس پر پانی بھی پیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''نعمتوں کے بارے روز قیامت باز پرس ہوگی اور یہ بھی ایک نعمت ہے۔''

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا محمد اور آل محمد کے لائق نہیں۔

عائشہ! اللہ تعالیٰ اولوالعزم سے صرف اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے ناگوار کو برداشت کریں اور اس کے خوشگوار سے باز رہیں۔ اس نے مجھے بھی اسی بات کا مکلف بنانا پسند کیا ہے جس کا اولوالعزم کو مکلف بنایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (احقاف:35)

''پس (اے محبوب!) آپ صبر کیجئے! جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا تھا''۔

بلاشبہ اللہ کی قسم! میرے لیے اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ بلاشبہ اللہ کی قسم! میں ضرور

Marfat.com

صبر کروں گا جیسے انہوں نے صبر کیا اور میں پوری سعی کروں گا اور قوت وطاقت اسی کے دست قدرت میں ہے۔"

جبیر بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"میری طرف یہ وحی نہیں کی گئی کہ میں مال جمع کروں اور تاجر بن جاؤں بلکہ میری طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کروں۔ سجدہ کرنے والوں میں سے بنوں اور اپنے رب کی عبادت کروں یہاں تک کہ تمہارے پاس یقین (موت) آجائے۔"

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ کے ایک کمرے میں آیا۔ کمرہ تھا کہ حمام کا گھر۔ آپ ایک چٹائی پر استراحت فرما رہے تھے۔ آپ کے پہلو پر اس کے نشان ظاہر تھے۔ میں یہ دیکھ کر رو دیا۔ آپ نے پوچھا:

"عبداللہ! رو کیوں دیئے؟" عرض کی:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کسریٰ وقیصر تو ریشم و دیبا کے مخملی بستروں پر سوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" فرمایا:

"عبداللہ! نہ رو، اس لیے کہ ان کے لیے دنیا اور ہمارے لیے آخرت ہے۔ اور ویسے بھی میرا اور دنیا کا کیا تعلق۔ میری مثال اور دنیا کی مثال اس سوار کی سی ہے جس نے کسی درخت کے نیچے پڑاؤ کیا پھر کوچ کر گیا اور اسے چھوڑ دیا۔"

جناب ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ہم اہل بیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو پسند کیا ہے۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں جو میری ہتھیلی پر رکھی گئیں اور مجھے کہا گیا: یہ آپ کے لیے ہیں۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ہاں اور بھی آپ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس میں کسی چیز کی کمی نہیں کرے گا۔"

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے چلے گئے۔ جب گئے تو دنیا والوں کو زرد، سبز اور سرخ خبیص (حلوہ) کھاتے چھوڑا، حالانکہ یہ ایک ہی چیز ہے۔ بس تم نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے اس کے رنگ بدل دیئے ہیں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: فرماتی ہیں:

''ہم پر ایک چاند گزرتا، دوسرا اور پھر تیسرا (1)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے عرض کی (2):

''خالہ! آپ کس چیز پر گزارا کرتے تھے؟ فرمایا:

''دو عام چیزوں پر: کھجور اور پانی''

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے:

''ہم پر کبھی ایک ماہ ایسا آتا اور کبھی دو مہینے، ہم گھر میں آگ نہیں جلاتے تھے۔ ہم صرف دو عام سی چیزیں رکھتے تھے، کھجور اور پانی، ہاں کبھی کبھار گوشت آ جاتا تھا۔''

سیدہ عائشہ سے ہی روایت ہے:

''کبھی اہل بیت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پندرہ راتیں لگاتار آ جاتیں جب آگ نہیں جلتی تھی۔ میں نے عرض کی:

پھر آپ لوگ کہاں سے کھاتے تھے؟ فرمایا:

انصار پڑوسی تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ان کی بکریاں ہوتی تھیں۔ وہ انہیں دھو کر ان کا دودھ ہدیہ کے طور پر بھیج دیتے تھے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب عائشہ سے روایت کرتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں بلاشبہ ایسا مہینہ بھی گزرتا کہ نہ چراغ کے لیے آگ جلتی اور نہ کسی اور چیز کے لیے۔ میں نے عرض کی:

سبحان اللہ! پھر آپ لوگ کس چیز پر گزارہ کرتے تھے؟ فرمایا:

1۔ یعنی تین تین مہینے یونہی گزر جاتے۔ 2۔ یعنی اس حدیث کے راوی۔

Marfat.com

پانی اور کھجور پر۔ ہمارے پڑوس میں انصاری عورتیں تھیں۔ ان کے پاس بکریاں ہوتی تھیں۔ بسا اوقات وہ ان کا دودھ دھو کر ہدیہ کے طور پر بھیج دیتی تھیں۔''

جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

''مجھے اپنے بڑوں کی قسم! آپ دنیا سے چلے گئے، لیکن کبھی گندم کی روٹی سیر ہو کر نہ کھائی۔''

انہی سے روایت ہے:

''اہل بیت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کبھی دو دن متواتر گندم کی روٹی سے سیر نہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کی روح اقدس قبض ہو گئی۔''

انہی سے روایت ہے:

''اہل بیت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جب سے مدینہ آئے ہیں، کسی دن گندم کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔''

جناب عائشہ سے ہی روایت ہے:

''اہل بیت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی لگاتار تین رات گندم کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح اقدس کو قبض فرما لیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلایا تو ہم پر دنیا کو انڈیل دیا۔''

جناب اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اپنی بود و باش کے بارے میں بتائیں۔ فرمایا:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہماری بود و باش کے بارے میں پوچھتے ہو تو سنو!

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کبھی گندم کے اس دانے (1) سے مسلسل تین دن سیر نہیں ہوئے۔ اس دوران آپ کو بھوک ہی نہ ہوتی تھی اور نہ کبھی آپ نے سیر ہو کر کھجور کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قریظہ اور نضیر پر فتح عطا فرمائی۔''(2)

حضرت اسود سے ہی روایت ہے:

1۔ یعنی گندم کے آٹے کی۔ 2۔ اور یہود کی غنیمت ہمارے ہاتھ لگی۔

Marfat.com

''آپ ﷺ نے اس حال میں وصال فرمایا کہ نہ آپ نے کوئی دینار چھوڑا، نہ درہم، نہ بھیڑ بکری اور نہ کوئی اونٹ اور نہ آپ نے کسی چیز کی وصیت کی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی یہ بات آئی ہے، حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے، برسرِ منبر فرماتے ہیں:

''آپ ﷺ کو کبھی ردی کھجوریں بھی اتنی میسر نہ آتی تھیں جس سے بھوک میں اپنا پیٹ بھر لیتے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بار کھجوریں پیش کی گئیں، آپ انہیں کھانے لگے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ بھوک کی شدت کے ضعف کی وجہ سے کولہوں کے سہارے بیٹھ کر کھا رہے ہیں۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے:

''آپ ﷺ نے اس سرخ گندم سے کبھی سیر ہو کر نہیں کھایا تین روز متواتر اپنی وفات سے پہلے۔ آپ ﷺ کی جب روح اقدس قبض ہوئی تو آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی جس کے بدلے میں آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے اناج لیا تھا۔''

انہی سے روایت ہے:

''رسول اللہ ﷺ کے پاس صبح اور شام کا جو کھانا ہوتا، وہ بمشکل پورا ہوتا۔''

انہی سے روایت ہے:

''آپ ﷺ کل کے لیے کوئی چیز بچا کر نہ رکھتے تھے۔''

حضرت ابوحازم سے روایت ہے:

''انہوں نے سہل بن سعید سے پوچھا:

کیا رسول اللہ ﷺ نے میدے کی روٹی کھائی؟ سہل نے فرمایا:

نہیں اللہ کی قسم! میں نے تو آپ کے ہاں چھلنی تک نہیں دیکھی، یہاں تک کہ رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصال فرما گئے۔

میں نے عرض کی: آپ لوگ جوؤں کا کیا کرتے تھے؟ آیا تم کھاتے تھے؟ سہل نے جواب دیا:

ہم اس میں پھونک مارتے، جو اڑنا ہوتا اڑ جاتا۔ باقی ماندہ کو ہم گوندھ لیتے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ باہر نکلے اور مدینہ شریف کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ آپ کھجوریں چن کر کھانے لگے۔ آپ نے مجھے فرمایا:

ابن عمر! کیا بات ہے تم نہیں کھا رہے؟'' میں نے عرض کی:

''مجھے طلب نہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' آپ نے فرمایا:

''لیکن مجھے ان کی طلب ہے۔ آج چوتھا روز ہے۔ میں نے کھانا چکھا تک نہیں۔ اگر میں چاہوں تو اپنے رب سے دعا کر سکتا ہوں۔ وہ مجھے اتنا عطا فرما دے گا جتنے کے کسریٰ وقیصر بھی مالک نہیں۔''

ابن عمر! تمہارے ساتھ کیسی گزرے گی جب تم ان لوگوں میں رہ جاؤ گے جو اپنے سال بھر کا رزق ذخیرہ کریں گے اور ان کا یقین کمزور ہوگا۔

اللہ کی قسم! ہم یونہی رہیں گے۔ یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

وَكَأَيِّنْ مِّن دَابَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦٠﴾

(العنکبوت:60)

''اور کتنے ہی زمین پر چلنے والے ہیں جو اٹھائے نہیں پھرتے اپنا رزق، اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے انہیں بھی اور تمہیں بھی اور وہ سب باتیں سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے نہ دنیا جمع کرنے کا حکم دیا ہے اور نہ خواہشات کے پیچھے چلنے کا۔ جس نے دینار جمع کیے گویا وہ باقی رہنے والی زندگی چاہتا ہے۔ بلاشبہ زندگی اللہ تعالیٰ کے دست

Marfat.com

قدرت میں ہے اور میں نہ دینار جمع کرتا ہوں اور نہ درہم اور نہ کل کے لیے ہم رزق بچا کر رکھتا ہوں۔''

خضاب فطرت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ریش مبارک طول اور عرض دونوں طرف سے کاٹتے تھے۔''

عبداللہ بن ہداج بنو عدی بن حنیفہ میں سے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ان کے باپ نے زمانہ جاہلیت پایا تھا، فرماتے ہیں:

''ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا۔ اس نے اپنی داڑھی زرد کی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا:

''یہ اسلام کا خضاب ہے''۔

ایک اور آدمی آیا۔ اس نے داڑھی کو سرخ کیا ہوا تھا۔ دیکھ کر آپ نے فرمایا:

''یہ ایمان کا خضاب ہے۔''

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے سوائے جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے، آپ کے اصحاب میں کوئی سفید سیاہ بالوں والا نہیں تھا۔ وہ ان پر مہندی اور کتم (1) کا خضاب لگاتے تھے۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''خضاب لگایا کرو کیونکہ یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے۔ چنانچہ تم ان کی مخالفت میں لگاؤ۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے، فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے سفید بالوں کو سیاہ کرلیا کرو۔ یہود اور نصاری سے مشابہت نہ اپناؤ''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

1۔ ایک پودا جس کے بیج سے قدیم زمانہ میں روشنائی بنائی جاتی تھی اور بالوں کو خضاب کیا جاتا تھا۔

Marfat.com

''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سر انور میں کوئی بیس کے قریب سفید بال تھے۔''

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک اس حد تک سفید نہ ہوئے تھے کہ آپ ان پر خضاب لگاتے، لیکن جناب ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سر اور داڑھی کے بالوں پر مہندی اور کتم کا خضاب لگاتے یہاں تک کہ ان کے بال سرخ ہو جاتے۔''

☆ ☆

Marfat.com

مراجع ومصادر

1۔قرآن مجید

2۔اتحاف السادۃ المتقین : زبیدی۔دارالفکر، بیروت

3۔الاشاعۃ لاشراط الساعۃ : برزنجی۔دارالمنہاج، بیروت

4۔اسدالغابہ:ابن اثیرجزری۔دارالشعب، قاہرہ

5۔الاصابہ:ابن حجرعسقلانی۔داراحیاء التراث العربی، بیروت

6۔اخلاق النبی ﷺ وآدابہ:ابوالشیخ۔دارالمسلم، ریاض

7۔تاریخ بغداد: خطیب بغدادی۔دارالکتب العلمیہ ، بیروت

8۔تاج العروس، زبیدی۔وزارۃ الاعلام،کویت

9۔تحفہ الاحوذی: مبارک پوری۔دارالکتب العلمیہ ، بیروت

10۔جمع الوسائل: ملاعلی قاری۔دارالمعرفہ، بیروت

11۔الجامع الصحیح:امام بخاری۔مکتبہ سلفیہ، قاہرہ

12۔الجامع الصحیح:امام ترمذی۔دارالکتب العلمیہ ، بیروت

13۔دلائل النبوۃ: بیہقی۔دارالریان، قاہرہ

14۔زادالمعاد:ابن قیم جوزیہ۔دارابن حزم، بیروت

15۔السنن الکبریٰ: نسائی۔دارالکتب العلمیہ ، بیروت

16۔سنن ابی داؤد: امام ابوداؤد۔موسسہ الریان، بیروت

17۔سبل الہدیٰ والرشاد: صالحی ۔دارالکتب العلمیہ ، بیروت

18۔شمائل النبی ﷺ:امام ترمذی۔دارالغرب، بیروت

19۔شوارق الانوارالمنیفۃ : غماری۔دارالبصائر، بیروت

20۔شرح صحیح مسلم:امام نووی۔دارالریان: قاہرہ

Marfat.com

21۔صحیح مسلم: امام مسلم۔المکتبہ العلمیہ، بیروت

22۔طراز الحلۃ: غرناطی۔موسستہ الثقافہ، قاہرہ

23۔الطبقات الکبری: ابن سعد۔دار الکتب العلمیہ، بیروت

24۔عمل الیوم واللیلہ: ابن السنی۔دار القبلہ، جدہ

25۔فتح الباری: ابن حجر عسقلانی۔دار الریان قاہرہ

26۔فیض القدیر: مناوی۔دار احیا السنہ، قاہرہ

27۔فی شمال غرب الجزیرہ: حمد الجاسر۔دار الیمامہ، ریاض

28۔الکامل: ابن عدی۔دار الفکر، بیروت

29۔لسان العرب: ابن منظور افریقی۔موسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت

30۔المعجم الکبیر: طبرانی۔دار احیا التراث العربی، بیروت

31۔المعجم الاوسط: طبرانی۔دار المعارف، ریاض

32۔معجم معالم الحجاز: بلادی۔دار مکہ، مکہ مکرمہ

33۔مجمع الزوائد: ہیثمی۔دار الجیل، بیروت

34۔المسند الجامع: بشار عواد۔دار الجیل، بیروت

35۔المطالب العالیۃ: ابن حجر عسقلانی۔دار الوطن، ریاض

36۔مختصر زوائد البزار: ابن حجر عسقلانی۔موسسہ الکتب الثقافیہ، بیروت

37۔مختصر اتحاف السادۃ المہرۃ، بوصیری۔دار الکتب العلمیہ، بیروت

38۔المصنف: صنعانی۔ادارۃ القرآن، کراچی

39۔معرفۃ الصحابہ: ابونعیم۔دار الوطن، ریاض

40۔ماذا فی شعبان: سید محمد مالکی۔ناشر مولف

41۔موسوعہ اطراف الحدیث: زغلول۔دار الکتب العلمیہ، بیروت

42۔المدینہ بین الماضی والحاضر: عیاشی۔مکتبہ الثقافہ، مدینہ منورہ

Marfat.com

43۔المواہب اللدنیہ فی شمائل المحمدیہ، باجوری۔ناشر محمد عوامہ

44۔المصباح المنیر :فیومی۔مکتبہ لبنان بیروت

45۔نوادرالاصول:حکیم ترمذی۔دارالریان،قاہرہ

46۔النہایہ:ابن الاثیر۔المکتبہ العلمیہ ،بیروت

47۔النباء العظیم للعبی شرح اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:ابوالشیخ اصبہانی،مخطوطہ

48۔وفاءالوفاء:سمہودی۔داراحیاالتراث العربی،بیروت

49۔الوفاباحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:ابن جوزی۔دارالمعرفہ بیروت

50۔ضیاءالشمائل:القادری۔ضیاءالقرآن پبلی کیشنز،لاہور

☆ ☆

Marfat.com

زندگی اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنگ

علامہ محمد علی بکری صدیقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ

غلام مصطفیٰ القادری

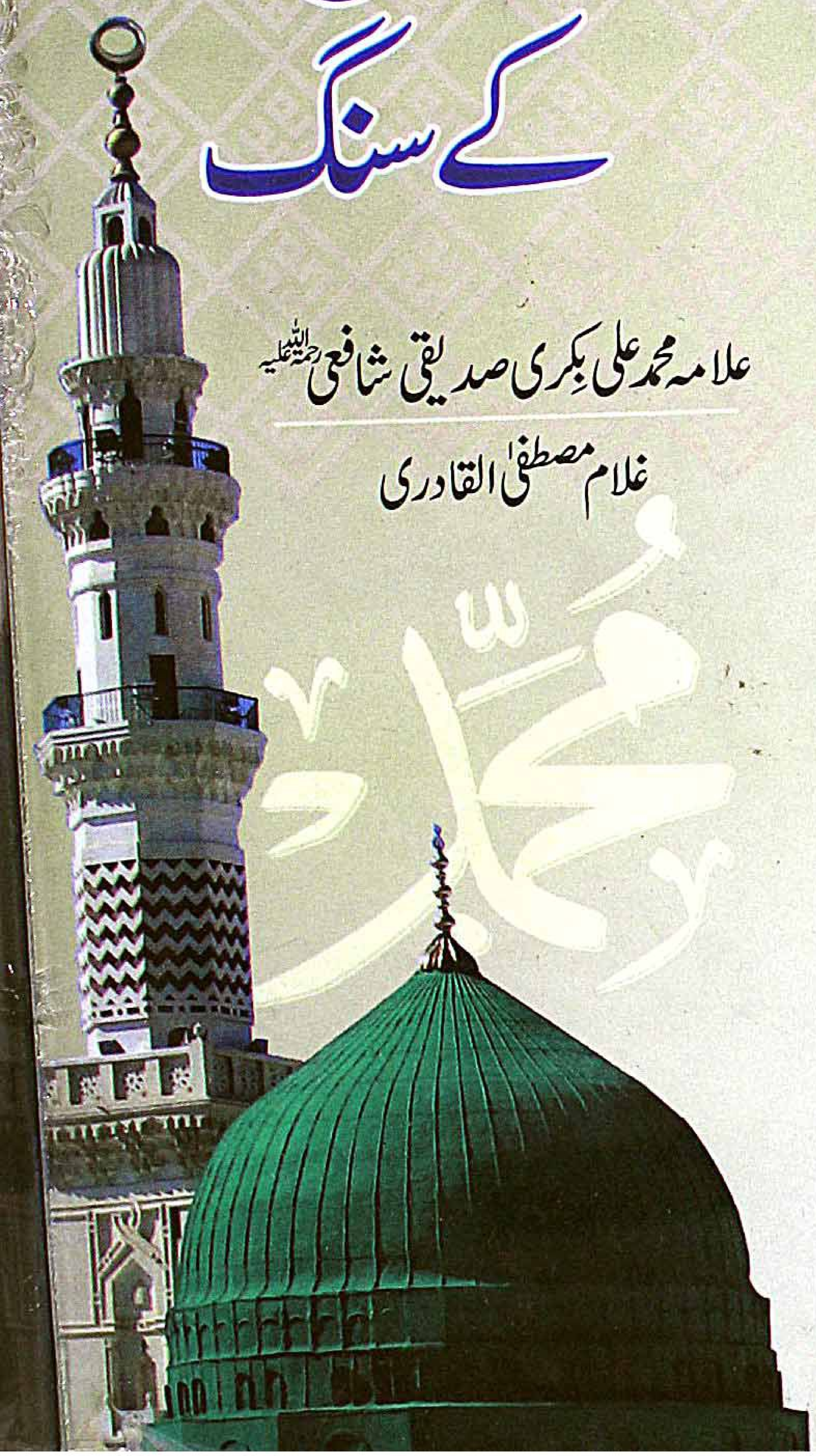

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ

Marfat.com